لجنہ اماء اللہ عالمگیر کے لئے پیغامِ عمل

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے
پیغامات کا مجموعہ دنیا بھر کی لجنہ و ناصرات کے لئے

لجنہ سیکشن مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ عالمگیر کے

لئے پیغامِ عمل

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کے پیغامات کا مجموعہ دنیا بھر کی لجنہ و ناصرات کے لئے

A Message of Guidance for Lajna Ima'illah Worldwide

A Compilation of Messages from Hazrat Khalifatul-Masih V (May Allah be his Helper) to Lajna and Nasirat across the globe

First published in the UK in 2023
Quantity: 8000

© Islam International Publications Ltd.

Published by
Lajna Section Markazia
22 Deer Park Road,
SW19 3TL London

Printed in the UK at:
Raqeem Press, Farnham

Cover Design by:
Tehmina Sadaf Mirza

No part of this book may be reproduced or used in any form or by any means graphic, electronic or mechanical, including photocopying, recording, copying or information storage and retrieval systems without permission of the publisher.

ISBN: 978-1-84880-703-7

حضرت مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی و علیٰ رسولہ الکریم

پیش لفظ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ سیکشن مرکزیہ لجنہ اماء اللہ کی صد سالہ جوبلی کے تاریخی موقع پر خلافت خامسہ کے بابرکت دور میں دنیا کے مختلف ممالک کی لجنات کو خاص مواقع پر بھجوائے گئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغامات کو کتابی شکل دینے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔

خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے بانی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعودؓ نے ابتداء سے ہی نہایت شفقت سے اس تنظیم کی اپنے زریں اصولوں اور ہدایات کے ذریعہ ایک نوخیز پودے کی طرح آبیاری فرمائی اور خلفاء کرام کی مسلسل نگرانی و رہنمائی میں یہ کونپل ایک صدی کے بعد ایک تن آور درخت کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ اور دن بدن لجنہ اماء اللہ کی تنظیم پھلتی پھولتی جارہی ہے اور ترقیات کے نئے دور میں داخل ہو رہی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

اس کتاب میں خلافتِ خامسہ کے ابتدائی سال 2003 سے لیکر 2022 تک کے لجنہ اماء اللہ عالمگیر کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغامات کو بہ تسلسل و بالترتیب شامل کیا گیا ہے۔ اس مجموعہ پیغامات میں احمدی مستورات بشمول عہدیدارات کو جامع نصائح سے نوازا گیا ہے۔ اِن میں اہم تربیتی، اخلاقی، روحانی اور تنظیمی نکات پر گہرائی سے توجہ دلائی گئی ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے نہ صرف ممبرات لجنہ اماء اللہ بلکہ ساری دنیا کے احمدی قارئین بہرہ مند ہوں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ

اس کتاب کی تیاری میں محترمہ ریحانہ احمد صاحبہ سابقہ انچارج لجنہ سیکشن مرکزیہ نے پیغامات کو اردو و انگریزی میں مجتمع کرنے سے لے کر ان کی تدوین کے مراحل تک میں نہایت محنت و لگن سے اس اہم ذمہ داری کو نبھایا ہے نیز فائزہ ارجوئی صاحبہ، عاصمہ بدر صاحبہ، امۃ الہادی احمد صاحبہ اور ماریہ خرم صاحبہ نے ٹائپنگ اور پروف ریڈینگ کے کام کو محنت سے سرانجام دیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ لجنہ سیکشن کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین

خاکسار

رضوانہ نثار

انچارج لجنہ سیکشن مرکزیہ

فہرست مضامین

پیغام بر موقع صوبائی اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ تامل ناڈو بھارت. 2003 1

پیغام بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت 2003..... 5

پیغام بر موقع نیشنل اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ جرمنی 2004..... 9

پیغام بر موقع مجلسِ شوریٰ لجنہ اماء اللہ پاکستان 2005..... 11

پیغام بر موقع مقامی اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ قادیان بھارت 2005..... 13

پیغام بر موقع نیشنل سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت 2005..... 17

پیغام بر موقع صوبائی اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کیرالہ بھارت 2006 20

پیغام بر موقع مقامی اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ قادیان بھارت. 2006..... 23

پیغام بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ، ناصرات الاحمدیہ و نومبائعات بھارت 2006 25

پیغام بر موقع مجلسِ شوریٰ لجنہ اماء اللہ پاکستان 2006..... 29

پیغام بر موقع نیشنل سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت 2007..... 33

پیغام بر موقع مجلسِ شوریٰ لجنہ اماء اللہ پاکستان 2007..... 38

پیغام برائے مجلّہ صدیقہ فرانس۔ صد سالہ خلافت جوبلی نمبر 2008 41

پیغام بر موقع مقامی اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ قادیان بھارت 2008..... 44

پیغام بر موقع نیشنل سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت 2008..... 46

پیغام بر موقع مجلسِ شوریٰ لجنہ اماء اللہ پاکستان 2008 50

پیغام برائے رسالہ مصباح پاکستان۔ سیرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نمبر 2008 55

پیغام برائے مجلّہ خدیجہ جرمنی۔ خلیفۃ المسیح الثالثؒ نمبر 2009 64

پیغام بر موقع نیشنل سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بیلجئیم 2009 70

پیغام بر موقع نیشنل سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت. 2009 74

پیغام بر موقع مجلسِ شوریٰ لجنہ اماء اللہ پاکستان 2009 79

پیغام برائے مریم میگزین پہلا شمارہ آئرلینڈ 2010 87

پیغام بر موقع نیشنل سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت. 2010 92

پیغام بر موقع نیشنل اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بیلجئیم. 2011 96

پیغام بر موقع صوبائی اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کیرالہ کالی کٹ بھارت 2011 100

پیغام بر موقع مجلسِ شوریٰ لجنہ اماء اللہ پاکستان 2011 103

پیغام بر موقع نیشنل سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت 2011 106

پیغام بر موقع نیشنل سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ ڈنمارک 2011 110

پیغام بر موقع سلور جوبلی نیشنل سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ فرانس 2011 113

پیغام بر موقع علمی ریلی لجنہ اماء اللہ پاکستان 2012 118

پیغام بر موقع نیشنل سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت 2012 122

پیغام بر موقع مجلسِ شوریٰ لجنہ اماء اللہ پاکستان. 2012 127

پیغام بر موقع نیشنل سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ ناروے 2013 132

پیغام بر موقع نیشنل سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ ناروے 2013..... 135

پیغام بر موقع علمی ریلی ناصرات الاحمدیہ پاکستان 2013 138

پیغام بر موقع سالانہ تربیتی کلاس لجنہ اماء اللہ پاکستان 2013 141

پیغام بر موقع نیشنل سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت 2013..... 144

پیغام بر موقع مجلسِ شوریٰ لجنہ اماء اللہ پاکستان. 2013 147

پیغام بر موقع نیشنل سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت 2014..... 151

پیغام بر موقع نیشنل سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ ناروے 2014 155

پیغام بر موقع مجلسِ شوریٰ لجنہ اماء اللہ پاکستان 2014..... 158

پیغام برائے مجلّہ۔ خلافت خامسہ کے دس سال مکمل ہونے پر کینیڈا 2015 163

پیغام بر موقع نیشنل سالانہ اجتماع ناصرات الاحمدیہ کینیڈا 2015 167

پیغام بر موقع نیشنل سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت 2015 169

پیغام بر موقع نیشنل سلانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ ناروے 2015 173

پیغام بر موقع مجلسِ شوریٰ لجنہ اماء اللہ پاکستان 2015..... 177

پیغام بر موقع نیشنل سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ جرمنی. 2016 182

پیغام برائے رسالہ زینب۔ کے 25 سال مکمل ہونے پر ناروے 2016 187

پیغام بر موقع نیشنل سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت 2016..... 190

پیغام بر موقع مجلسِ شوریٰ لجنہ اماء اللہ پاکستان 2016 195

پیغام بر موقع نیشنل سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ ناروے 2017..... 200

پیغام برائے ناصرات مجلّہ گلدستہ۔ کے اجراء پر جرمنی 2017 202

پیغام بر موقع نیشنل اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ جرمنی 2017..... 205

پیغام بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت.2017..... 210

پیغام بر موقع مجلسِ شوریٰ لجنہ اماء اللہ پاکستان 2017 215

پیغام بر موقع علمی ریلی لجنہ اماء اللہ پاکستان 2018 220

پیغام بر موقع نیشنل تربیتی کلاس لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ 2018..... 224

پیغام بر موقع سالانہ تربیتی کلاس لجنہ اماء اللہ کینیڈا 2018..... 228

پیغام بر موقع نیشنل سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ سویڈن 2018..... 232

پیغام بر موقع نیشنل سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ جرمنی 2018 235

پیغام برائے رسالہ خدیجہ۔ سیرت صحابیات نمبر جرمنی 2018..... 240

پیغام بر موقع نیشنل اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ اٹلی.2018..... 247

پیغام بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت 2018 251

پیغام بر موقع مجلسِ شوریٰ لجنہ اماء اللہ پاکستان 2018..... 256

پیغام بر موقع علمی ریلی لجنہ اماء اللہ پاکستان.2019 261

پیغام بر موقع نیشنل سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بیلجئیم.2019..... 264

پیغام برائے رسالہ خدیجہ قیام لجنہ کے 50 سال مکمل ہونے پر ہالینڈ.2019 267

پیغام بر موقع نیشنل سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ جرمنی 2019 270

پیغام بر موقع نیشنل سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کینیڈا 2019 273

پیغام بر موقع نیشنل سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت 2019..... 278

پیغام بر موقع مجلسِ شوریٰ لجنہ اماء اللہ پاکستان 2019 283

پیغام برائے رسالہ زینب سیرۃ النبیؐ نمبر ناروے.2019 288

پیغام بر موقع مجلسِ شوریٰ لجنہ اماء اللہ پاکستان 2020 292

پیغام برائے اجراء آن لائن عائشہ دینیات اکیڈمی آسٹریلیا.2020 295

پیغام برائے اجراء مبارکہ میگزین فن لینڈ 2021 299

پیغام برائے مجلّہ الھدیٰ بر موقع صد سالہ لجنہ جوبلی کبابیر 2022 303

پیغام بر موقع نیشنل سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ جرمنی 2022 305

پیغام بر موقع مجلسِ شوریٰ لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ 2022 310

پیغام بر موقع نیشنل سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ ہالینڈ 2022 312

پیغام بر موقع نیشنل سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بیلجیئم.2022 316

پیغام برائے کتاب انمول کتاب بر موقع صد سالہ لجنہ جوبلی آئرلینڈ 2022..... 320

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 07.05.2003

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ تامل ناڈو (بھارت)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ صوبہ تامل ناڈو کی لجنہ اماء اللہ کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا یہ اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔ تمام کارکنات کو بھی اپنی رحمتوں اور فضلوں کا وارث بنائے جنہوں نے اس موقع پر بھرپور تعاون کرتے ہوئے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ خدا تعالیٰ اس اجتماع کے بابرکت نتائج ظاہر فرمائے اور جماعت کو عظیم الشان کامیابیوں سے ہمیشہ نوازتا رہے۔

یاد رکھیں قوم وہی زندہ رہتی ہے جس کی اگلی نسل پچھلی نسل کی جگہ لینے کے لئے تیار رہے۔ موجودہ زمانہ کی آزادی اور بے راہ روی کا صحیح توڑ صرف اور صرف عورتوں کے پاکیزہ نمونہ کے ذریعہ ہوسکتا ہے۔ اگر آپ دعائیں کرتے ہوئے اپنے بچوں کی خالص دینی ماحول میں تربیت کریں، انہیں قرآنی

احکام سے روشناس کروائیں اور اللہ تعالیٰ کی محبت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جذبہ اور قرآن مجید کے احکام پر چلنے کی خواہش اس شدت کے ساتھ ان کے دلوں میں پیدا کردیں کہ بڑے سے بڑا شیطانی حملہ ان کے دلوں کے گرد کھینچی ہوئی حصار کو توڑ نہ سکے تو پھر یہ یقین رکھیں کہ آپ فلاح پا گئیں اور کامیاب ہو گئیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:۔

"آپ کو یہ امر خوب یاد رکھنا چاہئے کہ وہ بچے جو آپ کی گودوں میں پلے ہیں ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی محبت سمندر کی طرح موجزن ہو اور وہ اسلام کی خاطر ہر وقت ہر قربانی کرنے کے لئے تیار رہیں۔ بعض ماحول ایسے بھی دیکھے گئے ہیں جہاں ماں بچے کو کپڑے پہناتے ہوئے دعا کرنے کی بجائے کوسنے دے رہی ہوتی ہے۔ یہ بری بات ہے۔ یہ ایک ایسا وقت ہوتا ہے کہ نہ آپ کا کوئی پیسہ خرچ ہوتا ہے اور نہ آپ کو کوئی اور تکلیف ہوتی ہے۔ آپ کو کپڑے پہنانے میں دو منٹ، پانچ منٹ یا دس منٹ لگتے ہیں۔ یہ دو منٹ، پانچ منٹ یا دس منٹ آپ اپنے بچوں کے لئے دعائیں کرنے میں صرف کریں۔ آپ بچے کو کپڑے بھی پہناتی جائیں اور ساتھ ساتھ یہ دعائیں بھی کرتی جائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے نیک بنائے۔ اسلام کا خادم بنائے۔ اسے اپنی محبت دے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ ان کے علاوہ ہزاروں اور دعائیں ہیں جو آپ اپنے بچوں کے لئے کر سکتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے جذبہ کو دیکھ کر آپ کی دعاؤں کو بھی قبول کرے گا اور آپ کی اولاد آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو گی۔ وہ محمد رسول اللہ ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہو گی۔ غرض بچوں کے لئے بہت دعا کریں اور ان کی تربیت کا بڑا خیال رکھیں۔" (المصابیح صفحہ 15-17)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دُعا کرو۔ جس قدر کوشش تم ان کے لئے مال جمع کرنے کی کرتے ہو اسی قدر کوشش اس امر میں کرو۔۔۔ پس وہ کام کرو جو اولاد کے لئے بہترین نمونہ اور سبق ہو اور اس کے لئے ضروری ہے کہ سب سے اوّل خود اپنی اصلاح کرو۔ اگر تم اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیز گار بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کو راضی کر لو گے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرے گا۔۔۔ پس اس مقصد کو حاصل کرو۔ اولاد کے لئے ہمیشہ اس کی نیکی کی خواہش کرو۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 445 .444)

پس قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا۔ (سورۃ تحریم: آیت 7) کے قرآنی فرمان کے مطابق ہر احمدی خاتون اور ہر ممبر لجنہ اماء اللہ کا فرض ہے کہ وہ اپنی اولادوں کو دنیا پرستی کی آگ سے محفوظ رکھتے ہوئے سچا مسلمان بنائیں۔

میرا پیغام آپ سب کے لئے یہ ہے کہ آپ نے غور فکر اور تدبر سے ان مسائل کو حل کرنا اور اپنی آئندہ نسل کو اپنے سے زیادہ مخلص اور اسلام کی علمبردار بنانا ہے تا کہ ان کے علم اور عمل سے نور کی شعائیں دنیا میں پھیلیں اور یہ سب کچھ آپ کے اپنے عملی نمونہ کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے۔ آپ اپنا گھریلو ماحول ایسا بنائیں کہ آپ سے تعلق رکھنے والے جب اپنا کام ختم کر کے گھروں کو واپس آئیں تو بے اختیار خدا تعالیٰ کی حمد کرنے لگ جائیں کہ خدا کا کتنا احسان ہے کہ اس نے ہماری بیویوں، ہماری ماؤں، ہماری بہنوں، ہماری بیٹیوں اور ہماری دوسری رشتہ دار عورتوں کو یہ توفیق بخشی ہے کہ انہوں نے اپنے گھروں کو جنت کا نمونہ بنا دیا ہے اور ہمیں اس بات کے لئے آزاد کر دیا ہے کہ ہم باہر رہ کر جتنا وقت چاہیں دین کی خدمت میں صرف کر سکیں۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو اپنی زندگیوں میں یہ اعلیٰ خلق پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 09.10.2003

عزیز ممبرات لجنہ اماء اللہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت نے اطلاع دی ہے کہ آپ کا ملکی اجتماع مؤرخہ 11، 12 اور 13 اکتوبر 2003ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس میں شرکت کرنے والی تمام ناصرات اور لجنات کو اجتماع کی برکات سے مالا مال فرمائے۔ آپ اس میں جو بھی نیک اور بھلائی کی بات سیکھیں اس کو اپنی زندگیوں میں جاری کرنے والی ہوں۔ اس موقع پر میرا آپ سب کو یہ پیغام ہے کہ لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے قیام کے مقاصد کو ہر گز نہ بھولیں۔ لجنہ اماء اللہ کے مقاصد میں سے اپنی اولاد اور خاص طور پر ناصرات الاحمدیہ کی تربیت کرنا اہم ترین مقصد ہے۔ اس کی طرف توجہ دینا ہر احمدی خاتون کی ذمہ داری ہے۔ عہدیدار

لجنات بھی اس ضمن میں پوری کوشش کریں لیکن اصل ذمہ داری ماؤں کی ہے جن کے پاس اولاد کا زیادہ وقت گزرتا ہے۔ اگر مائیں اپنی ذمہ داری ادا نہیں کریں گی تو بچے یا بچیاں اپنے ماحول اور یا اسکول سے وہ باتیں سیکھیں گی جو اسلامی اقدار اور روایات کے خلاف ہیں۔ پس خاص طور پر اپنی بچیوں کی جنہوں نے اگلی نسل کی مائیں بننا ہے بچپن سے ہی اسلامی تعلیمات کے مطابق پرورش کریں۔ یہ ذمہ داری جہاد کی ذمہ داری سے کم نہیں۔ اگر بچیوں کی تربیت اچھی ہو گی تو آئندہ بھی نیک نسلیں پیدا ہوں گی۔

اس زمانہ میں شیطان کا حملہ نت نئے انداز سے ہو رہا ہے۔ کہیں آزادئ نسواں کے غلط علمبرداروں کے ذریعہ کہیں بے پردگی کے ذریعہ، کہیں ننگے لباسوں کے ذریعہ، کہیں بے ہودہ فلمیں دکھانے کے ذریعہ تا کہ لوگ خدا تعالیٰ سے دور ہوں۔ دین سے بے رغبتی ہو اور دنیا کی ظاہری چکاچوند کی طرف رغبت پیدا ہو۔ احمدی عورت کے لئے میرا یہ پیغام ہے کہ آپ نے ان چیزوں کی کوڑی کی بھی پرواہ نہیں کرنی اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے عزم پر قائم رہتے ہوئے خود بھی شیطان کے ان حملوں سے بچنا ہے اور اپنی اولادوں کو بھی ان سے محفوظ رکھنا ہے۔ اس لئے اپنی اولادوں کے دلوں میں بچپن سے ہی خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کریں۔ ان کو خدا تعالیٰ کے احکامات کی متابعت میں زندگی گزارنے کی تلقین کریں۔ نمازوں کی عادت ڈالیں قرآن کریم ناظرہ اور اس کا ترجمہ

سکھائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا تذکرہ کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ان کے دلوں میں پیدا کریں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت اور آپ کی صحابیات کی سیرت کے تذکرے ان کے سامنے کریں۔ اگر آپ اپنی اولاد کو دیندار بنانے کے لئے جہاد کریں گی اور دعائیں کریں گی تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ شیطان کا کوئی تسلّط آپ کی نسل پر نہیں ہو گا۔ اللہ ایسا ہی کرے۔

آخر پر سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزہ نصائح آپ کے سامنے رکھتا ہوں جو آپ نے اپنی کتاب کشتی نوح میں عورتوں کو فرمائیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

”تقویٰ اختیار کرو۔ دنیا سے اس کی زینت سے بہت دِل مت لگاؤ۔ قومی فخر مت کرو۔ کسی عورت سے ٹھٹھا ہنسی مت کرو۔ خاوندوں سے وہ تقاضے نہ کرو جو اُن کی حیثیت سے باہر ہیں۔ کوشش کرو تا تم معصوم اور پاکدامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو۔ خدا کے فرائض نماز، زکوٰۃ، وغیرہ میں سستی مت کرو۔ اپنے خاوندوں کی دل و جان سے مطیع رہو۔ بہت سا حصہ ان کی عزت کا تمہارے ہاتھ میں ہے۔ سو تم اپنی اس ذمہ داری کو ایسی عمدگی سے ادا کرو کہ خدا کے نزدیک صالحات قانتات میں گنی جاؤ اور اسراف نہ کرو اور خاوندوں کے مالوں کو بے جا طور پر خرچ نہ کرو۔ خیانت نہ کرو چوری نہ کرو۔ گِلہ نہ کرو۔ ایک عورت دوسری عورت پر بہتان نہ لگاوے۔“

(کشتی نوح صفحہ ۷۲)

اللہ تعالیٰ آپ کو ان نصائح کے مطابق اپنی زندگی بسر کرنے کی توفیق بخشے۔ آپ کو اپنے فضلوں سے نوازے آپ کے دلوں میں اللہ رسول اور دین کی محبت نیز خلیفۂ وقت کی محبت اور اطاعت کا اعلیٰ جذبہ پیدا فرمائے۔ اللہ کرے کہ آپ کی آئندہ نسلیں بھی دینی تعلیم سے آراستہ اور اعلیٰ اخلاق سے مزیّن ہوں اور اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے والی ہوں۔

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 2004

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے لجنہ اور ناصرات کے نیشنل اجتماع کے لئے پیغام بھجوانے کے لئے کہا ہے۔ میں نے جماعت احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے جلسہ پر لجنہ اماء اللہ سے خطاب کرتے ہوئے احمدی خواتین کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی تلقین کی تھی اور بتایا تھا کہ احمدی عورت جس نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی بیعت اس لئے کی ہے کہ وہ اپنے آپ کو دنیا کی ناپاکیوں سے بچائے اور انجام بخیر کی طرف قدم بڑھائے اسے اس معاشرے میں بہت پھونک پھونک کر قدم اٹھانا ہو گا۔ اپنے لباس کا خیال رکھنا ہو گا اور اپنے پردے کا بھی خیال رکھنا ہو گا۔ اپنے فروج کی حفاظت کرنی ہو گی۔ ان راستوں سے ہمیشہ بچنا ہے جہاں شیطان کے حملوں کا خطرہ ہے۔ پس آپ کو بھی میرا یہی پیغام ہے کہ آپ نے اور آپ کی نسلوں نے ایمان میں ترقی کرنی ہے۔ ایسے راستے اختیار کریں جو زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والے ہوں۔ آپ ذاکرات بننے کی کوشش کریں۔

عابدات بننے کی کوشش کریں اور اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔ نمازوں میں باقاعدہ ہوں کیونکہ نماز تمام برائیوں سے روکتی ہے۔ اس لئے اپنی نمازوں کو سنوار کر ادا کرنے والی بنیں۔ اسی طرح اپنی نسلوں کو بھی اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کے مطابق عمل کرنے والا بنانے کی کوشش کریں تاکہ اس زمانے کے امام کی بیعت میں شامل ہونے کا جو مقصد ہے اس کو حاصل کرنے والی ہوں۔ بچیاں جو جوانی کی عمر کو پہنچ رہی ہیں، ان کی تمام عزّت، انفرادیت اور وقار اور احترام اسی میں ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسولوں کے احکامات پر عمل کرنے والی ہوں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق دے اور آپ سب کو نیکیوں سے بھرپور اور خوشیوں بھری زندگیوں سے نوازے۔ اللہ آپ کو اس جلسہ سے اس رنگ میں واپس لے جائے کہ آپ روحانی اسلحہ سے لیس ہو کر جائیں۔ جو نیکی کی باتیں آپ نے سیکھی ہیں ان کو اپنی زندگیوں میں جاری کرنے والی ہوں۔ کان اللہ معکم۔

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 19.11.2005

ممبرات مجلسِ شوریٰ لجنہ اماء اللہ پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جماعت احمدیہ کے نظام میں خلیفۂ وقت اور افراد جماعت دو مختلف وجود نہیں بلکہ جیسا کہ حضرت خلیفہ ثالثؒ نے فرمایا تھا ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ آپ جو نمائندگان مجلسِ شوریٰ لجنہ پاکستان یہاں جمع ہیں آپ کو آپ کی مجالس کی متعلقہ لجنہ نے اپنا نمائندہ شوریٰ منتخب کر کے یہاں بھجوایا ہے تا کہ لجنہ اماء اللہ کی بہتری کے لئے تجاویز دیں اور اپنی سفارشات خلیفۃ المسیح کو پیش کریں۔

جماعت احمدیہ کے شورائی نظام میں سفارشات خلیفۃ المسیح کو پیش کی جاتی ہیں، فیصلہ برائے منظوری نہیں بھجوایا جاتا۔ اس شوریٰ میں آپ کو بہت سی تجاویز پر آراء دینے کا موقع ملا ہو گا اور میرا خط پہنچنے تک اگر وقت ہوا تو اور موقع بھی ملے گا۔ لیکن یاد

رکھیں جیسا کہ میں نے کہا یہ آپ کی سفارشات ہیں اور ضروری نہیں کہ سفارشات من و عن قبول کی جائیں۔

اس شوریٰ کی ایک سفارش کی رپورٹ مجھے ابھی موصول ہوئی ہے جس میں آپ نے اپنی آئندہ کے لئے صدر کا انتخاب کیا ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق سفارش کے لحاظ سے نمبر 4 پر آنے والی امۃ العلیم عصمت صاحبہ کو صدر لجنہ پاکستان آئندہ دو سال کے لئے مقرر کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں احسن رنگ میں کام کرتے ہوئے لجنہ پاکستان کے کام کو مزید آگے بڑھانے کی توفیق دے۔

مجھے امید ہے کہ جو تعلق جماعت کو خلافت کے ساتھ ہے اس کو وفا کے ساتھ نبھاتے ہوئے ممبرات شوریٰ بھی اور بلا استثناء ہر ممبر لجنہ پاکستان بھی صدق دل سے اس تقرر کو قبول کرتے ہوئے اپنی نئی صدر کے دست و بازو بن کر لجنہ کے کام کو آگے بڑھائے گی۔ انشاء اللہ

اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

2005

عزیز ممبرات لجنہ اماء اللہ قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ قادیان کو اپنا مقامی اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس اجتماع کو کامیاب بنائے اور اس کے بابرکت ثمرات ظاہر فرمائے۔ آمین

احمدی خواتین کوئی عام عورتیں نہیں ہیں۔ گلشن احمدیت کا حسن آپ کی نیکیوں اور تقویٰ کے رنگ سے ترقی کرے گا۔ آپ کو آنحضرت ﷺ کا وہ فرمان ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔ اس میں آپ کو جہاں جنت کا وارث قرار دیا گیا ہے وہاں آپ کی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ پس

آپ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اولاد کی بہترین تربیت کرنے کی کوشش کریں۔ اولاد کے ضمن میں یہ بات ہمیشہ پیش نظر رکھیں کہ سب سے پہلے آپ کو خود اپنی اصلاح کی طرف توجہ دینی ہو گی۔

بانیٔ تنظیم حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ماں اگر نماز نہیں پڑھتی، نماز کے اوقات کا احترام ملحوظ نہیں رکھتی تو ضرور ہے کہ بیٹا بھی بڑا ہو کر ایسا ہی کرے۔ جس بچے کے ماں باپ نمازی ہوں میں نے اکثر دیکھا کہ وہ باوجود کچھ نہ سمجھنے کے اسی طرح نماز کے وقت پر نماز کی رکعتیں پڑھتے ہیں۔ یہ عادت ایسی مبارک ہے کہ جوانی میں آخر کام آتی ہے اور یہ ابتدائی بیج اپنے اندر ایسے خوشگوار ثمرات رکھتا ہے کہ بڑی عمر میں ڈھیروں روپیہ خرچ کرنے پر بھی حاصل نہیں ہوتا۔

جب کوئی چیز آئے تو ماں بچوں کو سکھائے کہ یہ اللہ میاں نے بھجوائی ہے جو ہمیں رزق دیتا ہے ہماری حاجتیں پوری کرتا ہے۔ ہماری دعاؤں کو سنتا ہے ہمیں چاہئے کہ اس کا شکریہ ادا کریں۔ بچہ کھانے پینے بیٹھے ماں باتوں ہی باتوں میں اسے سمجھا سکتی ہے کہ یہ کھانا کس قدر محنت اور کس قدر تبدیلیوں کے بعد تیرے سامنے آیا ہے حالانکہ

تجھے کچھ بھی محنت کرنی نہیں پڑی۔ یہ سب اس پاک مولیٰ کا احسان ہے جس نے اوّل ان چیزوں کو پیدا کیا پھر ایسے اسباب مہیا کئے کہ وہ تیرے لئے تیار ہو اور اب وہی پاک ذات ہے جو تیرے لئے اسے نافع بنائے۔

اسی طرح مائیں اگر چاہیں تو بچوں کو سوتے وقت تارے، چاند اور آسمان، دن کو دوسرے نظارہ ہائے قدرت کی طرف متوجہ کر کے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ دلا سکتی ہے۔

میں احمدی ماؤں کو خصوصیت سے اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے ننھے ننھے بچوں میں خدا پرستی کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں۔ وہ انہیں لغو، مخرب اخلاق اور بے سروپا کہانیاں سنانے کی بجائے نتیجہ خیز، مفید اور دیندار بنانے والے قصے سنائیں۔ ان کے سامنے ہرگز کوئی ایسی بات چیت نہ کریں جس سے کسی بد خلق کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔ بچہ اگر نادانی سے کوئی بات خلاف مذہب اسلام کہتا ہے یا کرتا ہے اسے فوراً روکا جائے اور ہر وقت اس بات کی کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت ان کے قلب میں جاگزیں ہو۔

اپنے بچوں کو کبھی آوارہ نہ پھرنے دو۔ ان کو آزاد نہ ہونے دو کہ وہ حدود اللہ کو توڑنے لگیں۔ ان کے کاموں کو انضباط کے اندر رکھو اور ہر وقت نگرانی رکھو۔ اپنے

چھوٹے بچوں کو اپنی نوکرانیوں کے سپرد کر کے بالکل بے فکر نہ ہو جاؤ کہ بہت سی خرابیاں اسی ابتدائی غفلت سے پیدا ہوتی ہیں۔"

(الفضل 10 ستمبر 1913ء الازھار لذوات الخمار صفحہ 2.1)

پس میرا پیغام آپ کے لئے یہی ہے کہ اپنی اولاد کو جنت کے راستوں پر ڈالنے والی مائیں بنیں ایسی مائیں بنیں جو اولاد کے لئے پاک اور صالح نمونہ ہوں۔ اگر آپ اپنی کمزوریوں پر نظر رکھیں گی اور انہیں دور کرنے کی کوشش کرتی رہیں گی تو یہ ناممکن ہے کہ آپ کی اولاد کسی غلط راستے کو اختیار کرے۔ لیکن اس کے لئے سب سے ضروری امر یہ ہے کہ تربیت کے معاملات میں راہ نمائی اور ذمہ داریوں کی ادائیگی کی توفیق خدا سے طلب کریں۔ جب بھی کوئی مشکل پیش آئے تو اسی کے حضور جھکیں اور دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔ آپ کو ہمیشہ نیکیوں پر قائم رکھے اور اپنی اولاد کی نیک تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

2005

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ بھارت

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

لجنہ اماء اللہ بھارت کے سالانہ اجتماع کے موقع پر جس کے ساتھ ہی نو مبائعات کا پہلا سالانہ اجتماع بھی منعقد ہو رہا ہے مجھے پیغام بھجوانے کے لئے کہا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع میں شامل تمام لجنہ وناصرات کو بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور اسے آپ سب کے لئے خیر وبرکت کا موجب بنائے۔ آمین

آپ احمدی لجنات ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کے طفیل آپ کا معاشرہ میں ایک منفرد مقام ہے۔ آپ ہی ہیں جنہوں نے مستقبل کے معماروں کی پرورش کرنی ہے۔ کیونکہ بچے کی پہلی درس گاہ تو ماں کی گود ہی ہوتی ہے۔

اس اعتبار سے سب سے پہلے آپ کو اپنی زندگیوں کو تقویٰ کے نور سے منور کرنا ہو گا تب آپ کے تربیت یافتہ بچے دنیا کے لئے مفید وجود بن سکیں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"قرآن شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیز گاری کے لئے بڑی تاکید ہے۔ وجہ یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک بدی سے بچنے کے لئے قوت بخشتی ہے اور ہر ایک نیکی کی طرف دوڑنے کے لئے حرکت دیتی ہے اور اس قدر تاکید فرمانے میں بھید یہ ہے کہ تقویٰ ہر ایک باب میں انسان کے لئے سلامتی کا تعویذ ہے اور ہر ایک قسم کے فتنہ سے محفوظ رہنے کے لئے حصنِ حصین ہے۔ ایک متقی انسان بہت سے ایسے فضول اور خطرناک جھگڑوں سے بچ سکتا ہے جس میں دوسرے لوگ گرفتار ہو کر بسا اوقات ہلاکت تک پہنچ جاتے ہیں اور اپنی جلد بازیوں اور بدگمانیوں سے قوم میں تفرقہ ڈالتے اور مخالفین کو اعتراض کا موقع دیتے ہیں۔"

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"سوائے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی

پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور کے ساتھ ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔۔۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہو۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہو گی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہو گا۔"

پس انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنے میں ہے۔ اس لئے اپنے دنوں کو خوف خدا سے آراستہ کریں اور اپنی شاموں کو تقویٰ سے مزیّن کریں کہ شریعت کا خلاصہ تقویٰ ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 20.07.2006

مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ کیرالہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی طرف سے خط ملا جس میں آپ نے بتایا ہے کہ آپ کا سالانہ صوبائی اجتماع انشاء اللہ 22، 23 جولائی کو ہو گا اور اس موقع پر آپ نے مجھے پیغام بھجوانے کے لئے بھی درخواست دی ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

سب سے پہلے تو میں آپ کو اس اجتماع کے انعقاد کی مبارکباد دیتا ہوں، دعا ہے کہ یہ اجتماع آپ سب کے لئے بہت ساری برکات لے کر آئے۔ آپ اس موقع پر بہت سی اچھی باتیں سیکھنے اور پھر اسے اپنی زندگی کا حصہ بنا لینے کی توفیق پائیں۔

اس اہم موقع پر جب کہ آپ سیرۃ النبی ﷺ کا جلسہ بھی منعقد کر رہی ہیں، آپ ﷺ کی زندگی کے مختلف گوشے، آپ کی مقدس و مطہر سیرت کا ذکر ہو رہا ہے، میرا پیغام یہ ہے کہ اپنی زندگیوں کے ہر پہلو کے لئے آنحضرت ﷺ کے اسوۂ حسنہ کو مشعلِ راہ بنائیں۔ آپ ﷺ کا اللہ تعالیٰ سے کیسا تعلق تھا۔ اس کی مخلوق سے کیسا تعلق تھا۔ دنیا میں آپ کس طرح رہے آپ کی زندگی کسی بھی طرح کے رسم و رواج اور تکلّفات سے کیسی پاک تھی۔ ان سب چیزوں کو ذہن میں رکھنے سے آپ کی زندگیاں بھی ہلکی پھلکی اور آسان ہو سکتی ہیں۔ آپ کی ذات پاک نمونہ ہے تنگی میں رہنے والوں کے لئے بھی اور نمونہ ہے راحت و آرام میں رہنے والوں کے بھی۔ آپ ہمارے لئے نمونہ ہیں ان دینی مہمات کو سر کرنے کے لئے بھی جس کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں آپ کے کندھوں پر ڈالی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ:

"ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں یکدفعہ ایک انقلاب برپا کر دیا" آپ کو بھی یہ ہتھیار استعمال کرنا ہے۔ دعائیں کریں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے بھی یہ محالات کا کام آسان کر دے۔ اور اس کے فضلوں کو جذب کرنے کے قابل ہوں۔ تب اس کے فضل بارش کی طرح آسمان سے نازل ہوں گے۔ دعا کے بعد آپ نے محبت کے ہتھیار سے دلوں کو فتح کرنا ہے۔ اپنے دل کو بھی اور دوسروں کے دلوں کو بھی، خدا تعالیٰ کی محبت کے لئے اس کے دین کی عظمت کا جھنڈا گاڑنے کے لئے

فتح کرنا ہے۔ یہ بہت عظیم الشان کام ہے لیکن آپ کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسے آسان بنا دیا ہے اور صرف یہ شرط ہے کہ اپنے دلوں کو سیدھے کر کے، حلیم اور مسکین بن کر خدا تعالیٰ کی مرضی کے آگے اپنی گردنیں ڈال دیں۔ پس اگر آپ نے دنیا کی تربیت کرنی ہے تو پہلے اپنی تربیت کریں۔ اپنے آپ کو کانٹ چھانٹ کر کے جب نرم دل بنالیں گی تو آپ دوسروں کی تربیت کرنے والی بن سکیں گی۔ آپ اپنے بچوں کی محبت کے ساتھ تربیت کریں۔ ان کی عزت کریں۔ آپ کو لجنہ میں کام لینے کے لئے اور تربیت کے لئے بھی اسی بات کی ضرورت ہے۔ اپنی بات کو محبت، ہمدردی اور نرمی کے ساتھ سمجھائیں اور کامیابی کے لئے دعا میں بھی لگ جائیں ہمارے پیارے نبی ﷺ کے اسوۂ حسنہ کو سامنے رکھیں جن کو اللہ تعالیٰ نے سب جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر اپنے فضل نازل فرمائے اور سب ممبرات کو اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔ سب کو میری طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پہنچے۔

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 13.08.2006

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ قادیان، بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی طرف سے فیکس موصول ہوئی جس میں آپ نے اپنے لوکل سالانہ اجتماع کے موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی ہے۔ جزاکم اللہ

اس موقع پر میرا آپ کے لئے پیغام، محبت بھری دعاؤں کا پیغام ہے۔ وہ مقصد جس کے لئے آپ اس وقت یہاں اکٹھی ہوئی ہیں، یعنی خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے۔ اس کی محبت میں ترقی کرنے کے لئے اپنی تربیت کی طرف توجہ دینا۔ اپنا جائزہ لینا، اصلاح کرنا، آپس میں محبت بانٹنا، ایک دوسرے کے کام آنا، اور ترقیات کے نئے ہدف مقرر کرنا اور پھر اس کی طرف کوشش کرنا، اور پھر دینی مہمات کے بجالانے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں لگے رہنا، جب آپ اس مقصد کو سامنے رکھ کر اجتماعات

میں شامل ہوں گی تو اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کی امیدوار بن کر، اس کی محبت کے سائے میں آپ کے یہ دن گزریں گے۔ اور پھر آپ یہ کہہ سکیں گی، کہ ہاں ہمارا یہ اجتماع کامیاب گزرا۔ پس اس مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔ آپ نے اس مسیحؑ کو مانا ہے جس کی سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ آپ نے بہت سی ترقیات حاصل کرنی ہیں۔ آپ جس مقدس بستی میں آباد ہیں اس میں رہنے کا حق آپ سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ اس کام کو ہمیشہ نظر کے سامنے رکھیں جس کے لئے مسیح موعودؑ تشریف لائے تھے۔ یہ آپ پر ایک بھاری ذمہ داری ہے، پس آپ ایک نمونہ قائم کریں۔ تا کہ آپ دوسروں کو پیغام پہنچائیں اور ان کی اصلاح کا کام بھی کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب ممبرات کو اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔ اجتماع میں حصہ لینے والیوں کو مبارکباد۔ اللہ تعالیٰ سب بچیوں اور لجنہ ممبرات کو دین و دنیا کی کامیابیاں عطا فرمائے اور مزید خدمات کی توفیق بخشے۔ تمام لجنہ اور ناصرات کو میری طرف سے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پہنچے۔

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 10.09.2006

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت نے لجنہ وناصرات اور نو مبائعات کے سالانہ اجتماع کے موقع پر مجھے پیغام بھجوانے کے لئے لکھا ہے۔ اس موقع پر میں آپ کو قرآن کریم سیکھنے، سکھانے، اس کی تلاوت کرنے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ بڑا بھاری احسان فرمایا ہے کہ ہمیں ایک نہایت مبارک کتاب قرآن شریف عطا فرمائی ہے اور اس کی تلاوت اور اس کی تعلیمات پر عمل کے ساتھ غیر معمولی برکات وابستہ فرمائی ہیں۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں: ”قرآن پڑھا کرو یہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا۔“

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم پڑھنے والے مومن کی مثال نارنگی کی سی ہے کہ جس کا مزہ بھی اچھا ہوتا ہے اور خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے اور اس مومن کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتا وہ کھجور کی طرح ہے کہ اس کا مزہ تو اچھا ہے لیکن اس کی خوشبو نہیں ہوتی اور اس فاجر کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت کا عادی ہے گُلِ ریحان کی طرح ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن اس کا مزہ کڑوہ ہوتا ہے اور اس فاجر کی مثال جو قرآن کریم نہیں پڑھتا حَنْظَل کی طرح ہے جس میں مہک اور خوشبو بھی نہیں ہوتی اور اس کا مزہ بھی تلخ اور کڑوا ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”قرآن شریف پر تدبر کرو اس میں سب کچھ ہے۔ نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ زمانہ کی خبریں ہیں وغیرہ۔۔۔ یہ فخر قرآن مجید ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے اور جو بدی ظاہر کی ہے اس کے دور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے اس لئے قرآن مجید کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو۔“

پھر فرماتے ہیں:۔

”قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدّق یا مکذّب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔۔۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔“

کس قدر مبارک ہے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت کہ جسے یہ آسمانی شہد عطا ہوا جو خدا تعالیٰ کی پاک وحی سے ٹپکا ہے۔ ہاں جوہرات کی ایک تھیلی عطا ہوئی ہے مگر افسوس کہ مسلمان اس سے بے خبر ہیں۔ آج ہم ہیں جنہوں نے اپنے عملی نمونے سے اس تعلیم سے ساری دنیا کو روشناس کرانا ہے۔ اپنے گھروں کو اس مقدس کتاب کی تلاوت سے مزیّن کرنا ہے۔ ابھی چند دنوں تک رمضان کے بابرکت

ایام شروع ہونے والے ہیں۔ ان مبارک ایام کو بھی قرآن کریم سے خاص مناسبت ہے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ اس مہینے میں بالخصوص اس کی تلاوت کا اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ آپ ہر سال حضرت جبریل علیہ السلام کے ساتھ رمضان میں قرآن کریم کا ایک دور مکمل فرمایا کرتے تھے۔

پس رمضان کے ایام میں بالخصوص اور باقی سارا سال بالعموم اپنے گھروں میں خود بھی تلاوت کو رواج دیں۔ اپنے بچوں بچیوں کو بھی تلاوت کی تلقین کریں اور جنہیں نہیں پڑھنا آتا ان کو سکھانے کی اور ترجمہ کی کلاسیں منعقد کریں۔ اللہ آپ سب کو قرآن کریم کے انوار اور فیوض و برکات سے نوازے اور آپ کو اپنی زندگیاں اس کی تعلیمات کے مطابق ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ آپ سب کے ساتھ ہو اور آپ کے اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 23.10.2006

پیاری ممبرات مجلسِ شوریٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان نے مجلسِ شوریٰ کے انعقاد کے موقع پر پیغام بھجوانے کے لئے لکھا ہے۔ اس موقع پر میں آپ کو تربیت اولاد اور اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین تحفہ نہیں۔

اس وقت جب کہ ذرائع ابلاغ اپنے عروج پر ہیں۔ کوئی بھی اچھی یا بری بات میڈیا فوری طور پر ساری دنیا میں پھیلا دیتا ہے۔ اس کے اچھے اور معلوماتی پہلوؤں سے تو ضرور استفادہ ہونا چاہئے لیکن اس کے نقصانات اور برے پہلوؤں سے بچنا اور اپنے بچوں کو ان سے محفوظ رکھنا یہ احمدی ماؤں اور بہنوں کا فرض ہے۔ بعض بظاہر بہت چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں لیکن اگر ان پر توجہ دی جائے تو بچے نیک ماحول میں پروان چڑھتے

ہیں اور نہ ناجائز لاڈ پیار اور بچوں کی بری عادات سے صرف نظر کرنے کی وجہ سے سوائے پچھتاوے کے اور کچھ نہیں ملتا۔ بچوں کو نیکی کی عادت ڈالیں۔ بچپن سے ہی ان پر نماز کی اہمیت واضح کریں۔ قرآن کریم اور احادیث میں نماز کی بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ یہاں تک فرمایا گیا ہے کہ کفر اور شرک کے درمیان امتیاز کرنے والی چیز نماز ہے۔ حضرت رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں: جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کی تاکید کرو اور جب دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر سختی کرو۔

پس اپنے بچوں سے نماز کی پابندی کرائیں اور ان کی نگرانی کریں کہ بچے بروقت نماز ادا کر رہے ہیں کہ نہیں، بچیاں مقررہ وقت پر گھروں میں نماز ادا کریں اور بچے مساجد یا نماز سنٹر میں جا کر نماز پڑھیں۔ بچوں کے اخلاق کی درستی اور اصلاح میں نماز کی ادائیگی بہت مدد ثابت ہوتی ہے۔ انہیں باقاعدگی سے تلاوت کا عادی بھی بنائیں۔ بڑوں کا احترام، نظام جماعت کی پابندی اور خلافت سے وابستگی کا درس دیتی رہیں۔ ان کو انبیاء اور صلحاء کے پاکیزہ اور ایمان افروز واقعات سنائیں تاکہ بچپن سے دین کی محبت اور اس کے لئے عزت ان کے دلوں میں پیدا ہو اور وہ کسی مجبوری سے نہیں بلکہ ذاتی دلچسپی اور شوق سے جماعتی پروگراموں میں حصہ لیں۔ انہیں جھوٹ سے نفرت کرنا سکھائیں۔ آوارگی سے بچائیں۔ ان کے دوستوں پر نظر رکھیں۔ ان کے لئے دعائیں کرتی رہیں اور اپنے نیک اعمال اور پاک نمونے ان کے سامنے پیش کریں۔ اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ

کی اولاد نیک ہو اور آپ کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب ہو اور وہ ذریت طیبہ کہلائے تو انہیں جنت بن کر دکھائیں۔ اگر خدانخواستہ آپ میں بد عملی ہو، کجی ہو اور آپ کا نمونہ نیک نہ ہو تو آپ اس حدیث کی حقدار کیسے بن سکتی ہیں کہ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں، یہ بہت بڑے اعزاز کی بات ہے۔ اللہ آپ کو اس کا حقدار بنائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بنادے تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہوگی اور ایسی اولاد حقیقت میں اس قابل ہوگی کہ اس کو باقیات صالحات کا مصداق کہیں لیکن اگر یہ خواہش صرف اس لئے ہو کہ ہمارا نام باقی رہے اور وہ ہمارے اَملاک و اَسباب کی وارث ہو یا وہ بڑا نامور اور مشہور آدمی ہو اس قسم کی خواہش صرف میرے نزدیک شرک ہے۔۔۔ میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں مَیں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔ بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بری عادتیں سکھا دیتے ہیں۔ ابتداء میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے ہیں تو ان کو تنبیہ نہیں کرتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بے باک ہوتے ہیں۔"

پس حقیقت یہ ہے کہ مائیں ہی اپنی اولاد کے اچھے یا برے مستقبل کی ذمہ دار ہوتی ہیں کیونکہ بچے اکثر باتیں اور عادتیں چھوٹی عمر سے سیکھتے ہیں۔ اس لیے بچپن سے ہی دعائیں مانگتے ہوئے ان کی نیک تربیت کی فکر میں لگ جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں احمدیت کے پاک معاشرے کا فرد بنایا ہے اور ہمیں یہ فرض سونپا گیا ہے کہ اس پاک معاشرے کو ہم نے ساری دنیا میں رائج کرنا ہے۔ اس لیے آپ سب جو یہاں جمع ہیں اپنی تنظیم کی چنیدہ لجنات ہیں۔ آپ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ بچوں کی تربیت پر خاص توجہ دیں اور ان کی مسلسل نگرانی کرتی رہیں اور انہیں بطورِ خاص نمازوں کا پابند بنانے کی کوشش کریں۔ آپ جب اپنے اپنے مقامات کی طرف واپس لوٹیں تو خود بھی میری ان نصائح پر کاربند ہوں اور اپنے اپنے حلقوں کی لجنات کو بھی ان باتوں کی طرف توجہ دلاتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کی مجلس مشاورت کو ہر پہلو سے کامیاب بنائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 18.10.2007

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لجنہ اور ناصرات بھارت کے سالانہ اجتماع کے موقع پر مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت نے مجھے پیغام بھجوانے کے لئے لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور آپ سب کو اس بابرکت روحانی اجتماع سے بھرپور استفادہ کی توفیق دے۔ اس موقع پر میں آپ کو آپ کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ جو احمدی عورتیں ہیں، ان کو بہت اعلیٰ مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ پس ہمیشہ اس مقصد کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ آپ پر جہاں اپنے ہر

عمل کو اسلام کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ دینے اور اسلام کی ترقی کی خاطر ہر قسم کی قربانی کی ذمہ داری ہے وہاں آئندہ نسلوں کو سنبھالنے اور ان میں بھی یہ روح پھونکنے کی ذمہ داری ہے کہ پیدائش کا اصل مقصد اپنے خدا کی پہچان کرنا اور اس کی عبادت کرنا اور اس کے بتائے ہوئے احکامات پر عمل کرنا ہے۔ پھر آپ پر یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے مردوں کو اسلامی احکام کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی طرف توجہ دلائیں۔ مردوں پر یہ واضح ہونا چاہئے کہ ہماری عورتیں ہماری ہر بات برداشت کر سکتی ہیں لیکن اسلامی تعلیم کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کریں گی۔ مردوں میں یہ احساس شدت سے پیدا کروادیں کہ ہم عورتیں وہ ہیں جو اسلام کی عظمت کو دنیا پر قائم کرنے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہیں اور اگر تم لوگ بھی اسی عظمت کو قائم کرنے کے لئے اپنی زندگیوں میں انقلاب پیدا نہیں کرتے تو ہمارے تمہارے راستے جدا ہیں۔ مجھے امید ہے جب اسی روح اور جذبے سے آپ اللہ کے دین کی خدمت کے لئے کھڑی ہو جائیں گی اور اپنے مردوں اور آئندہ نسلوں میں بھی یہ روح پھونک دیں گی تو وہ دن دور نہیں جب ہم تمام دنیا میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا جھنڈا لہراتا دیکھیں گے۔ تمام دنیا میں توحید کو قائم ہوتا دیکھیں گے۔ پس اپنے آپ کو کم

نظر سے نہ دیکھیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کی ایک رؤیا سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ آئندہ جماعت کی ترقی میں احمدی عورت کا بہت بڑا کردار ہے۔ پس اگر آپ اپنے اس مقام کو سمجھ جائیں گی تو اپنے آپ کو بھی بچانے والی ہوں گی اور اپنی نسلوں کی حفاظت کا بھی حق ادا کرنے والی ہوں گی۔ اگر ایک عام عورت کی طرح دنیاداری کے دھندوں میں پڑی رہیں گی تو آپ کی کچھ بھی حیثیت نہیں ہو گی۔

ہمیشہ یاد رکھیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا غلبہ تمام دنیا پر ہونا ہے۔ آپ خوش قسمت ہوں گی اگر اس غلبہ میں حصہ دار بن جائیں گی۔ ورنہ یاد رکھیں بعض نئی شامل ہونے والی قوموں کی عورتیں بڑی تیزی سے اخلاص و وفا میں ترقی کرتے ہوئے آگے بڑھ رہی ہیں۔ آپ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس علاقے کی لجنہ بننے کا اعزاز بخشا ہے جہاں اللہ کے مسیح و مہدی نے دعویٰ کیا تھا۔ اس لئے اپنے اس اعزاز کو کبھی ہاتھ سے نہیں کھونا اور فاستبقوا الخیرات کی دوڑ میں کسی کو آگے نہیں بڑھنے دینا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ آمین

خلافت جوبلی کے سو سال پورے ہونے اور خلافت کی نئی صدی کے استقبال کے لئے بھی اپنے منصوبوں کے حصول میں سب سے اول دعاؤں، اخلاص اور وفا کو سامنے رکھیں۔ جس کے مقابلے پر سب باتیں ہیچ ہیں۔ اس سے آپ خلافت احمدیہ کی حفاظت کی ذمہ داری نبھا سکتی ہیں اور اس انعام سے فیضیاب ہو سکتی ہیں۔ اپنے ایمانوں کو جلا بخش سکتی ہیں۔ پس اس حبل اللہ کی حفاظت ہی آپ کی اور آپ کی نسلوں کی حفاظت کی ضمانت ہے۔ اس لئے خلافت سے وفا، خلوص اور اطاعت کا تعلق ہمیشہ بڑھاتی چلی جائیں اور ہر نصیحت اور ہدایت جو خلافت سے ملتی ہے، اس پر مکمل طور پر کاربند ہونے کی کوشش کریں۔

2008ء میں خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی منائی جارہی ہے۔ اس کے لئے میں اپنے خطبات میں دعاؤں اور عبادات کا جو روحانی پروگرام جماعت کو دے چکا ہوں، اس پر عمل کریں۔ باقاعدگی سے وہ دعائیں کرتی رہیں اور عبادات بھی جن کے بجالانے کے لئے میں نے کہا ہے تاکہ ہم سب مل کر اللہ تعالیٰ کے ان وعدوں کو پورا ہوتا دیکھ سکیں جو غلبہ اسلام سے متعلق مومنین کی جماعت سے کئے گئے ہیں اور کل عالم کو ایک ہاتھ پر جمع ہوتے ہوئے ایک جنت نظیر معاشرے کا قیام اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر سکیں۔

پس میں دوبارہ کہتا ہوں کہ آپ سب عورتیں اور بچیاں جو یہاں جمع ہیں پرانی احمدی ہیں یا نو مبائع، یہ یاد رکھیں کہ سب برکتیں خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں۔ آپ جس قدر اپنا تعلق خلیفۂ وقت کے ساتھ مضبوط بنائیں گی اس کے حکموں کی اطاعت کریں گی اس کی باتوں پر عمل کریں گی اسی قدر برکات کی وارث ٹھہریں گی۔ اس لئے خود بھی خلافت کے ساتھ چمٹی رہیں اور اپنی اولادوں کو بھی اسی بات کی نصیحت کرتی چلی جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ خلافت کے ساتھ گہری وابستگی عطا فرمائے رکھے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 18.10.2007

ممبرات مجلسِ شوریٰ لجنہ اماء اللہ پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان کے خط سے پتہ چلا ہے کہ لجنہ پاکستان اپنی مجلسِ شوریٰ منعقد کر رہی ہے۔ انہوں نے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی خواہش کا بھی اظہار کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس مجلسِ شوریٰ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور جس مقصد کے لئے آپ یہاں اکٹھی ہوئی ہیں اس کا حق ادا کرنے والی بنیں۔ آمین

اس موقع پر تمام نمائندگان شوریٰ کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ آپ کو بحثیت ممبر مجلسِ شوریٰ جو اعزاز ملا ہے یہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ اس کو کوئی معمولی چیز نہ سمجھیں۔ آپ ایک انتہائی مقدس ادارے کی نمائندہ بن کر یہاں آئی ہیں تاکہ لجنہ

اماءاللہ کی بہتری کے لیے تجاویز دیں اور اپنی سفارشات خلیفۃ المسیح کو پیش کریں۔ اس لیے آپ کو اپنی ذمہ داریوں کو نہایت نیک نیتی اور اخلاص سے تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے نبھانا چاہئے۔ اجلاس کے دوران آپ کی مکمل توجہ صرف اور صرف مجلس کی کاروائی پر ہو۔ تاکہ آپ اپنی مجلس کی روحانی ترقی کے امور پر گہری سوچ، تدبر اور غور کرکے پھر اپنی تجویز دے سکیں۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق دے۔ آمین

مجھے یقین ہے کہ آپ جو بھی منصوبہ بندی کریں گی اور جو بھی مشورے دیں گی وہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے صاف اور پاک دل ہو کر اور اس سے دعائیں مانگتے ہوئے اور تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے دیں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کو آگے بڑھانے کے لئے ہمیشہ ہر قسم کی قربانیاں دینے کے لئے تیار رہیں گی۔ کبھی ذاتی انا اور عزت کو جماعتی وقار پر ترجیح نہیں دیں گی اور خلافت احمدیہ سے وفا اور مخلصانہ تعلق کو پہلے سے بڑھ کر اپنے اندر اور اپنے بچوں کے اندر پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو تقویٰ پر چلائے، تقویٰ پر قائم رکھے اور ہمیشہ تقویٰ کے ساتھ اپنے کئے ہوئے عہدوں کو پورا کرنے کی توفیق دے۔ آپ کے پاک منصوبوں میں

برکت ڈالے۔ آپ کی اولادوں اور نسلوں کو آپ کے لئے قرۃ العین بنائے۔ اور ہمیں جلد تر اسلام اور احمدیت کی فتوحات کے نظارے دکھائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 04.04.2008

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ فرانس

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط موصول ہوا جس میں آپ نے اپنے سہ ماہی رسالہ ''الصدیقہ'' کے خصوصی شمارہ کے لئے پیغام بھجوانے کے لئے لکھا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

''الصدیقہ'' کا یہ خصوصی شمارہ جو صد سالہ خلافت احمدیہ جوبلی کی مناسبت سے آپ شائع کر رہی ہیں اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت آپ کی لجنہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ اس کا مطالعہ ممبرات کے اندر مثبت تبدیلیاں پیدا کرنے کا موجب ہو اور وہ اللہ کی محبت میں ترقی کریں۔ آمین

اس موقع پر آپ سب کے لئے میرا پیغام خلافت سے محبت و وابستگی اور کامل وفا کے ساتھ اس کی اطاعت سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ یہ آپ کی دینی تربیت، ترقی اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق بڑھانے کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اس کو آپ نے ہر صورت میں قائم رکھنا ہے۔ خلافت کے قیام کے ساتھ جو شرائط اللہ تعالیٰ نے لگائی ہیں ان کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا آپ کی اصل ذمہ داری ہے۔ آپ اس ذمہ داری کو نبھائیں گی تو خلافت کا وعدہ ہمیشہ چلتا رہے گا اور یہ انعام آپ کو اور آپ کی آئندہ نسلوں کو دائماً ملتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

خلافت کی نعمت کا حقدار بنانے والی ان ذمہ داریوں کا تعلق نیک اعمال بجا لانے، صرف اور صرف خدا کی عبادت کرنے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے اور اس کی ناشکری نہ کرنے سے ہے۔ اس کے لئے آپ کو مائیں ہونے کی حیثیت میں اپنی آئندہ نسلوں کی تربیت کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اگر آپ نے اپنے ہاتھوں انہیں پروان چڑھایا اور ان کے دلوں میں اعمال صالحہ کے بیج بوئے اور ان میں نیکیوں کی آبیاری کی طرف توجہ دی تو انشاء اللہ آپ کی آئندہ نسلوں میں سے ایسے پاک نفس لوگوں کے لئے خلافت کا یہ سلسلہ ہمیشہ قیامت تک جاری رہے گا اور اس کا سہرا یقیناً لجنہ اماء اللہ کے سر پہ ہو گا۔ کیونکہ آپ کے ہاتھوں سے وہ بچے پل کر جوان ہوں گے جنہوں نے اپنے نیک نمونوں سے دنیا کی تقدیریں بدلنی ہیں۔ پس تربیت کا بہت بڑا

کام ہے جو آپ نے اپنے لئے اور اپنی آئندہ نسلوں کے لئے کرنا ہے۔ اس لحاظ سے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اگر آپ اپنی ان ذمہ داریوں کو حقیقی طور پر سمجھتی ہیں اور ان کو ادا کرتی ہیں تو آپ اپنی خوش قسمتی پر ناز کر سکتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور محبت کے ساتھ آپ کو اتنے اہم کام کے قابل سمجھتے ہوئے اس کی توفیق آپ کو دی ہے۔ پس میں آپ سے یہ امید رکھتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کی شکر گزار بندیاں بنتے ہوئے تربیت اولاد جیسے اہم فریضہ کی طرف مکمل توجہ دیں گی۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ سے دعائیں بھی کریں، اور اسی پر توکل کریں۔ خدا کے ساتھ کبھی کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں تا کہ آپ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی مورد رہتے ہوئے خلافت کی برکت سے متمتع ہوتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

سب لجنہ و ناصرات، بہنوں اور بچیوں کو میری طرف سے محبت بھرا اسلام پہنچا دیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور ہمیشہ اس کے پیار کی نظریں آپ پر پڑتی رہیں۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

تاریخ: 10.06.2008

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ، قادیان۔ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی طرف سے خط بابت درخواست پیغام سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ قادیان موصول ہوا۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ آپ کا اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب کرے اور اس کے پروگرام میں حصہ لینے والیوں اور اس میں شامل ہونے والی تمام ممبرات کے لئے اسے مفید اور ازدیاد ایمان کا باعث بنائے۔

آپ کے لئے اس موقع پر پیغام یہی ہے کہ میرے خطبات کو غور سے سنیں اور ان پر عمل کریں اور خلافت جوبلی کے دن کئے گئے عہد کو ہر وقت ذہن میں رکھتے

ہوئے اپنی تربیت میں لگی رہیں کیونکہ تربیت کا کام ایک تسلسل کے ساتھ جدوجہد ہے اس سے ایک مومن کبھی بھی غافل نہیں ہوتا۔ آپس میں میل محبت کے تعلقات کو بڑھائیں، دلوں کی دوریاں اگر کہیں ہوں تو ختم کریں، کیونکہ اسلام کا پیغام محبت اور امن کا پیغام ہے اور یہ محبت سے ہی پھیلے گا۔ انشاءاللہ

سب ممبرات اور بچیوں کو اجتماع کی مبارک باد اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پہنچادیں۔ اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو۔

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

نن سپیٹ ہالینڈ 14.10.2008

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ آپ کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اجتماع کا انعقاد ہر لحاظ سے خیر وبرکت کا موجب بنائے اور اس میں شامل ہونے والی سب بہنوں اور بچیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ آمین

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت نے اس موقع پر مجھ سے پیغام بھجوانے کی درخواست کی ہے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ آپ اپنا مقام پہچانیں۔ خدا تعالیٰ جس مقام پر ایک احمدی عورت کو دیکھنا چاہتا ہے اس کے حصول کے لئے ہمیشہ کوشش کرتی رہیں اور اپنے اوقات کا مفید اور بہتر استعمال کیا کریں۔ اس کا ایک اہم طریق اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا اور ذکر الٰہی میں مصروف رہنا ہے۔ اگر آپ کو ذکر الٰہی کی عادت پڑ جائے تو یہ

ہر اس برے ذکر کی جگہ لے لے گا جو آپ کے اخلاق کو خراب کرتا ہے۔ آپ کو غیبت اور بدگوئی سے نجات مل جائے گی۔ ایک دوسرے سے تعلقات میں بہتری آئے گی۔ آپ کے دل صاف ہو جائیں گے اور نفس کے گند دھونے کی توفیق عطا ہو گی۔ ذکر الٰہی ایسی پاک عادت ہے جس سے آپ کو اطمینان قلب نصیب ہو گا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ؕ (الرعد:29) یعنی جان لو کہ اللہ کی یاد سے ہی دل اطمینان پاتے ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ قرآن کریم کا صرف دعویٰ نہیں ہے بلکہ حقیقی اطمینان ہے ہی خدا تعالیٰ کے ذکر میں۔ اگر کوئی سمجھتا ہے کہ تفریح کے لئے آزادی ہونی چاہئے تو ٹھیک ہے تفریح کوئی بری چیز نہیں۔ بے شک تفریح ہو۔ لیکن ہر چیز کی کچھ حدود و قیود ہوتی ہیں۔ ان حدود کے اندر رہتے ہوئے خوشی کا اظہار کیا جا سکتا ہے۔ ایسی تفریح، کھیل اور خوشی جو اللہ تعالیٰ کی یاد کو بھلا دے وہ حقیقی خوشی نہیں ہے وہ کبھی اطمینان قلب کا باعث نہیں بن سکتی۔

پھر بعض لوگ اپنے قیمتی اوقات کا بہت سا حصہ ٹی وی کے آگے بیٹھ کر گزار دیتے ہیں۔ اپنے گھروں میں بچوں کی نگرانی کریں کہ وہ کیا دیکھتے ہیں۔ آج کل ایسے ایسے ٹی وی چینلز ہیں اور فلمیں بازاروں میں دستیاب ہیں جن سے اخلاق تباہ ہوتے ہیں۔ ان ایجادات کا استعمال صرف اس حد تک کریں جو آپ کے علمی معیار کو بڑھانے والا ہو یا

ہلکی پھلکی تفریح کے لئے ہو۔ انہی ٹی وی چینلز سے متاثر ہو کر بعض نوجوان لڑکے اور لڑکیاں ایسے فیشن اپنانا شروع کر دیتے ہیں جو انسان کو بے حیائی پر مجبور کرتے ہیں۔ وہ فیشن اپنائیں جو حیا کی حدود کے اندر ہو۔ خاص طور پر لڑکیاں ایسے فیشن کریں جو حیا کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے ہوں جو انہیں دوسروں سے ممتاز کرتا ہو۔ ان میں اور دوسروں میں فرق نظر آتا ہو۔ وہ طرز زندگی اختیا کریں جس کا خدا اور اس کے رسول نے ہمیں حکم دیا ہے۔ آج کل انٹرنیٹ کا استعمال بھی روشن خیالی شمار کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کا بھی بے وجہ استعمال غلط ہے۔ غلط جگہوں پر رابطے اور لڑکوں کے ساتھ emails کے تبادلے سے بھی احمدی بچیوں کو اجتناب کرنا چاہئے۔ یہ تعلیم جو اس طرح کی آزادی کے خیالات ایک احمدی بچی کے دل میں پیدا کرے نعمت نہیں ہے بلکہ لعنت ہے۔ کیونکہ آزادی کے نام پر جو لڑکیاں اس طرح تعلقات پیدا کر لیتی ہیں اور دوستیاں قائم ہو جاتی ہیں ہمیشہ دیکھا گیا ہے کہ انہوں نے اپنے گھر بھی برباد کئے اور دوسری عورتوں کے گھر بھی برباد کئے اور اپنے خاندان کے لئے بدنامی کا باعث بھی بنیں۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایک احمدی لڑکی، ایک احمدی عورت نے اپنی حیا کی حفاظت کرنی ہے۔ اپنی عصمت کی حفاظت کرنی ہے۔ اپنے تقدس کو قائم رکھنا ہے۔

ابھی چند دن پہلے ہم رمضان کے بابرکت مہینے سے گزرے ہیں۔ کس طرح ہر طرف نیکی اور برکتوں کا ماحول تھا۔ ہمارے اوقات کس طرح خدا کے لئے وقف ہو گئے تھے۔ نماز تہجد ہو رہی ہے۔ عبادات اور نوافل ادا کئے جا رہے ہیں۔ تلاوت قرآن کریم میں وقت گزارا جا رہا ہے۔ گویا روحانی پاکیزگی کے لئے ایک موسم بہار میسر رہا۔ اب اس پاک ماحول کا تسلسل ضروری ہے تا کہ جو روحانی مشق خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں ان مبارک ایام میں کرنے کی توفیق دی وہ ہماری زندگیوں کا مستقل حصہ بن جائے۔ پس ذکر الٰہی کو اپنا شیوہ بنائیں اور تقویٰ سے اپنی زندگیوں کو آراستہ کر لیں کیونکہ آپ ہی کے نیک نمونوں سے آئندہ نسلوں نے زندگی کے اطوار سیکھنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 23.10.2008

پیاری ممبرات مجلسِ شوریٰ لجنہ اماء اللہ۔ پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ آپ کو ایک دفعہ پھر اپنی مجلسِ شوریٰ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان نے مجھ سے مجلسِ شوریٰ کے لئے پیغام بھجوانے کی درخواست کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور اس مجلسِ شوریٰ کا انعقاد ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین

اس موقع پر سب سے پہلے تو میں آپ کو تقویٰ کی نصیحت کرنا چاہتا ہوں جو سب نصیحتوں کی جان ہے۔ دیکھیں خدا تعالیٰ کے سب سے زیادہ افضال اپنے انبیاء پر نازل ہوتے ہیں۔ کیونکہ وہ نہایت ہی پاک طبیعت اور تقویٰ کے لباس سے آراستہ ہوتے

ہیں۔ وہ تقویٰ کی بنیادی تعلیم پر خود بھی عمل کرتے ہیں اور اسی کا اپنے پیروکاروں میں پرچار بھی کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی پاکیزہ زندگی اختیار کرنے کے لئے اپنی جماعت کو اسی حقیقت سے آگاہ کرتے ہوئے تقویٰ کو ہر ایک نیکی کی جڑ قرار دیا ہے اور ہمیشہ اس جڑ کی حفاظت کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ آپ اپنی مبارک تصنیف رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں:

”خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدمِ صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے۔ اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے

ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور تم میں خدا نہیں ہو گا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہو گا۔ لیکن اگر تم اپنے نفس سے در حقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہو گا۔ اور وہ گھر بابرکت ہو گا جس میں تم رہتے ہو گے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہو گی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہو گا جہاں ایسا آدمی رہتا ہو گا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور تمہاری گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں۔ اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے ۔۔۔ ہر ایک نیکی کی راہ اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔" (رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 308-307)

آپ سب جو مجلسِ شوریٰ کے لئے جمع ہیں آپ اپنی اپنی مجالس کی نمائندہ ہیں۔ جن ممبرات نے آپ کو چنا ہے وہ آپ پر حسنِ ظن رکھتی ہیں۔ وہ حسنِ ظن رکھتی ہیں کہ آپ نیک باتوں پر عمل کرنے میں اُن سے بہتر ہیں۔ وہ حسنِ ظن رکھتی ہیں کہ

آپ خدمت دین کے کاموں کے لئے وقت نکال سکتی ہیں۔ وہ حسنِ ظن رکھتی ہیں کہ جماعت کے مفاد میں آپ ان سے بہتر رائے کا اظہار کر سکتی ہیں۔ اس لئے ان کے اس نیک اعتماد کو قائم رکھیں۔ کسی کے لئے ٹھوکر کا موجب نہ بنیں۔ اگر ہر کام کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی عظمت آپ کے دلوں میں جاگزیں ہے تو اسی کا نام تقویٰ ہے۔ اسی کی ہمارا مذہب ہمیں تعلیم دیتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں اسی کی وضاحت مَیں آپ کے سامنے پیش کر چکا ہوں۔ جب آپ سچ مچ تقویٰ پر کار بند ہو جائیں گی تو آپ کی انفرادی زندگیوں میں بھی پاکیزہ انقلاب آئے گا اور آپ کو گھر کے ماحول میں اور اپنے معاشرتی معاملات میں ایسی نیک تبدیلی میسر آجائے گی جو مذہب اسلام کی حقیقی روح ہے۔ تقویٰ سے آپ کو اولاد کی نیک تربیت کا موقع ملے گا۔ تقویٰ سے آپ کا وجود اپنے بچوں کے لئے نیک نمونہ ثابت ہو گا۔ آپ کے نیک اعمال اور تقویٰ سے مزین زندگیوں سے آپ کی اولاد اپنے مستقبل کی راہیں تلاش کرے گی۔ ان کے دلوں میں بھی اللہ کی خشیت پیدا ہو گی۔ انہیں بھی پرہیز گاری نصیب ہو گی۔ ان کے نیک اطوار آپ کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب ہوں گے اور آپ کو طمانیت قلب عطا ہو گی۔

پھر جماعتی نظام کا احترام بھی بہت ضروری امر ہے۔ اس کو بھی ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہئے۔ اس پہلو سے بھی آپ اپنے آپ کو بچوں کے لئے نیک مثال بنائیں۔ جب آپ

خود جماعتی نظام کا احترام کریں گی۔ جماعتی عہدیداران کے ساتھ تعاون کریں گی۔ ان باتوں کا اپنے گھروں میں درس دیتی رہیں گی تو انشاءاللہ آپ ایسی شاندار نسل جماعت کے حوالے کر رہی ہوں گی جو نظام جماعت سے مضبوط تعلق پیدا کرنے والی ہو گی۔ جو جماعت کے نظام کے تقدس کا خیال رکھنے والی نسل ہو گی اور جو ہمیشہ نظام جماعت کے دفاع کے لئے تیار رہیں گے۔

یہ سال جیسا کہ آپ سب جانتی ہیں خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کا سال ہے۔ آپ اس سال 27 مئی کو میرے ساتھ ایک اور عہد وفا باندھ چکی ہیں۔ اب ان باتوں پر عمل کی ضرورت ہے۔ اپنے آپ کو خلیفۂ وقت کا وفادار بنائیں۔ اپنی اولاد کو خلافت کے ساتھ اخلاص و محبت کا رشتہ استوار کرنے کی نصیحت کریں اور مجالس کا نمائندہ ہونے کے ناطے اپنی مجالس میں بھی انہی باتوں کی نصیحت کرتی رہیں۔ اللہ آپ سب کے ساتھ ہو اور آپ کو مجلسِ شوریٰ میں تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے مفید آراء پیش کرنے کی توفیق دے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

2008 قابل احترام عزیز بہنو اور پیاری بچیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی کی تقریبات کے بابرکت موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی سیرت پر لجنہ اماء اللہ پاکستان جو سوونیئر شائع کر رہی ہے اس کے لئے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ نے مجھ سے پیغام بھجوانے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ وہ مقدس نافلۂ موعود اور ناصرِ دین وجود ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق آپ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ قائم ہونے والی خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے بابرکت سلسلہ میں تیسرے خلیفہ کے منصب پر فائز فرمایا۔ آپ کا عہدِ خلافت 1965 سے لے کر جون 1982 تک کے 17 سالوں پر محیط ہے۔ اس دور میں جماعت احمدیہ نے آپ کی زبانِ مبارک سے اکثر و بیشتر خطبات میں

کنتم خیر امة اخرجت للناس کی ایسی شیریں تفسیر سنی کہ جس کی برکت سے ساری جماعت کے اندر بنی نوع انسان کی ہمدردی اور اس کی خدمت کا جذبہ ایک نئی شان سے ابھرا اور ہر احمدی کے دل میں اس کی ایسی جوت جاگی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہدِ بیعت کی اس شرط کا سچا اور حقیقی پاسدار بن گیا کہ "عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچائے گا۔"

چنانچہ آپ کے دور میں جماعت انسانی ہمدردی کے جذبہ سے سرشار ہو کر ہمیشہ بلا تفریق رنگ و نسل انسانیت کی خدمت اور اس کی فلاح و بہبود کے کاموں میں مصروف رہی۔ اگرچہ خلافتِ ثالثہ کا دور جماعت احمدیہ کے لئے بڑی ابتلاؤں، آزمائشوں اور قربانیوں کا دور تھا اور اس دور میں جہاں جماعت احمدیہ کے افراد نے صحابہؓ کی طرح خدا تعالیٰ کی خاطر جانی اور مالی قربانیوں کے بے مثال نظارے پیش کئے وہاں اللہ تعالیٰ نے بھی خلیفۂ وقت کی بھرپور تائید و نصرت فرمائی اور آپ کے عہد خلافت میں جماعت کو خوب رعب و دبدبہ اور تمکنت سے نوازا۔ آپ نے نامساعد حالات کے باوجود جماعت احمدیہ کو بڑی عظمت و شان کے ساتھ ایک ہاتھ پر قائم رکھا اور انہیں "ہمیشہ مسکراتے رہو" کی نصیحت فرماتے رہے۔

آپ کے عہد باسعادت میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ اور اسلام کے دنیا میں پھیلنے کے جو نظارے دکھائے ان میں سے ایک "نصرت جہاں سکیم" کا اجراء تھا۔ یہ آپ کے دور کی وہ عظیم الشان سکیم تھی اور تاریخِ احمدیت میں گہرے انمٹ نقوش چھوڑنے والا وہ کارنامہ تھا جس کے ذریعہ سے جماعت احمدیہ کو ایک ایسے برِ اعظم میں دکھی انسانیت کی خدمت کی توفیق ملی اور آج بھی مل رہی ہے جس کو دنیا نے روندا ہوا تھا اور جس کی طرف کسی کی بھی توجہ نہیں تھی۔ ہر کوئی ان کے حقوق کو پامال کر رہا تھا۔ صرف جماعت احمدیہ دنیا کی واحد جماعت تھی جس نے انہیں پیار دیا۔ جس نے ان کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھا اور انہیں دنیا کے دوسرے انسانوں کی طرح درجہ عطا کیا۔ چنانچہ نصرت جہاں سکیم کا آغاز کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا:

"گیمبیا میں ایک دن اللہ تعالیٰ نے بڑی شدت سے میرے دل میں یہ ڈالا کہ یہ وقت ہے کہ تم کم سے کم ایک لاکھ پاؤنڈ ان ملکوں میں خرچ کرو اور اس میں اللہ تعالیٰ بہت برکت ڈالے گا اور بہت بڑے اور اچھے نتائج نکلیں گے۔ خیر میں بڑا خوش ہوا۔ پہلے اپنا پروگرام اور منصوبہ تھا، اب اللہ تعالیٰ نے منصوبہ بنا دیا۔"

(خطبات ناصر جلد سوم صفحہ 124 خطبہ جمعہ 12 جون 1970ء)

اس مقصد کے لئے آپ نے لندن میں "نصرت جہاں آگے بڑھو" پروگرام کا اعلان کرتے ہوئے نصرت جہاں ریزرو فنڈ قائم فرمایا۔ جماعت نے 53 لاکھ روپے اس فنڈ میں دیئے جس سے آپ نے مغربی افریقہ میں سکول اور کلینک کھول کر ان اقوام کی بے لوث خدمت اور خوشحالی کے سامان پیدا فرمائے اور جو صدیوں سے پیار سے محروم چلے آرہے تھے ان کو پیار دیا۔ ہسپتالوں کے ذریعے غریبوں کے لئے مفت علاج کی سہولتیں بہم پہنچائیں اور سکولوں کے ذریعے ان کے بچوں کے لئے تعلیم کا انتظام فرمایا۔ اس سے قبل مغربی افریقہ میں سارے سکول عیسائی مشنوں کے تھے مسلمان بچے انہی کے سکولوں میں پڑھنے پر مجبور تھے اور ان ملکوں میں محض ان کا عیسائی نام رکھ کر انہیں چپکے سے عیسائی بنا لیا جاتا تھا۔ افریقہ میں غلبۂ اسلام کی مہم کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے جن مضبوط بنیادوں کی ضرورت تھی وہ حضور کے نصرت جہاں منصوبے کے ذریعے حاصل ہوئی۔ حضور نے فرمایا کہ عیسائیت کے خلاف روحانی جنگ کا فیصلہ افریقہ کی سرزمین پر ہوگا۔ حضور نے اس سال نصرت جہاں سکیم کے لئے 30 ڈاکٹروں اور 80 اساتذہ کا مطالبہ فرمایا محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس وقت تک براعظم افریقہ میں مجلس نصرت جہاں کے تحت 12 ممالک میں 57 ہسپتال قائم ہو چکے ہیں جن میں اس

وقت 42 ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح مجلس نصرت جہاں کے تحت افریقہ کے 6 ممالک میں 57 سکول اور کالجز بھی قائم ہو چکے ہیں جبکہ پرائمری سکولوں کی تعداد 400 سے 600 کے لگ بھگ ہے۔

1974ء کا سال ایک عظیم ابتلاء لے کر آیا۔ جماعت کے لئے یہ بہت نازک وقت تھا۔ ایسے وقت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ جماعت کی دلداری فرماتے رہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور مسلسل کئی کئی راتیں جاگ کر مناجات کرتے رہے اور مخالفت اور ظلم و تشدد کے طوفان کے آگے ایک مضبوط چٹان کی طرح کھڑے ہو گئے اور اپنی دعاؤں اور اولوالعزمی سے اس کا رخ موڑ دیا۔

ایک طرف پاکستان کی قومی اسمبلی نے جماعت احمدیہ کو سیاسی اغراض کی خاطر غیر مسلم قرار دیا تو دوسری طرف احمدیت کے قادر و قدیر اور ناصر و نصیر خدا نے حضور رحمہ اللہ کو یہ بشارت دی کہ:

''وَسِّعْ مَكَانَكَ اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ''

کہ تم اپنے مکان وسیع کرو۔ ان استہزاء کرنے والوں کے لئے ہم کافی ہیں

اس الٰہی بشارت کی تفصیل بیان کرتے ہوئے ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ:

”ساری رات میں نے خدا سے دعا کی۔ ایک منٹ نہیں سویا۔ دعا کرتا رہا۔ صبح کی اذان کے وقت مجھے آواز آئی بڑی پیاری۔ وَسِّعْ مَکَانَکَ اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِءِیْنَ ہمارے مہمانوں کی فکر کرو۔ وہ تو بڑھتے ہی رہیں گے تعداد میں۔۔۔ وَسِّعْ مَکَانَکَ مہمان بڑھتے چلے جائیں گے، ان کی فکر کرو، اپنے مکانوں میں وسعت پیدا کرو۔ استہزاء کا منصوبہ ضرور بنایا ہے انہوں نے مگر اس کے لئے ہم کافی ہیں۔“

(الفضل جلسہ سالانہ نمبر 1980ء۔ ص10)

اُن دنوں حضورؒ کے پاس جو بھی مصیبت زدہ احمدی ملاقات کے لئے حاضر ہوتا تو وہ حضورؒ کو مل کر تمام دکھ بھول جاتا اور حضور کے چہرہ مبارک پر تعلق باللہ اور توکل علی اللہ اور اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی بشارتوں کے نتیجہ میں جو بشاشت ہوتی تھی وہ ملاقات کے بعد ان کے چہروں پر بھی منتقل ہو جاتی اور وہ ہنستے مسکراتے آپ کے دفتر سے باہر آتے اور ان قربانیوں پر جو اللہ تعالیٰ ان سے لے رہا تھا وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔ اس طرح 1974ء کے پُر آشوب دور میں آپ نے احمدیوں کو جینے کے نئے ڈھنگ سکھائے۔

حضور کو وَسِّعْ مَکَانَکَ کا جو الہام ہوا تھا اس کے پیش نظر حضور نے جماعت کے تربیتی اور تبلیغی اور دیگر روحانی پروگراموں میں وسعت پیدا فرمائی اور حضور کی حسن

تدبیر اور دعاؤں کے نتیجہ میں یہی ابتلاء احمدیت کی غیر معمولی وسعت کا پیش خیمہ بنا۔ ابتلاؤں کے اس سال میں جماعت کے چندوں میں بھی بہت اضافہ ہوا اور اسی سال پاکستان میں ہزاروں گھرانوں کو آغوشِ احمدیت میں آنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اس ضمن میں حضور رحمہ اللہ نے فرمایا:

"ستمبر 1974ء کے بعد بعض علاقوں میں اللہ تعالیٰ نے ایسی رو چلائی کہ وہاں (یعنی پاکستان میں) ہزاروں گھرانے احمدی ہو چکے ہیں اور جو احمدی ہوئے ہیں وہ دن بدن ایمان و اخلاص میں پختہ ہوتے چلے جا رہے ہیں۔"

اور چندوں کے اضافے کے بارہ میں فرمایا:

"دنیا مان ہی نہیں سکتی کہ 1974ء کے سال کا چندہ اس پہلے امن کے سال کے مقابلہ میں سات لاکھ روپے زیادہ تھا۔"

1974ء میں جو دکھ معاندین کی طرف سے جماعت کو پہنچے وہ بلحاظ کمیت و کیفیت غیر معمولی تھے۔ حضورؒ نے ان حالات میں ایک طرف تو جماعت کو اپنے ایک پیغام میں یہ نصیحت فرمائی کہ:

"دوست دریافت کرتے ہیں کہ ان حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہئے میرا جواب یہ ہے کہ قرآن کریم کے اس حکم پر عمل کرو کہ اِستَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ

استقامت، صبر، دعاؤں اور نمازوں کے ساتھ اپنے رب سے مدد مانگو۔ پس صبر کرو اور دعائیں کرو، صبر کرو اور دعائیں کرو۔

اور دوسری طرف آپ نے معاندین کی ایذا رسانیوں پر رد عمل کے بارہ میں اپنے تصور کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا کہ: ”ہم تو یہ بھی پسند نہیں کرتے کہ وہ جو اپنی طرف سے ہمارا مخالف ہے۔۔۔ اس کے پاؤں میں ایک کانٹا بھی چُبھے۔“

آپ نے مزید فرمایا کہ:

”مَیں دوستوں سے کہتا ہوں کہ تمہارا رد عمل یہ ہونا چاہئے کہ نہ تم ظالم بنو خدا کی نگاہ میں اور نہ تم مفسد بنو خدا کی نگاہ میں۔ اس لئے جماعت احمدیہ کا کوئی رد عمل ایسا ہو ہی نہیں سکتا کہ جس میں سے ظلم کی بُو آتی ہو یا اس کے اندر فساد کی سڑاند پائی جاتی ہو۔ ہمارا رد عمل بالکل ایسا نہیں ہو گا۔۔۔ باقی جہاں تک کسی کے مسلم یا غیر مسلم ہونے کا سوال ہے یہ تو مَیں شروع سے کہہ رہا ہوں اس قرارداد سے بھی بہت پہلے سے کہتا چلا آیا ہوں کہ جس شخص نے اپنا اسلام لاہور کے مال (روڈ) کی دکان سے خریدا ہو، وہ تو ضائع ہو جائے گا لیکن مَیں اور تم جنہیں خدا خود اپنے منہ سے کہتا ہے کہ تم (مومن) مسلمان ہو تو پھر ہمیں کیا فکر ہے دنیا جو مرضی کہتی رہے تمہیں فکر ہی کوئی نہیں۔“

(خطبات ناصر خطبہ جمعہ 13 ستمبر 1974 جلد پنجم صفحہ 639،640،641 مطبوعہ ربوہ)

آپ کا دور خلافت ایک دور خسروانہ تھا۔ آپ جماعت کے انتہائی تابناک اور روشن مستقبل کے امین تھے۔ یقیناً آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس دعا کا ایک شیریں ثمر تھے کہ

؎ کریما صد کرم کن، بر کسے کو ناصر دیں است

بلائے او بگرداں، گر گہے آفت شود پیدا

یعنی اے خدا سینکڑوں رحمتیں نازل کر اس شخص پر جو ناصر دین یعنی دین کی امداد کرنے والا ہے اور اگر کبھی مشکل میں پھنس جائے تو تُو اپنے فضل سے اس کی مشکل کو دور کرنا۔

اور یقیناً آپ ہی مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو دی جانے والی اس الٰہی بشارت کے بھی مصداق تھے کہ ”میں تجھے ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہو گا اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہو گا۔“

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 14.02.2009

پیاری ممبرات لجنہ وناصرات جرمنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لجنہ اماء اللہ جرمنی کے رسالہ ''خدیجہ'' کے ''حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نمبر'' کے لئے مجھ سے پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی سیرت کے متعلق چند باتیں بیان کرکے میں آپ کو یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ خلفاء کی سیرت وسوانح کو بھی پڑھا کریں تاکہ آپ کے دلوں میں خلافت احمدیہ سے محبت اور عقیدت مزید پروان چڑھے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ ایک بہت ہی پیارے روحانی وجود تھے۔ آپ کی سیرت کا مضمون بہت وسیع اور غیر معمولی تنوع اور انفرادیت کا حامل ہے۔ آپ مستجاب الدعوات، خدا اور رسول ﷺ کے سچے عاشق اور انتھک خدمت اسلام بجا لانے والے ایک متقی وجود تھے۔ آپ وجیہہ اور بہت بارعب شخصیت کے مالک تھے۔

آپ کا چہرہ نور سے پُر تھا۔ آپ توکل علی اللہ اور یقین کی دولت سے مالا مال تھے۔ آپ کو اپنے مولا کی ذات پر مان تھا۔ اپنی جماعت سے آپ کو بے پناہ محبت تھی۔ اپنی نیندیں قربان کر کے اپنے پیاروں کے لئے دعاؤں میں مشغول رہتے۔ ایک دفعہ فرمایا کہ میں ان کے لئے بھی دعا کرتا ہوں جو مجھے خط لکھتے ہیں اور ان کے لئے بھی جو کسی وجہ سے خط نہ لکھ سکیں۔ سب کے لئے دعا کرتا ہوں۔ جماعت کے سبھی مرد اور خواتین بھی آپ کے ساتھ غیر معمولی پیار کرتے اور آپ سے والہانہ عقیدت رکھتے تھے۔ آپ کے عہد خلافت میں ابتلاؤں کے ایسے طوفان آئے کہ مضبوط ترین اعصاب والا آدمی بھی گھبرا جائے مگر آپ نے ابتلاؤں اور خطرات کے ہر دور سے جماعت کو نہایت وقار اور آبرو کے ساتھ نکالا۔ آپ خود بھی اسیر راہ مولا رہے۔ لیکن کسی گھبراہٹ یا بے صبری کا کبھی مظاہرہ نہیں کیا۔ آپ میں خداداد شجاعت اور دین کے لئے غیرت پائی جاتی تھی۔ آپ کے دور میں جماعت کے خلاف حکومتی سطح پر بھی مخالفت ہوئی لیکن وقت کے آمر اور فرعون صفت حکمران بھی آپ کو مرعوب نہ کر سکے بلکہ ایسے موقعوں پر ہمیشہ آپ عظمتوں کا ایک پہاڑ بن کر دنیا کے سامنے ظاہر ہوئے۔ آپ کو کئی دنوں تک پاکستان کی قومی اسمبلی میں احمدیت کی سچائی کے ثبوت میں دلائل دینے کی توفیق ملی اور خدا کے فضل سے دشمن کو لاجواب کیا۔ آپ نے مشکل ترین اوقات میں جماعت کی ہمت

بڑھائی اور ان کے حوصلے بلند کئے۔ آپ نے دنیاوالوں کو پر شوکت انداز میں بتا دیا کہ کسی ماں نے وہ بچہ نہیں جنا جو ہم سے ہماری مسکراہٹوں کو چھین سکے۔

ایک دفعہ آپ نے فرمایا:

"دنیا تیوریاں چڑھا کے اور سرخ آنکھیں کر کے تمہاری طرف دیکھ رہی ہے تم مسکراتے چہروں کے ساتھ دنیا کو دیکھو۔" (خطاب جلسہ سالانہ ربوہ 1973ء)

آپ محبت کے سفیر اور امن کے داعی تھے۔ صرف پیار کی ندا دینے والا یہ پیارا جملہ آپ ہی کا ہے جو آج جماعت میں بھی اور جماعت سے باہر بھی زبان زد خلائق ہو چکا ہے

"Love For All – Hatred For None"

اسی حوالے سے آپ نے ایک دفعہ فرمایا:

"میں نے اپنی عمر میں سینکڑوں مرتبہ قرآن کریم کا نہایت تدبر سے مطالعہ کیا ہے اس میں ایک آیت بھی ایسی نہیں جو کہ دنیاوی معاملات میں ایک مسلم اور غیر مسلم میں تفریق کی تعلیم دیتی ہو۔ شریعت اسلام بنی نوع انسان کے لئے خالصتاً باعث رحمت ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے اور آپ کے صحابہ کرامؓ نے لوگوں کے دلوں کو محبت، پیار اور ہمدردی سے جیتا تھا۔ اگر ہم بھی لوگوں کے دلوں کو فتح کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنا ہو گا۔ قرآن کریم کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے

سب سے محبت اور نفرت کسی سے نہیں

Love For All – Hatred For None

یہی طریقہ ہے دلوں کو جیتنے کا۔ اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ نہیں۔"

(خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 5 اکتوبر 1980ء)

آپ حافظ قرآن، معلم قرآن اور حقیقی عاشق قرآن تھے۔ آپ نے جماعت میں قرآن کریم کی تعلیم و تدریس کے کام کو منظم کرنے کے لئے باقاعدہ طور پر ایک الگ نظارت "اصلاح وارشاد۔ تعلیم القرآن" کا قیام فرمایا۔

آپ کے دور میں جماعت کو بہت وسعت ملی۔ نصرت جہاں اسکیم کے تحت افریقہ میں سکولوں، کالجوں اور ہسپتالوں کا قیام عمل میں آیا۔ آپ نے اعلائے کلمہ حق جماعت کی تربیت کے لئے دنیا کے مختلف ملکوں کے دورے کئے۔ آپ کے دور مبارک میں گیمبیا کے بادشاہ کو احمدیت کی آغوش میں آنے کا موقع ملا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام پورا ہوا کہ:

"میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

آپ دینی و دنیوی علوم کے بھی ماہر تھے۔ انگلستان کی آکسفورڈ یونیورسٹی سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہوئی تھی۔ آپ ہمیشہ جماعت کو بھی تعلیم کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتے رہتے تھے۔ آپ نے علم کے میدان میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کے لئے گولڈ میڈل اور دیگر اعزازات کا سلسلہ بھی شروع فرمایا۔ آپ کے دور مبارک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام کہ

''تیرے فرقہ کے لوگ علم و معرفت میں کمال حاصل کریں گے''

اس وقت بڑی شان کے ساتھ پورا ہوا جب احمدی پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو نوبل پرائز ملا۔

حضور رحمہ اللہ لجنہ اماء اللہ اور ناصرات کی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دیتے اور انہیں فعال بنانے کے لئے ان کی سرپرستی فرماتے تھے۔ اس لئے آپ نے لجنہ اماء اللہ کو خاص طور پر قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کی نصیحت کی اور فرمایا:

''لجنہ اماء اللہ کے سپرد جو کام ہیں۔۔۔اس میں پہلا اور بنیادی کام یہ ہے کہ ہر عورت قرآن کریم اور اس کی سچی اور حقیقی تفسیر کا علم حاصل کرے۔''

دینی تربیت کے ساتھ ساتھ احمدی خواتین اور بچیوں کی جسمانی نشوونما بھی آپ کے پیش نظر رہتی۔ آپ نے جب جماعت میں کھیلوں کے فروغ کے لئے مختلف کلب بنانے کا ارشاد فرمایا تو عورتوں کو بھی ورزش اور صحت جسمانی کی سرگرمیوں میں شامل ہونے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا:

”ورزش کوئی مشکل کام نہیں۔ احمدی عورتوں کے لئے اونچی دیواروں والے کسی ایسے احاطہ کا انتظام کیا جائے جہاں وہ اکٹھی رہ کر ورزش کیا کریں۔“ (بدر نومبر 1981ء)

آپ نے اپنی ساری زندگی خدمت اسلام کے کاموں میں صرف کی۔ آپ کی سحر انگیز شخصیت سے احباب جماعت کے ساتھ ساتھ غیر بھی غیر معمولی متاثر ہوتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور ہمیشہ جماعت کے اخلاص اور ترقی کی خبریں آپ تک پہنچتی رہیں۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 03.04.2009

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ۔ بیلجئیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بیلجئیم نے سالانہ اجتماع کے موقع پر مجھے پیغام بھجوانے کے لئے لکھا ہے۔ اس موقع پر میں آپ کو تربیت اولاد کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ جو احمدی عورتیں ہیں، ان کو بہت اعلیٰ مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ پس ہمیشہ اس مقصد کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ آپ پر جہاں اپنے ہر عمل کو اسلام کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ دینے اور اسلام کی ترقی کی خاطر ہر قسم کی قربانی کی ذمہ داری ہے وہاں آئندہ نسلوں کو سنبھالنے اور ان میں بھی یہ روح پھونکنے کی ذمہ داری ہے کہ پیدائش کا اصل مقصد اپنے خدا کی

پہچان کرنا اور اس کی عبادت کرنا اور اس کے بتائے ہوئے احکامات پر عمل کرنا ہے۔ مجھے امید ہے جب اسی روح اور جذبہ سے آپ اللہ کے دین کی خدمت کے لئے کھڑی ہو جائیں گی اور آئندہ نسلوں میں بھی یہ روح پھونک دیں گی تو وہ دن دور نہیں جب ہم تمام دنیا میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا جھنڈا لہراتا دیکھیں گے۔ تمام دنیا میں توحید کو قائم ہوتا دیکھیں گے۔ پس اپنے آپ کو کم نظر سے نہ دیکھیں۔ آئندہ جماعت کی ترقی میں احمدی عورت کا بہت بڑا کردار ہے۔ پس اگر آپ اپنے اس مقام کو سمجھ جائیں گی تو اپنے آپ کو بھی بچانے والی ہوں گی اور اپنی نسلوں کی حفاظت کا بھی حق ادا کرنے والی ہوں گی۔ اگر ایک عام عورت کی طرح دنیاداری کے دھندوں میں پڑی رہیں گی تو آپ کی کچھ بھی حیثیت نہیں ہو گی۔

لجنہ اماء اللہ کی ممبرات ہماری جماعت کا اہم ستون ہیں۔ آپ کا پاک نمونہ پورے معاشرے کے لئے نیکی کی بنیاد ہے۔ آپ حقوق اللہ سے خدا تعالیٰ کی رضا کی مستحق بنتی ہیں اور آپ کے نیک اعمال گھر میں بچوں کو نیکی کی ترغیب دلانے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ بچوں کی تربیت کا تو آغاز ہی عورتوں کے ہاتھوں سے ہوتا ہے۔ بچے کی پہلی درسگاہ ماں کی گود ہے۔ آپ اسی صورت میں اپنے بچوں کے لئے جنت بن سکتی ہیں اگر آپ کے

اعمال نیک ہیں۔ ہر شخص کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کی اولاد نیک اور لائق ہو۔ اس مقصد کا حصول تبھی ممکن ہے جب آپ خود راہ راست پر قائم ہوں اور اپنی اولاد کو امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کی مسلسل تلقین کرتی رہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ وَاَحْسِنُوْا اَدَبَھُمْ۔ یعنی اپنے بچوں کے ساتھ عزت کے ساتھ پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بنا دے تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہو گی اور ایسی اولاد حقیقت میں اس قابل ہو گی کہ اس کو باقیات صالحات کا مصداق کہیں لیکن اگر یہ خواہش صرف اس لئے ہو کہ ہمارا نام باقی رہے اور ہمارے اَملاک و اَسباب کی وارث ہو یا وہ بڑا نامور اور مشہور آدمی ہو اس قسم کی خواہش میرے نزدیک شرک ہے۔۔۔ میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں مَیں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔ بہت سے والدین ایسے

ہیں جو اپنی اولاد کو بری عادتیں سکھا دیتے ہیں۔ ابتداء میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے ہیں تو ان کو تنبیہہ نہیں کرتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بے باک ہوتے ہیں۔"

پس اپنے عہد بیعت کی حقیقت کو سمجھیں۔ فرائض کی ادائیگی کریں۔ بچوں کو اپنا نیک نمونہ پیش کریں اور ان کے لئے دعائیں کریں۔ انہیں خلافت کی برکات سے آگاہ کریں۔ خلیفۂ وقت کی باتیں سننے کی عادت اور شوق ان میں پیدا کریں۔ اللہ کرے کہ آپ سب ان باتوں پر عمل کرنے والی ہوں اور اللہ آپ کو اولاد کی بہترین رنگ میں تربیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 02.10.2009

پیاری لجنہ وناصرات الاحمدیہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ بھارت نے پیغام بھجوانے کی درخواست کی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور اس میں شامل ہونے والی تمام لجنہ اور ناصرات کو اجتماع کی برکات سے مستفیض فرمائے۔ اللہ کرے کہ آپ ان مبارک ایام میں جو نیک باتیں سنیں انہیں نہ صرف اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی بلکہ آگے اس میں شامل نہ ہو سکنے والیوں تک بھی پہنچانے کی توفیق پائیں۔ اللہ تعالیٰ تمام منتظمات اور کارکنات کو بہترین اجر سے نوازے۔ آمین

اس موقع پر میں آپ کو تربیت اولاد کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ جو احمدی عورتیں ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے بہت اعلیٰ مقصد کے لئے

پیدا کیا ہے۔ آپ پر جہاں اپنے ہر عمل کو اسلام کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ دینے اور اسلام کی ترقی کی خاطر ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے لئے مستعد رہنے کی ذمہ داری ہے وہاں آئندہ نسلوں کو سنبھالنے، انہیں نیکی اور تقویٰ کی راہوں پر چلانے اور ان میں عبادالرحمان بننے کی تڑپ پیدا کرنے کی بھی ذمہ داری ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ سب سے پہلے خود اپنے اخلاق سنواریں اور نیک بنیں۔ اگر آپ ایسا کر لیں گی تو انشاء اللہ آپ کے بچے بھی نیک صالح ہوں گے۔ جن بچوں کے ماں باپ نمازی ہوں اکثر دیکھا گیا ہے کہ وہ بچے بھی نمازی ہوتے ہیں۔ باپ اکثر کام کے سلسلہ میں گھر میں نہیں رہتا اس لئے ماں کو Role Model بننا چاہئے۔

اسی طرح کوشش کریں کہ اپنے بچوں کو بااخلاق بنائیں۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے خود بااخلاق بنیں۔ اگر بچوں کے ساتھ چڑ کر یا منہ بسور کے بات کریں گی تو بچے بھی وہی چیز اپنائیں گے۔ بااخلاق ماؤں کے بچے بھی بااخلاق ہوتے ہیں۔ اس لئے اس طرف بھی دھیان دینے کی ضرورت ہے۔ قرآن کریم میں مومنوں کو حضرت مریم علیہا السلام کی مثال اپنانے کی جو دعوت دی گئی ہے تو اس لئے کہ انہوں نے وہ چیز اپنے

بیٹے میں پیدا کی جس کے نتیجہ میں انہوں نے ایسی پرہیز گاری دکھائی کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں نبوت کے مقام پر فائز فرمایا۔ اس لئے ماں کا تقویٰ شعار اور با اخلاق ہونا ایک نسل کے با اخلاق ہونے کی ضمانت بن جاتا ہے۔

یہ مت خیال کریں کہ آپ احمدی ہیں تو آپ کے بچے بھی احمدی ہوں گے نہیں بلکہ آپ کو انہیں احمدی بنانے کی ضرورت ہے جس کے لئے آپ کو مسلسل کوشش کرنی پڑے گی تا کہ ان کے رگ وریشہ میں احمدیت کی محبت بٹھا سکیں اور اس کی سچائی ان کے دلوں میں بھر دیں۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق دے۔ آمین

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تربیت اولاد کے لئے والدین کو اپنی اصلاح کرنے اور اولاد کے لئے باقاعدگی سے دعائیں کرنے اور انہیں نیک رستوں پر چلانے کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ہے:

”صالح اور متقی اولاد کی خواہش سے پہلے ضروری ہے کہ وہ خود اپنی اصلاح کرے اور اپنی زندگی کو متقیانہ زندگی بنادے تب اس کی ایسی خواہش ایک نتیجہ خیز خواہش ہوگی اور ایسی اولاد حقیقت میں اس قابل ہوگی کہ اس کو باقیات صالحات کا مصداق کہیں لیکن اگر یہ خواہش صرف اس لئے ہو کہ ہمارا نام باقی رہے اور وہ ہمارے

اَملاک و اَسباب کی وارث ہو یا وہ بڑا نامور اور مشہور آدمی ہو اس قسم کی خواہش میرے نزدیک شرک ہے۔۔۔ میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں مَیں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔ بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بری عادتیں سکھا دیتے ہیں۔ ابتداء میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے ہیں تو ان کو تنبیہہ نہیں کرتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بے باک ہوتے ہیں۔"

آپ کا تعلق اس سرزمین سے ہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تھے۔ اس لئے تمام دنیا کی احمدی عورتوں کے لئے آپ کا طرز عمل ایک قابل تقلید نمونہ ہونا چاہئے۔ جب آپ بروقت نمازوں کی پابند ہوں گی، باقاعدگی سے تلاوت کریں گی، دعاؤں اور ذکر الٰہی پر زور دیں گی، نظام جماعت کا احترام اور اطاعت کریں گی، ان میں خلافت سے گہری وابستگی پیدا کرنے کے لئے اپنے گھروں میں خلافت کی برکات کا تذکرہ کریں گی تو یہ باتیں آپ کے لئے تربیت اولاد کا کام آسان بناتی چلی جائیں گی۔ پس ہمیشہ کوشش کریں کہ دین کی خاطر آپ ایسی تربیت یافتہ نسل جماعت کو پیش کرنے والی بنیں جس پر آپ کو بھی فخر ہو اور جماعت کو بھی فخر ہو۔ اگر آپ نے اپنی یہ ذمہ داری نبھانے کی مخلصانہ کوشش کی تو یاد رکھیں کہ یہ آپ کی طرف سے ایک ایسا صدقہ

جاریہ ہو گا جس پر آئندہ آنے والی نسلیں بھی فخر کریں گی اور اس کے صلہ میں آپ کو دعائیں بھی دیں گی اور اللہ کی طرف سے ملنے والا عظیم اجر اس کے سوا ہو گا۔ انشاء اللہ۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 16.10.2009

پیاری ممبرات مجلسِ شوریٰ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ کہ لجنہ اماء اللہ پاکستان کو امسال بھی مجلسِ شوریٰ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور تقویٰ پر مبنی مفید آراء پیش کرنے کی توفیق دے۔ مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں آپ کو چند باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ انہیں پوری توجہ اور غور سے سنیں۔ خود بھی ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور واپس جا کر اپنی اپنی جماعتوں میں میری یہ نصائح پہنچا دیں۔ اللہ سب کو عمل کرنے کی توفیق دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے گھروں میں قسم قسم کی خراب رسمیں اور نالائق عادتیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے گلے کا ہار ہو رہی ہیں۔۔۔ سو آج ہم کھول کر با آواز

بلند کہہ دیتے ہیں کہ سیدھا راہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر دین اسلام کی راہ اختیار کی جائے۔ اور جو کچھ اللہ جل شانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور اس کے رسول ﷺ نے ہدایت کی ہے اس راہ سے نہ بائیں طرف منہ پھیریں نہ دائیں۔ اور ٹھیک ٹھیک اسی راہ پر قدم ماریں۔ اور اس کے بر خلاف کسی راہ کو اختیار نہ کریں۔۔۔ ہماری قوم میں یہ بھی ایک بد رسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عند الشرح حرام ہیں اور آتش بازی چلوانا اور کنجروں اور ڈوموں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے۔ ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے۔ گناہ سر چڑھتا ہے۔ صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا نکاح کے بعد ولیمہ کرے۔ یعنی چند دوستوں کو بلا کر کھانا کھلا دیوے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 67 تا 71)

پس میری پہلی نصیحت تو یہ ہے کہ بد رسوم سے بچیں اور سچ مچ اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے فضول خرچی اور دیگر منہیات سے بچیں جن سے بچنے کا خدا اور اس کے رسول نے حکم دیا ہے۔ محض دنیاوی نمود و نمائش اور ایک دوسرے سے مقابلہ بازی

میں ایسے مواقع پر نیک نصائح کو بھلا نہ دیا کریں اور ہمیشہ اپنی خوشی کی تقریبات کو دینی تعلیمات کے تابع رکھیں۔

پھر دیکھیں کہ آج کے دور میں جدید ذرائع ابلاغ نے جہاں انسان کو ترقی کی راہ پر ڈالا ہے وہاں انٹرنیٹ اور ٹی وی چینلز سے بہت سی برائیاں بھی ماحول کا حصہ بنی ہیں۔ آئے دن نئے نئے فیشن متعارف ہو رہے ہیں اور ان میں سے بہت سے ایسے ہوتے ہیں جو ایک مہذب قوم ہر گز اختیار نہیں کر سکتی۔ اپنے بچوں پر بچپن سے نگاہ رکھیں اور ان کی سوچیں اور طرز زندگی دینی اقدار کے مطابق بنائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد اپنی جماعت کو اسلامی تعلیمات پر قائم کرنا اور ایک مثالی معاشرہ کا قیام ہے۔ ہماری بچیاں باقی بچیوں سے منفرد نظر آنی چاہئیں۔ ان کی گفتگو سلجھی ہوئی اور پاکیزہ ہونی چاہئے۔ ان کی چال ڈھال، لباس اور حرکات اور سکنات سے اسلامی تعلیمات جھلکتی نظر آنی چاہئیں۔ دس گیارہ سال کی عمر سے ہی انہیں سر ڈھانپنے اور پورا اور مناسب لباس پہننے کی عادت ڈالیں۔ جو پردے کی عمر کو پہنچ چکی ہیں ان کے پردے کا خیال رکھیں۔ گھروں میں بار بار کی نیک نصائح اور اپنے سے چھوٹی بچیوں کے لئے آپ کا نیک نمونہ آئندہ نسلوں کو دینی تعلیمات پر قائم کرتا چلا جائے گا۔ میں کئی بار لجنہ کے اجتماعات اور جلسوں کی تقاریر میں بچیوں کی نیک تربیت کرنے اور پردے کی اہمیت کی

طرف توجہ دلا چکا ہوں۔ میری یہ نصائح بار بار سنیں اور اپنی بچیوں کو بھی سنائیں تا کہ کوئی دنیوی آلائشیں آپ کو دینی تعلیمات سے دور نہ لے جا سکیں۔

بہت سے والدین اپنی اولاد کے لئے فکر مند اور پریشان رہتے ہیں اور معاشرے کی برائیوں سے اپنی اولاد کو محفوظ رکھنے کی راہیں تلاش کرتے ہیں۔ قرآن شریف نے ان کی اس پریشانی کا حل نماز بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: ان الصلوۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر۔ (العنکبوت:46) یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے۔ اس سے انسان کی ظاہری اور باطنی پاکیزگی ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو۔ نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔“ (ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 49)

پھر فرماتے ہیں:

”حدیث شریف میں آیا ہے کہ الصلوۃ ھی الدعاء۔ الصلوۃ ھی مخ العبادۃ۔ یعنی نماز ہی دعا ہے۔ نماز عبادت کا مغز ہے۔۔۔ یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے اور انسان کو نامعقول باتوں سے ہٹاتی ہے۔“

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 283)

پھر تلاوت قرآن کریم ہے۔ اس میں بھی باقاعدگی ہونی چاہئے۔ روزانہ صبح کے وقت ہر احمدی گھر سے تلاوت کی آواز اٹھنی اور سنائی دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تلاوت کرنے کا حکم دیا ہے اور اس کے لئے سب سے زیادہ موزوں وقت بھی بتادیا ہے اور پھر یہ کہ کس طرح تلاوت کرنی چاہئے اس کی طرف بھی ہماری راہنمائی فرمادی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان قرآن الفجر کان مشھودا۔ (سورۃ بنی اسرائیل:79) مطلب یہ کہ یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اُس کی گواہی دی جاتی ہے۔ نیز فرمایا: رتل القرآن ترتیلا۔ (سورۃ المزمل:5) یعنی قرآن کریم کو خوش الحانی سے پڑھا کرو۔ احادیث میں بھی جابجا تلاوتِ قرآن کی اہمیت اور برکات کا مضمون بیان ہوا ہے۔

تلاوت قرآن کریم یقیناً ایک ایسا بابرکت اور باثمر عمل ہے کہ جس سے انشاءاللہ آپ کی آئندہ نسلیں سنور جائیں گی۔ اس سے خیالات میں پاکیزگی پیدا ہوتی ہے۔ نیکیوں پر قدم مارنے کی توفیق ملتی ہے۔ دینی علم بڑھتا ہے اور محبوب حقیقی کا درشن ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے وہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا۔۔۔یقینا سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں یا بغیر کانوں کے سن سکیں یا بغیر زبان کے بول سکیں اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ بغیر قرآن کے اس پیارے محبوب کا منہ دیکھ سکیں“

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد10 صفحہ 442-443)

پھر فرماتے ہیں:

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا الخیر کلہ فی القرآن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔۔۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں"۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد19 صفحہ 27)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کا مطالعہ بھی بہت ضروری ہے۔ آپ نے جس امام کو ماننا ہے ان کی کتابیں پڑھیں گی تو آپ کو ان کی تعلیمات کا پتہ چلے گا۔ حضور علیہ السلام نے خود بھی جماعت کو اپنی کتابیں پڑھنے کی تاکید اور نصیحت فرمائی ہے۔ آپ مامور من اللہ تھے۔ اس لئے آپ کی کتابیں اللہ تعالیٰ سے تائید یافتہ ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

"یہ رسائل جو لکھے گئے ہیں تائید الٰہی سے لکھے گئے ہیں۔ میں ان کا نام وحی و الہام تو نہیں رکھتا مگر یہ تو ضرور کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی خاص اور خارق عادت تائید نے یہ رسالے میرے ہاتھ سے نکلوائے ہیں" (سر الخلافہ صفحہ 6)

پس مامور زمانہ کی تحریرات کو پڑھنا بھی بہت ضروری ہے۔ اس سے علم بھی بڑھے گا۔ دلائل بھی ملیں گے۔ مخالفین کے اعتراضات کا جواب دینے کی جرات بھی

پیدا ہو گی اور اصلاح نفس اور روحانی ترقی کی توفیق بھی ملے گی۔ آپ نے ہمیں ایک ہاتھ پر جمع کیا اور آپ کی انہی کتابوں سے ہمیں قدرت ثانیہ کی نوید بھی ملی۔ آپ فرماتے ہیں:

”سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لیے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لیے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور وہ دوسری قدرت آ نہیں سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لیے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی“ (رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305)

دیکھیں کس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتوں کو سچ کر دکھایا۔ آج تمام دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس کو خلافت کا بابرکت نظام عطا ہوا ہے۔ پس اس کی برکات سے دائمی حصہ پانے کے لیے، اپنی آئندہ نسلوں کو محفوظ رکھنے کے لیے خلافت کے ساتھ چمٹے رہیں۔ یہی دین ہے۔ یہی توحید ہے۔ یہی

مرکزیت ہے اور اسی کے ساتھ وابستگی میں خدا تعالیٰ کی رضا ہے۔ اس لیے اس نعمت کی قدر کریں۔ خدا کا شکر بجالائیں اور خلیفۂ وقت کے ساتھ ادب، احترام، اطاعت و وفا اور اخلاص کا تعلق مضبوط کرتی چلی جائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ سب کو میری ان تمام نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آپ دینی نعماء کی بھی وارث بنیں اور دنیوی حسنات سے بھی وافر حصہ پانے والی ہوں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین

تمام بہنوں کو محبت بھرا اسلام

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

11.05.2010

پیاری ممبرات لجنہ وناصرات!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے لیے یہ بات باعثِ مسرت ہے کہ لجنہ اماءاللہ آئرلینڈ کو اپنا میگزین ”مریم“ شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کے دوررس نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

”مریم“ میگزین کے پہلے شمارہ کے لیے میرا پیغام یہ ہے کہ تمام احمدی خواتین اور بچیاں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور انہیں پہچانیں۔ ہمیشہ اپنے تقدس کا خیال رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں۔ اپنے بچوں کی نیک تربیت کریں اور اپنی نسلوں کی حفاظت کریں۔ یہ وہ بنیادی باتیں ہیں جن کی طرف ہر احمدی ماں اور بیٹی کو اپنی اپنی حیثیت میں توجہ دینی چاہئے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو مامورِ زمانہ کی جماعت میں داخل

ہونے کی جو توفیق دی ہے یہ اس کا فضل اور احسان ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:

”تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعودؑ کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لیے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی اس لیے اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو۔ اپنے دلوں کو پاک کرو اور اپنے مولیٰ کو راضی کرو۔“

(اربعین نمبر 4 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 442)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب ہونا بلاشبہ خوش بختی کی علامت ہے۔ لیکن کیا محض احمدی کہلانا کافی ہے؟ ہر گز نہیں۔ حضور علیہ السلام نے اپنی جماعت میں شامل ہونے کے لیے تقویٰ کو بنیادی شرط قرار دیا ہے۔ اور اس کے لیے آپ اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔“

(کشتیٔ نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12)

پس آپ کی سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ آپ کا رہن سہن، وضع قطع، بول چال اور ہر حرکت و سکون اس بات کی گواہ ہوں کہ آپ کے اندر خشیت الٰہی پائی

جاتی ہے۔ آپ کے نیک اعمال ہی آپ کے دعویٰ بیعت کو سچا ثابت کریں گے اور آپ کے نیک نمونے ہی سے آپ کی نسلیں اپنی آئندہ زندگی کی راہیں متعین کریں گی۔ وہ نیک اعمال کیا ہیں؟ یہی کہ جن باتوں کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے انہیں بجالایا جائے اور جن سے بچنے کی نصیحت کی ہے ان سے بیزاری اور دوری اختیار کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارا مقصدِ پیدائش عبادت قرار دیا ہے۔ ہماری اولین ذمہ داری ہے کہ ہم اس کے بتائے ہوئے طریق اور شرائط کے مطابق وقت پر نماز ادا کریں۔ پھر ہمارا دین ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کی جائے۔ اس کے لیے ہر احمدی گھرانے میں التزام ہونا چاہئے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جو روحانی خزائن ہمیں اپنی کتب کی شکل میں عطا فرمائے ہیں ان کا کثرت سے مطالعہ کیا جائے۔ وقتاً فوقتاً جن بنیادی باتوں کی طرف خلفاء کی طرف سے خطبات اور تقاریر میں توجہ دلائی جاتی ہے ان پر خود بھی عمل کیا جائے اور اپنے بچوں کو بھی ان پر عمل کی ترغیب دلائی جائے۔ یورپ کے ماحول میں بعض ایسی برائیاں ہیں جو عدم توجہ کے نتیجہ میں طرزِ زندگی کا حصہ بن جاتی ہیں۔ اس میں ایک تو لباس ہے جو ہر احمدی ماں اور بیٹی کو ہمیشہ ایسا پہننا چاہئے جس سے اس کے تقدس کی حفاظت ہو۔ اس کا لباس اس کی پاکدامنی کا مظہر ہو اور ہماری بزرگ خواتین کی

روایات کا امین ہو۔ پھر میڈیا کی برائیاں ہیں جن سے ہر حال میں اپنے آپ کو بچانا لازم ہے ورنہ آپ کے اور آپ کی اولاد کی دین کی سلامتی کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔ اس لئے ان باتوں پر خاص دھیان دیں اور دنیا کی چمک دمک اور جدت پسندی کے وہ شوق جو آپ کی نسلوں کو دین سے دور کرنے والے ہیں ہمیشہ ان سے بیزاری اختیار کریں ۔ اس لیے آپ کو اپنے بچوں کی دلچسپیوں کی سمت درست کرنے کی ضرورت ہے جس کا بہترین طریق یہ ہے کہ آپ اپنے بچوں کے اندر خلیفۂ وقت کی باتیں سننے کا شوق اجاگر کریں۔ یہ وہ طریق ہے جس سے آپ کی نسلیں خود بخود دین سے محبت کرنے لگیں گی۔ انشاء اللہ

آپ میں سے بہت سی وہ ہیں جن کے بڑوں نے احمدیت بڑی قربانیوں سے حاصل کی۔ آج جو دنیوی نعماء اور آسائشیں آپ کو نصیب ہیں یہ انہیں قربانیوں کا شیریں پھل ہیں۔ اس لئے ان قربانیوں کو ہر گز نہ بھولیں۔ جو مائیں ہیں وہ اپنا نیک نمونہ پیش کریں اور بچوں کی تربیت پر نظر رکھیں۔ جو بچیاں ہیں وہ دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور دنیا کی آلائشوں سے اپنے آپ کو پاک وصاف رکھیں۔ اگر آپ نے اس طرح اپنے شب و روز گزارے تو اس کے نتیجہ میں آپ کا جو نیک نمونہ ظاہر ہو گا وہ ایک

ایسی خاموش تبلیغ ہو گی جو آہستہ آہستہ معاشرے پر ضرور اثر انداز ہو گی۔ اللہ تعالیٰ آپ میں سے ہر ایک کو اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی اور ایک مثالی احمدی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 02.10.2010

پیاری ممبرات لجنہ وناصرات!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ لجنہ اماء اللہ بھارت اور ناصرات کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اجتماع کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور زیادہ سے زیادہ ممبرات کو اس بابرکت موقع سے فائدہ اٹھانے، اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور نیکی اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس موقع پر میں آپ کو اپنے اصلاحِ نفس اور پاکیزہ زندگی گزارنے کی نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ دیکھیں نمازوں اور روزوں کا تو دوسرے مسلمان بھی اہتمام کرتے ہیں

پھر ہم میں اور ان میں فرق کیا ہوا؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو اپنے متبعین کی ایسی مثالی جماعت بنانا چاہتے تھے جو حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کا خیال رکھنے والے ہوں۔ آپس میں رشتۂ اخوت کو مضبوط تر کرنے کی آپ نے بارہا جماعت کو نصائح فرمائی ہیں۔ آپ نے کشتیٔ نوح میں اپنے ماننے والوں کو نصیحت فرمائی کہ ''تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔'' ایسا ہی ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

''میں اس وقت اپنی جماعت کو جو مجھے مسیح موعودؑ مانتی ہے خاص طور پر سمجھاتا ہوں کہ وہ ہمیشہ ان ناپاک عادتوں سے پرہیز کریں۔ مجھے خدا نے جو مسیح موعودؑ کر کے بھیجا ہے اور حضرت مسیح ابن مریم کا جامہ مجھے پہنا دیا ہے اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجالاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہے۔۔۔ آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدردِ نوع انسان ہو جاؤ اور خدا میں کھوئے جاؤ اور اس کے ساتھ اعلیٰ درجہ کی

صفائی حاصل کرو کہ یہی وہ طریق ہے جس سے کرامتیں صادر ہوتی ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں اور فرشتے مدد کے لئے اُترتے ہیں۔ مگر یہ ایک دن کا کام نہیں ترقی کرو ترقی کرو۔ اُس دھوبی سے سبق سیکھو جو کپڑوں کو اوّل بھٹی میں جوش دیتا ہے اور دیئے جاتا ہے یہاں تک کہ آخر آگ کی تاثیریں تمام میل اور چرک کو کپڑوں سے علیحدہ کر دیتی ہیں۔ تب صبح اٹھتا ہے اور پانی پر پہنچتا ہے اور پانی میں کپڑوں کو تر کرتا ہے اور بار بار پتھروں پر مارتا ہے تب وہ میل جو کپڑوں کے اندر تھی اور اُن کا جز بن گئی تھی کچھ آگ سے صدمات اٹھا کر اور کچھ پانی میں دھوبی کے بازو سے مار کھا کر یکدفعہ جدا ہونی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کپڑے ایسے سفید ہو جاتے ہیں جیسے ابتدا میں تھے۔ یہی انسانی نفس کے سفید ہونے کی تدبیر ہے اور تمہاری ساری نجات اس سفیدی پر موقوف ہے۔" (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 14-15)

پس اپنے آپ کو صیقل کریں۔ اپنے دلوں کو ہر قسم کی دنیوی آلائشوں سے پاک کریں۔ آپس کے تعلقات کو للّٰہی اخوت اور پیار و محبت کے جذبہ سے سرشار کرلیں۔ اپنی اولادوں کی بھی نگرانی کرتی رہیں اور انہیں دین کے قریب تر رکھیں اور یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس مقصد کا حصول خلافت سے وابستگی میں رکھا ہے۔ میں نے

بھی اور مجھ سے پہلے خلفاء نے بھی اپنے خطبات اور تقریروں میں اکثر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی طرف جماعت کو توجہ دلائی ہے۔ جو لوگ باقاعدگی سے ان کو سننے کا خود بھی اہتمام کرتے ہیں اور اولادوں سے بھی اس کی پابندی کرواتے ہیں وہی پھر دین و دنیا کی حسنات کے وارث بھی ٹھہرتے ہیں۔ پس خلافت سے اپنے تعلق کو مضبوط تر کرنے کے لئے خود بھی کوشاں رہیں اور اپنی اولادوں کو بھی خلافت سے محبت اور اطاعت کی نصائح کرتی رہیں اور انہیں برکاتِ خلافت کی اہمیت کا درس دیتی چلی جائیں۔ اس بابرکت نظام سے وابستگی آپ کی زندگیوں کو پاکیزہ بنائے گی اور آپ کی اولادیں بھی نیکی کی راہوں پر گامزن رہیں گی۔ اللہ کرے کہ آپ اپنی زندگیاں اسی نہج پر چلانے والی ہوں۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 01.04.2011

پیاری ممبرات لجنہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ لجنہ اماء اللہ بیلجئیم اپنا نیشنل اجتماع منعقد کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اجتماع میں شامل ہونے والی تمام لجنہ اور ناصرات پر اس کے بہترین اثرات مرتب فرمائے۔ آمین

اس موقع پر میں آپ کو چند باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ہم جس زمانہ میں زندگی بسر کر رہے ہیں یہ مادی طور پر بہت ترقی کر چکا ہے۔ ہر گھر میں ٹی وی اور انٹرنیٹ عام ہو چکا ہے۔ جدید قسم کی مشینوں، آلات اور نئی نئی ایجادات نے جہاں انسانی زندگی کو آسان تر بنا دیا ہے وہاں ماحول اور معاشرتی اقدار کو بھی یکسر بدل کر رکھ دیا ہے۔ قسما قسم کی برائیاں معاشرے میں جنم لے رہی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے

فرمایا تھا کہ اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَان کہ حیاء ایمان کا حصہ ہے لیکن آج اس کے فقدان کی وجہ سے ننگے لباس اور عریانی اور نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کا آپس میں بلا روک ٹوک میل ملاپ عام ہے۔ ایسے گروپس بن رہے ہیں اور مجالس ہوتی ہیں جن سے معاشرہ بھی آلودہ ہوتا ہے اور بچوں کے کردار پر بھی منفی اثرات پڑتے ہیں اور یہ سب کچھ آزادی کے نام پر کیا جارہا ہے۔ ایسے معاشرے میں اپنی آئندہ نسلوں کی تربیت کے لئے ہمیں بہت زیادہ فکر اور دعا کی ضرورت ہے۔

ہم خدا کے فضل سے احمدی ہیں۔ ہم نے معاشرے کے رنگ میں رنگین نہیں ہونا بلکہ زمانے کی روش کو بدلنا اور صراطِ مستقیم پر چلنا سیکھنا اور سکھانا ہے۔ اگر ہمارے ہی بچے اور بچیاں ماحول کی برائیوں سے متاثر ہو جائیں، غلط قسم کی دوستیوں اور ناپسندیدہ حرکات میں مبتلا ہو جائیں تو یہ بہت فکر والی بات ہے۔ ہماری اگلی نسل کی عمارت لڑکیوں نے قائم کرنی ہے۔ اس لئے احمدی ماؤں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی بچیوں کی بہترین تربیت کی طرف بہت زیادہ توجہ دیں اور ان کی نگرانی کرتی رہیں۔ ان کی دینی اور دنیوی تعلیم کا خیال رکھیں اور ان کے لئے دعائیں کریں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ”بہترین تحفہ جو ماں باپ اپنے بچے کے لئے پیش کرتے ہیں یا اُس کو دے سکتے ہیں وہ ان کی بہترین تربیت ہے۔“

اس لئے یاد رکھیں کہ بچوں کی عمدہ تربیت ہی ہے جس سے ہماری آئندہ نسلوں کے نیک انجام کی ضمانت دی جاسکتی ہے۔ ہر بچی کے دل میں نیکی اور تقویٰ کا بیج ڈالیں۔ ہوش کی عمر کو پہنچنے والی بچیوں کا بھی کام ہے کہ وہ اپنے تقدس اور عصمت کا خیال رکھیں۔ اگر بعض فیشن اس لئے کئے جائیں کہ یہاں کا معاشرہ یہ پسند کرتا ہے لیکن اس سے بے پردگی ہو رہی ہو اور جسموں کی نمائش ہو رہی ہو تو یہ ایمان کی کمزوری ہے اور اللہ تعالیٰ سے محبت میں کمی کا نتیجہ ہے۔ اس لئے احمدی بچیوں کا یہ فرض ہے کہ وہ بے جا فیشنوں سے پرہیز کریں۔ اپنی زینت غیروں سے چھپائیں۔ گریبانوں، سر، گردن اور سامنے کے حصوں کو ڈھانپ کر رکھیں۔ جو برقعہ پہننا ہے وہ ڈھیلا ڈھالا ہو۔ لباس مناسب اور باحیا ہو۔ حیا ایک احمدی عورت اور بچی کی پہچان ہونا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بے پردگی کے حوالہ سے نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

”یہ ہرگز مناسب نہیں ہے۔ یہی عورت کی آزادی فسق و فجور کی جڑ ہے۔ جن ممالک نے اِس قسم کی آزادی کو روا رکھا ہے ذرا ان کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرو۔ اگر اِس آزادی اور بے پردگی سے اُن کی عفّت اور پاکدامنی بڑھ گئی ہے تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں۔“ (ملفوظات جلد ہفتم۔ صفحہ 134)

جماعتی اجتماعات تربیتی اور روحانی ترقی کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں۔ اس لئے اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ یاد رکھیں کہ ہمارا کام ساری دنیا کو اُمت واحدہ بنانا ہے۔ اس لئے ہر احمدی ماں اور بچی کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے مقام کو پہچانے۔ اپنے کردار پر نظر رکھے۔ اپنے گھر میں اور معاشرے میں اس کا نیک نمونہ ہو۔ اس کا لباس اور چال ڈھال ایسی ہو جو خدا کی نظر میں پسندیدہ ہو۔ لجنہ کی تنظیم کی ہر عہدیدار کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے۔ اگر عہدیداروں کی اپنی تربیت ہو گی تو پھر ہی وہ آگے بھی تربیت کر سکتی ہیں۔ اس لئے اس کی بھی فکر کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیعَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 10.04.2011

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ کیرالہ کالی کٹ۔ انڈیا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے اس بات سے بہت خوشی ہوئی ہے کہ لجنہ اماء اللہ اور ناصرات کا صوبائی اجتماع ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور تمام شامل ہونے والیوں پر اس کے نیک اثرات مرتب ہوں۔ آمین

اس موقع پر میں آپ کو یہ نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اپنی آئندہ نسلوں کی تربیت کی فکر کریں۔ ان کی نگرانی کرتی رہیں کہ ان کی عادات و اطوار، دوستیاں اور رجحانات خالصتاً دینی ہونے چاہئیں۔ ان کے ساتھ اکٹھے بیٹھ کر خطباتِ جمعہ اور MTA کے پروگرام دیکھا کریں اور ہمیشہ آپ کے گھروں میں خلافت سے محبت اور اخلاص ووفا

کا تذکرہ ہوتا رہنا چاہئے۔ انہیں یہ بھی بتائیں کے ہر احمدی کا خلیفۂ وقت کے ساتھ ذاتی تعلق ہونا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اور خلافت کے درمیان اخلاص و وفا کا جو لازوال رشتہ ہے اس کی روئے زمین پر کہیں کوئی مثال نہیں ملتی۔ اس لئے جہاں اپنے اخلاص کے معیار بڑھائیں وہاں بچوں کو بھی خلافت اور نظامِ جماعت سے وفاداری اور اطاعت کا درس دیتی رہیں۔ انہیں جماعتی کاموں میں شامل کریں اور ان کے لئے دعائیں کرتی رہیں۔ ان کی دنیوی تعلیم کے ساتھ ان کی دینی تعلیم و تربیت پر خاص توجہ دیں۔ دین کی باتیں سیکھنے کے لئے بچپن کی عمر بہترین عمر ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”مجھے خوب یاد ہے کہ طفولیت کی بعض باتیں تو اب تک یاد ہیں لیکن پندرہ برس پہلے کی اکثر باتیں یاد نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلی عمر میں علم کے نقوش ایسے طور پر اپنی جگہ کر لیتے ہیں اور قویٰ کے نشو و نما کی عمر ہونے کے باعث ایسے دلنشیں ہو جاتے ہیں کہ پھر ضائع نہیں ہو سکتے۔ غرض یہ ایک طویل امر ہے۔ مختصر یہ کہ تعلیمی طریق میں اس امر کا لحاظ اور خاص توجہ چاہئے کہ دینی تعلیم ابتداء سے ہی ہو۔ اور میری ابتداء سے یہی خواہش رہی ہے اور اب بھی ہے۔ اللہ اس کو پورا کرے۔“

(ملفوظات جلد اول۔ صفحہ 24 تا 25)

اللہ تعالیٰ آپ سب کو ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ اخلاص و وفا میں مزید بڑھائے اور آپ سب کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 03.10.2011

پیاری ممبرات مجلسِ شوریٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ کہ لجنہ اماءاللہ پاکستان امسال بھی مجلسِ شوریٰ منعقد کرنے کی توفیق پارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام نمائندگان کو اپنے فرائض کی بہترین رنگ میں انجام دہی کی توفیق دے۔ آپ کی تمام آراء اور مشورے تقویٰ پر مبنی ہوں اور جماعتی ترقی کے لئے مفید اور بابرکت ثابت ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کی نیک مساعی کے بابرکت نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماءاللہ نے اس موقع پر مجھ سے پیغام بھجوانے کی درخواست کی ہے۔ میں آپ کو نمازوں کی پابندی اور گھروں میں بچوں کی اس پہلو سے نگرانی کی نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ نماز خدا تعالیٰ کا وہ حکم ہے جس کی بجا آوری مومن مردوں اور عورتوں سب پر فرض ہے۔ قرآن شریف میں بار بار مختلف پیرایوں میں نماز

کی فرضیت، برکات اور نماز کے مسائل کا بیان ہوا ہے۔ اس سے خدا تعالیٰ کی رضا ملتی ہے۔ روحانی ترقی ہوتی ہے۔ اصلاح نفس کی توفیق ملتی ہے۔ منکرات اور فحشاء سے نجات ملتی ہے۔ نماز تربیت اولاد کا بہترین ذریعہ ہے۔ احادیث میں بھی نماز کی فضیلت اور اہمیت بار بار بیان کی گئی ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ نماز مومن کی معراج ہے۔ خود ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا اپنا اسوہ بھی یہی ہے کہ آخری بیماری میں سخت کمزوری کی حالت میں آپ بار بار نماز ہی کا پوچھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی نمازوں سے خاص شغف تھا۔ آپ فرماتے ہیں:

”نماز انسان کا تعویذ ہے۔ پانچ وقت دعا کا موقع ملتا ہے کوئی دعا تو سنی جائے گی۔ اس لئے نماز کو بہت سنوار کر پڑھنا چاہئے اور مجھے یہی بہت عزیز ہے۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 396)

ایک اور جگہ آپؑ فرماتے ہیں:

”میں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 108)

پھر فرمایا:

”میں جانتا ہوں کہ انسان کی خدا ترسی کا اندازہ کرنے کے لئے اس کے التزامِ نماز کو دیکھنا کافی ہے کہ کس قدر ہے اور مجھے یقین ہے کہ جو شخص پورے پورے اہتمام سے نماز ادا کرتا ہے اور خوف اور بیماری اور فتنہ کی حالتیں اس کو نماز سے روک نہیں سکتیں وہ بے شک خدا تعالیٰ پر ایک سچا ایمان رکھتا ہے۔“

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 540)

پس نماز اسلام کا وہ بنیادی حکم ہے جس کی بجا آوری ہم سب پر فرض ہے۔ تمام جماعتوں میں اس پہلو سے جائزے لیں اور جہاں سستی دیکھیں انہیں توجہ دلائیں۔ اجلاسات میں وعظ و نصیحت اور گھروں میں اپنے عملی نمونہ کے ذریعہ نمازوں کی طرف خاص توجہ دیں۔ ہمارے ہتھیار دعائیں ہیں اور نماز سب سے بڑی دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو عمل کی توفیق دے اور آپ کو نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

جرمنی 05.10.2011

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی ہے کہ لجنہ اماء اللہ بھارت اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ مجھ سے پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ اس موقع پر میں آپ کو تقویٰ کی نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔

قرآن شریف اور احادیث میں تقویٰ کی اہمیت اور برکات کا بار بار ذکر ہوا ہے۔ جب دل میں خوفِ خدا ہوتا ہے تو انسان گناہوں اور برائیوں سے بچتا ہے اور اس کے نتیجہ میں اسے اللہ تعالیٰ کی رضا ملتی ہے۔ تقویٰ خدا تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس سے حقائق و معارف کھلتے ہیں۔ حکمت عطا ہوتی ہے اور فتوحات کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ یہ وہ لباس ہے جو ایک مومن کو حقیقی زینت کے

سامان فراہم کرتا ہے۔ جو تقویٰ اختیار کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کے لئے کافی ہو جاتا ہے۔ پس تقویٰ وہ زادِ راہ ہے جو اس دنیا میں بھی کام آتا ہے اور اخروی زندگی میں بھی۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ (الحشر:19) یعنی اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر جان یہ نظر رکھے کہ وہ کل کے لئے کیا آگے بھیج رہی ہے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی تقویٰ کی بہت فضیلت اور اہمیت بیان فرمائی ہے۔ آپ نے اپنی جماعت کو تقویٰ کی مختلف راہیں بتائی ہیں اور ان پر چلنے کے طریق بھی سکھائے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

”چاہئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی

اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر، اپنی لذات چھوڑ کر، اپنی عزت چھوڑ کر، اپنا مال چھوڑ کر، اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے لیکن اگر تم تلخی اٹھالو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔'' (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 307-308)

پس اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھائیں اگر آپ کے دن اور راتیں خوفِ خدا میں بسر ہوں تو یہی حاصلِ اسلام ہے۔ اس لئے باعمل بنیں۔ اپنے بچوں کو دینی احکامات کا پابند بنائیں۔ نمازوں اور تلاوت کا خود بھی التزام کریں اور اپنے بچوں کو بھی اس کا عادی بنائیں۔ انٹرنیٹ اور دنیاداری کے ٹی وی چینلز کی بجائے انہیں ایم ٹی اے سے وابستہ رکھیں تاکہ وہ دین کے قریب رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کی نسلوں کو تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ صراطِ مستقیم پر قائم رکھے۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو دین و دنیا کی سعادتیں عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 20.10.2011

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ڈنمارک

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط موصول ہوا جس میں آپ نے اپنے سالانہ اجتماع پر جو خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 29-30 اکتوبر کو منعقد ہو گا، اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ آپ کے اس دینی اجتماع کا انعقاد ہر لحاظ سے مبارک و بابرکت کرے اور اس میں شامل ہونے والی ہر ممبر لجنہ و ناصرات کو اس کے پروگرام سے مستفید ہونے اور اس کی برکتوں سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس موقع پر آپ سب کے لئے میرا خصوصی پیغام یہ ہے کہ آپ میں سے ہر ممبر اپنے اپنے دائرہ کار میں اپنے فرائض کو احسن رنگ میں ادا کرنے کی کوشش کرے۔

جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ۔ "یعنی تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس (کے سپرد) نگرانی سے پوچھا جائے گا۔ بحیثیت عورت، گھر کو چلانے اور اس کی نگرانی کی ذمہ داری آپ ہی کو سونپی گئی ہے۔ گھر ایک چھوٹا سا معاشرہ ہے جس کی بہترین رنگ میں تربیت آپ کے اعلیٰ منتظم ہونے کو ظاہر کرتی ہے۔ اسی طرح جس جگہ پر آپ کام کریں چاہے وہ مسجد ہو یا اپنی کوئی اور کام کی جگہ۔ آپ کا نیک نمونہ دوسروں کے لئے امن و محبت کا ایک پیغام اور اسلام کی ایک خاموش تبلیغ ہو گی۔

آج کا دور تلوار کے جہاد کا دور نہیں بلکہ اپنے نفس، اپنی نسل اور اپنے معاشرے و ملک و قوم کے لئے عظیم تربیتی جہاد کا وقت ہے۔ اور اسی عظیم مجاہدہ میں شامل ہو کر ہی اسلام کے غلبہ کی منزل تک پہنچ ممکن ہے۔ اس کی ابتدا آپ نے اپنے گھروں میں تربیتی جہاد کو اپنا کر حاصل کرنی ہے۔ اخلاق فاضلہ کو حاصل کرنے کا بڑا کام ماؤں کے ذریعہ ہو گا جو وہ اپنی اولادوں میں فائز کریں گی۔ وہ اس وقت ہو گا جب وہ اپنی غلطیوں، کوتاہیوں، لاعلمیوں اور گناہوں کی اصلاح کریں گی۔ جھوٹ، غیبت، بدظنی، تکبر و تمسخر، بدخلقی، بدنظری، فضول خرچی اور دین کے لئے کنجوسی و بخیلی سے بچیں گی اور اپنی اولادوں کو بھی بچائیں گی۔ اور ایک ایسی نسل کی تربیت کو اپنی زندگی کا نصب

العین بنائیں گی جن کے ذریعہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی فتح ہو گی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنے حقوق و فرائض احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ بھی آپ سے راضی ہو اور اس کی مخلوق بھی آپ کی طرف پیار کی نظر رکھے۔ آپ اپنی اولادوں کے لئے نیک نمونہ ہوں اور آپ کی اولادیں آپ کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں۔ اور آپ سب کو اللہ تعالیٰ کے مقبولین میں شامل ہونے کی توفیق عطا ہو۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ سب حاضرات کو میری جانب سے محبت بھرا السلام علیکم ورحمۃ اللہ پہنچادیں۔

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 20.10.2011

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ فرانس

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط موصول ہوا۔ جس میں آپ نے اپنے سالانہ اجتماع پر جو خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 29-30 اکتوبر کو منعقد ہو گا، اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ

جیسا کہ آپ نے لکھا ہے کہ یہ لجنہ اماء اللہ فرانس کا خدا تعالیٰ کے فضل سے 25واں سالانہ اجتماع ہے، اور اس کی حیثیت سلور جوبلی اجتماع کی ہے ماشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے لئے یہ اجتماع بہت ہی مبارک کرے اور اسے آئندہ کی اعلیٰ ترقیات کا پیش خیمہ بنا دے۔ آمین۔ یاد رہے کہ ترقی کرنے والی قوموں کے لئے جوبلی منانا دراصل جائزہ لینے کا وہ مقام ہے جہاں وہ اپنے مقاصد اور ان کے حصول کے لئے اپنی کوششوں کو

کھنگالتے ہوئے اصلاحی اقدام اٹھاتے ہوئے اپنے آپ کو مزید ترقیات کے لئے تیار کرتی اور منصوبے بناتی ہیں۔

لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کے قیام کے وقت حضرت مصلح موعودؓ نے 1922 میں جو مکمل و مربوط اصلاحی پروگرام رکھا تھا اس کے حصول کے لئے لجنہ ممبرات کو دین کا علم سکھانا اور اپنی اور اپنی اولادوں کو اعلیٰ روحانی مدارج پر قدم مارنے کے لئے تعلیمی و تربیتی جہاد کرنا آپ کا کام ہے۔ قرآنی تعلیم اس مقصد کے حصول کے لئے ہماری بہترین رہنمائی کرتی ہے۔ جس پر عمل کر کے آپ اپنی اور اپنی آئندہ نسلوں کی زندگیوں کو صراطِ مستقیم کی بہترین راہ پر ڈال کر اللہ تعالیٰ کے پیار کی حق دار بن سکتی ہیں۔ یاد رکھیں کے ہماری زندگیوں کا مطمح نظر ہمارا خدا ہے۔ لیکن اس تک پہنچنے کی راہیں بہت باریک ہیں۔ ایک بہت ہی پیاری حدیث جس کا میں اکثر ذکر کرتا ہوں اس موقع پر بھی بیان کرنا چاہوں گا کیونکہ وہ اصلاح نفس کی ایک آسان لیکن گہری تدبیر ہمارے سامنے رکھتی ہے۔ ایک شخص رسول کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ مجھ میں ہر قسم کی برائی ہے جسے میں چھوڑنا چاہتا ہوں لیکن سمجھ میں نہیں آتا کہ پاکیزہ زندگی کے حصول کے لئے کہاں سے شروع کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جھوٹ بولنا چھوڑ دو۔ چنانچہ جب بھی

وہ کوئی برائی کرنے لگتا سچ بولنے کا خیال اسے اس برائی سے باز رکھتا اور اس طرح اس کی سب برائیاں چھوٹ گئیں۔

آج کے دور میں اگر ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ایک احمدی ہے جس نے دنیا کو اسلام سکھانا ہے تو اپنا جائزہ لینا کہ وہ اس قابل ہے بھی یا نہیں ایک لازمی امر ہو جاتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کو شرک کے برابر گناہ کہا ہے۔آپ اپنے عہدنامہ میں بھی یہ اقرار کرتی ہیں کہ سچ بولیں گی۔ لیکن اگر صاف اور سیدھی بات نہ کہی جائے، قول اور فعل میں تضاد ہو اور اپنے خلاف بات صرف انا کے مسئلہ کی وجہ سے قبول نہ کی جا سکے تو پھر ایسا انسان سچا نہیں کہلا سکتا۔ پس یہ بات تو قابل قبول ہے ہی نہیں کہ ایک احمدی ہو اور سچا نہ ہو اور اس کی گواہی سچی نہ ہو۔

پس آپ اپنے جائزے بھی پورے سچ کے ساتھ لیں کہ آپ میں امانتوں کے حق ادا کرنے کی خوبی کس حد تک ہے۔ آپ کے بچے بھی آپ کے پاس قوم کی امانت ہیں، ان کی اچھی تربیت کرنا، ان کا حق ادا کرنا ہے۔ جماعتی ذمہ داریاں آپ کے پاس جماعت کی امانت ہیں ان کا حق آپ کس حد تک ادا کرتی ہیں۔ آپ کی گھریلو ذمہ داریاں اور رشتہ و قرابت داریاں آپ کے پاس امانت ہیں ان کا حق کہاں تک احسن رنگ میں

ادا کرتی ہیں اور ان کے ادا کرنے میں جہاں جہاں صبر سے کام لینا پڑتا ہے کیا آپ میں وہ صبر موجود ہے؟ کیا آپ میں وہ شکر موجود ہے کہ آپ کم کو بھی زیادہ سمجھیں اور اپنی ضروریات و خواہشات کو وسائل کی حدود میں رکھیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے مزید پیار کو حاصل کر سکیں؟ کیا آپ اپنے آپ کو غیبت، غصہ، تحقیر اور لغو باتوں میں وقت ضائع کرنے سے بچاتی ہیں؟ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے صرف وعدے ہی ہیں یا واقعہ میں آپ دینی پروگراموں کی خاطر دنیاوی کاموں کو چھوڑ دیتی ہیں۔ اگر تو ایسا ہے تو اس جوبلی کو خوشیوں سے منائیں کہ خدا تعالیٰ کے وعدوں کے موافق جو اس نے پیارے نبی عاشق رسول ﷺ سے کئے ہیں فتوحات آپ کے قدم چومنے کی منتظر ہیں۔ لیکن اگر آپ منزل سے دور ہیں تو اس میں منزل کا نہیں بلکہ ان قدموں کا قصور ہے جو سست روی سے چلتے ہیں۔ اور ایسے سست رووں کے لئے حضرت مسیح موعودؑ نے علیحدگی کی وعید سنائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں "اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو، اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہوں۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا۔ اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے

گا۔ تم اپنے دلوں کو سیدھے کر کے، اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اس کی طرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول کرے گا۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو سستی سے بچائے اور ہوشیاریاں عطا فرمائے تاکہ آپ اصلاح نفس کے ساتھ ساتھ جماعتی ذمہ داریوں کو بھی احسن رنگ میں ادا کرنے والیاں ہوں۔ سب حاضرات کو میرا محبت بھرا السلام علیکم ورحمۃ اللہ پہنچے۔

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 14.04.2012

عزیز ممبرات لجنہ اماء اللہ پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان کی لجنات اپنی علمی ریلی منعقد کر رہی ہیں۔ آپ سب جو ان حالات میں اپنے فرائض باحسن طریق سے بجالا رہی ہیں یہ احمدیت کی تاریخ کے کبھی نہ بھولنے والے باب کا حصہ ہیں۔ پاکستان کے بوڑھے ہوں یا جوان بچے ہوں یا عورتیں جس ہمت اور بہادری کے ساتھ آپ لوگ ان حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے گزر رہے ہیں میرا دل شکر کے جذبات سے لبریز ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے طفیل کیسی بہادر جماعت عطا فرمائی ہے۔ آنے والی نسلیں آپ لوگوں پر فخر کریں گی اور آپ ہیں کہ جو آئندہ نسلوں کے سر بلند کرنے کا باعث بنیں گی۔

علمی ریلی کے انعقاد کے موقع پر میرا آپ سب کے لئے پیغام یہ ہے کہ اب جبکہ احمدی عورتیں تعلیمی میدان میں خدا کے فضل سے مردوں سے بھی آگے بڑھ رہی ہیں۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان دعاؤں کے وارث بنتے ہوئے علم و معرفت کے میدانوں میں نمایاں کامیابیاں حاصل کر رہی ہیں۔ تو انہیں ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ انہوں نے صرف دنیاوی علوم میں ہی آگے نہیں بڑھنا۔ قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں موجود علوم کو بھی حاصل کرنا اور ان کے نور سے اپنے دل و دماغ اور قلب و سینوں کو منور کرنا بھی ان کے لئے از حد ضروری ہے۔ اور دراصل حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا عطا کردہ یہ علم ہی آپ کے ماتھوں کا جھومر اور آپ کے سروں کا تاج ہے اور ہونا چاہیے۔ ان علوم کے زیور سے اپنے آپ کو سجائیں گی تو آپ کے حسن میں اضافہ اور رعنائی پیدا ہو گی۔ وہ حسن اور مقام عطا ہو گا کہ جس کی آپ وارث ٹھہرائی گئی ہیں۔ اولاد کی تربیت اصل میں آنے والی پوری قوم کی تعمیر کا پیش خیمہ ہوا کرتی ہے جس کی آپ معمار بنائی گئی ہیں اور یہ مقام خدا اور اسکے رسول ﷺ نے آپ کو عطا کیا ہے۔ پس اپنے اس مقام کی قدر کریں اور اسے کبھی نہ بھولیں۔ وقت کی قدر کریں۔ آپ اس مسیح کی خادمات ہیں

جس کو خدا نے کہا تھا کہ انت الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقتہ کہ تم وہ بزرگ مسیح ہو جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ اس لئے وقت کی قدر کرنا ہمارا فرض ہے۔ بے کار باتوں اور بے مصرف خوش گپیوں میں اپنا وقت نہ ضائع کیا کریں۔ کیونکہ بسا اوقات وہ وقت چغلیوں اور غیبتوں اور عیب چینیوں کی نذر ہو جاتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ وقت دعاؤں میں گزاریں۔ درود شریف اور تسبیحات میں اپنے وقت کو صرف کریں اور یہ ذہن میں رکھیں کہ پوری دنیا کے ساتھ ایک مقابلہ کے لئے ہر احمدی عورت کو تیار رہنا ہے اور وہ علم و عمل اور معرفت کے میدان میں آگے بڑھے بغیر ممکن نہیں۔ آپ نے ہی دنیا کو دنیا کے طور طریق بھی سکھانے ہیں اور دین بھی سکھانا ہے۔ یاد رکھیں کہ آج سے چودہ سو برس قبل حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی ایک عورت ہی تھیں جن کے بارہ میں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ خذو انصف دینکم عن ھذہ الحمیراء کہ تم آدھا دین اس حمیرا یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا سے سیکھو۔ پس آپ ہی ہیں جنہوں نے دنیا کی قیادت کرنی ہے۔ اس لئے اپنے مقام کو جانیں اور سمجھیں اور اس کی قدر کریں۔ اپنی ذمہ داریوں کو بجالانے میں نہ کبھی سست ہوں نہ تھکیں نہ ماندہ ہوں۔ یہ دکھ اور تکلیفیں تو ختم ہوتی ہوئی رات کے آخری پل ہیں جس

کے ڈوبتے ستارے ایک روشن صبح کی نوید ہیں اور یاد رکھیں کہ ان روشن صبحوں کی وارث آپ اور آپ کی نسلیں ہیں۔ اس لئے اپنی دعاؤں اور اپنے علم و عمل میں کبھی کمی نہ ہونے دیں۔ خدا آپ کے ساتھ ہو۔ خدا آپ کے ساتھ ہو اور مجھے ہمیشہ آپ کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک نصیب ہوتی رہے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 06.10.2012

میری عزیز بہنوں اور پیاری بچیو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے خوشی ہے کہ آج سے لجنہ اماء اللہ بھارت کا سالانہ اجتماع قادیان کی مقدس بستی میں منعقد ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اجتماع آپ سب کے لئے خیر وبرکت اور روحانی ترقی کا باعث بنائے۔ آمین

ہمارے پیارے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے اس سے بھی زیادہ پیار کرتا ہے جتنا کہ ایک ماں اپنے بچے سے کرتی ہے۔ پس اس پیار کرنے والے خدا کا ہم پر یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اس زمانے میں اپنے اس پیارے کی جماعت میں شامل فرمایا ہے جس کی ہر تکلیف دور کرنے کا، ہر خوف دور کرنے کا، ہر خوف اور تکلیف کی حالت کو امن اور خوشیوں میں بدلنے کا اللہ تعالیٰ نے خود وعدہ فرمایا ہے۔ اور یہ بھی وعدہ فرمایا ہے کہ جب کبھی بھی میری اس جماعت پر کوئی گھبراہٹ اور

بے چینی کی کیفیت آئے گی تو جس طرح بچے کی ایک چیخ پر ماں بھاگ کر اس کو اپنے سینے سے چمٹا لیتی ہے اس سے کہیں زیادہ سرعت کے ساتھ ہمارا پیار کرنے والا خدا ہمیں اپنی حفاظت کی گود میں اور عافیت کے حصار میں لے لے گا۔ شرط صرف یہ ہے کہ اس نے ہم سے اس اتنی بڑی نعمت کے تسلسل اور دوام کے لئے کچھ اعمال کی توقع بھی رکھی ہے۔ وہ توقعات اور احکامات اس نے قرآن کریم میں بیان کئے ہیں۔ اور گاہے گاہے مَیں بھی اپنے خطبات اور مختلف ملکوں کے اجتماعات میں ان میں سے بعض کی طرف توجہ بھی دلاتا رہا ہوں۔ اگر آپ ان احکامات کو ہمیشہ مد نظر رکھیں گی تو انشاء اللہ زندگی کے ہر میدان میں کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی۔

قوموں کی زندگی اور ترقی میں عورت کا ایک اہم ترین اور بنیادی کردار ہے۔ کسی بھی معاشرے اور قوم اور ملک کی ترقی کا راز اس کی عورتوں کی اعلیٰ تعلیم و تربیت اور نمایاں اخلاق و عادات میں مضمر ہے۔ اس لئے ایک بات ہمیشہ ذہن میں رکھیں کہ آپ صرف عورت نہیں ہیں بلکہ آپ ایک احمدی عورت ہیں۔ لجنہ اماء اللہ ہیں اور ناصرات الاحمدیہ ہیں اور یہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔ اسلام نے تو عورت کو ویسے بھی بہت بلند درجہ اور مقام عطا کیا ہے۔ اس مقام کی قدر و قیمت کو سمجھیں۔ ان احکامات اور نصائح کو اپنی زندگیوں میں ڈھالیں جو قرآن کریم میں مذکور ہیں۔ قرآنی تعلیمات کے زیور سے اپنی اور اپنی اولاد کی زندگیوں کو آراستہ کریں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ

والسلام کی کتب کا مطالعہ کرنے کی عادت ڈالیں کہ یہ آپ کے روحانی، اخلاقی اور علمی حسن کو چار چاند لگادے گا۔ ادھر ادھر کی بے ہودہ باتوں اور وقت ضائع کرنے کا باعث بننے والی مجالس اور پروگرام اور ٹی وی چینلز اور ویب سائٹس سے خود بھی اجتناب کریں اور اپنے بچوں اور بچیوں کو بھی ان سے روکیں۔ یہاں تک کہ اپنے بھائیوں، بہنوں اور بڑوں کو بھی اگر سمجھانا پڑے تو پیار سے اور حکمت سے سمجھائیں کہ یہ سب زہر ہیں جن کو کھا کر تم بچ نہیں سکتے۔ اپنی قوم اور اپنے ملک کی ترقی اور خوش حالی کے لئے اپنی صلاحیتوں کا استعمال کریں۔ دنیا اپنے خالق حقیقی سے منہ موڑے بھٹک رہی ہے اور تباہی اور ہلاکت کے گڑھے کی طرف جارہی ہے۔ پس اے احمدی خواتین! آج آپ ہی ہیں جنہوں نے قرونِ وُسطیٰ کی عورتوں کی جرأت و شجاعت اور ریاضت و ذہانت کو اپنے اندر پیدا کرتے ہوئے اسلام کی خوبصورت تعلیم کا نمونہ پیش کر کے اس دنیا کو خدائے واحد لاشریک کی طرف لانے کا فریضہ سر انجام دینا ہے۔ اسلام کی پہلی تاریخ میں بھی عورتوں نے بہادری اور جرأت کے کارنامے سر انجام دئے تھے۔ انہوں نے علم و عرفان کی مجالس اور درس و تدریس کے فرائض بھی ادا کئے۔ گھروں اور خاندانوں کی بہترین تربیت کے ساتھ ساتھ میدان جنگ میں بھی کارہائے نمایاں سر انجام دئے۔ پردہ اور ان کا عورت ہونا ان کے کسی بھی فریضے کی ادائیگی میں نہ تب روک بنا اور نہ اب بن سکتا ہے۔ اور بھارت کی سرزمین بھی ایسی سینکڑوں ہزاروں عورتوں کی قربانیوں کو

کبھی بھلا نہیں سکتی۔ اسی سرزمین پر کرشنؑ کی گوپیوں نے وہ قربانیاں اور تبلیغی کارنامے سرانجام دئے ہوئے ہیں کہ جنہیں تاریخ کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔

پس آج دکھی انسانیت کو بچانے کے لئے ساری دنیا کو ایک خدا اور ایک رسول ﷺ اور ایک خوبصورت تعلیم کی طرف لانے کے لئے اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور اپنے اندر خدمت کا جذبہ پیدا کریں اور اپنی اولادوں کی بھی نیک تربیت کریں تاکہ وہ بھی ان نیکیوں کو ہمیشہ زندہ رکھنے والی ہوں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے عورتوں کے اندر یہی جذبہ پیدا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ہر احمدی عورت کو مخاطب کرتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا:

”اگر احمدی عورتیں قربانی کریں اور اپنے اندر دین کی خدمت کا جذبہ پیدا کریں تو چونکہ تمہاری آواز میں ایک درد ہے۔ ایک سوز اور گداز ہے۔ تم دنیا کے گوشہ گوشہ میں آگ لگا دو گی۔ اور گو بظاہر اشاعت دین کا کام مرد کر رہے ہوں گے لیکن حقیقت میں تم ہی یہ کام کروا رہی ہو گی۔ پس اگر تم کمر ہمت باندھ لو اور دین کی خاطر ہر قربانی کے لئے آمادہ ہو جاؤ تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ ابھی تم میں سے بہت سی عورتیں زندہ ہوں گی کہ اسلام غالب آجائے گا۔ اور تم اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرو گی اور آخرت میں بھی اس کے انعامات کی وارث ہو گی اور تم اپنی آنکھوں

سے دیکھ لو گی کہ۔۔۔ اسلام فتح پا گیا ہے۔۔۔ پس یہ کام تمہارے اپنے اختیار میں ہے اور اگر تم چاہو تو تم یہ کام بڑی آسانی سے کر سکتی ہو۔" (الازہار لذوات الخمار، ص186)

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس عظیم قربانی کے لئے تیار رہنے کی ہمت اور توفیق بخشے۔ اور نیک نسلوں کا وارث بنائے اور آپ کے چہروں کا نور اس دنیا میں بھی بڑھتا چلا جائے اور اگلے جہان میں بھی آپ کی پیشانیاں نیک و صالح اولادوں کی مائیں ہونے کی وجہ سے ہمیشہ چمکتی رہیں۔ آمین

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 27.10.2012

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لجنہ اماء اللہ کی مجلسِ شوریٰ کے موقع پر آپ نے پیغام کی درخواست کی ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ ممبرات کا اس اہم مجلس میں شامل ہونا مبارک فرمائے اور ہر لحاظ سے آپ کے مشوروں میں برکتیں اور خیر کے پہلو رکھ دے۔ آمین۔

میرا پیغام اس موقع پر یہی ہے کہ خود بھی خلافت سے وابستگی اور اخلاص میں آگے بڑھیں اور اپنی نسلوں میں بھی اس کی اہمیت کو ہمیشہ اجاگر کرتی رہیں۔ اور یہ وہ اہم امر ہے جس کے لئے آپ کو خود اپنے نمونے پیش کرنے ہوں گے، اخلاص و وفاء میں بھی اور عبادات میں بھی، اعلیٰ اخلاق میں بھی اور پردہ میں بھی اور اطاعت میں بھی۔ یہ ایسی بات نہیں ہے جس کا محض شوریٰ یا اجتماع وغیرہ پر ہی ذکر کیا جائے بلکہ یہ وہ درس

ہے جو اس طرح آپ کی نس نس میں رچ بس جانا چاہئے کہ مائیں اپنے دودھ میں اور گھٹی میں یہ درس اگلی نسلوں کو پلا کر پروان چڑھا رہی ہوں۔ جب تک یہ امور ہمہ وقت پیشِ نظر نہ ہوں گے ہماری اگلی نسلوں کے اعلیٰ معیار کی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ اس لئے اسے کوئی رسمی سی بات اور عام سی نصیحت نہ سمجھیں بلکہ اس سے جماعت احمدیہ کا مستقبل وابستہ ہے۔ اس لئے اس پر ہمیشہ غور کرتے رہیں اور اس پر عمل کے ہر ممکن طریقے اختیار کرنے کے لئے کوشاں رہیں۔

میں اس پر اتنا زور اس لئے دے رہا ہوں کیونکہ کبھی کبھار نہایت مخلص اور جماعت سے مضبوط تعلق رکھنے والے بھی ان باتوں کا خیال نہیں رکھتے۔ وہ بظاہر یہی سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہماری اولاد ہمارے نقش قدم پر ہی چلے گی اور انکی اولادیں بھی یہی سمجھ رہی ہوتی ہیں کہ ہم تو بڑے مخلص ہیں کیونکہ ہمارے باپ دادا کا شمار ایسے ایسے مخلصین میں ہوتا تھا لیکن تربیت کی کمی کی وجہ سے ان میں وہ اخلاص و اخلاق اور عبادات اور جماعتی روایات منتقل نہیں ہو سکیں جن پر ان کے آباء و اجداد قائم تھے اور آنے والی نسل محض اپنے آباء و اجداد کے ساتھ اپنے جسمانی رشتے کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھتی ہے۔ اس طرح ایک خلاء سا پیدا ہو جاتا ہے جو بے شمار خرابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے ہر لمحہ ان باتوں کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

یاد رکھیں کہ دینی اور روحانی دنیا میں محض جسمانی رشتوں کی تو کچھ اہمیت نہیں، ہمیشہ روحانی تعلق کو ہی اصل تعلق قرار دیا گیا ہے جس کی بنیاد عمل صالح پر رکھی گئی ہے۔ بلکہ قرآن کریم میں تو عمل کے بغیر محض جسمانی رشتے کو کالعدم ہی سمجھا گیا ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ باوجود ظاہری اور جسمانی رشتے کے وہ سزا سے نہ بچ سکا اور اللہ تعالیٰ نے اسکی وجہ یہی بیان فرمائی کہ: إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ(ھود:47) یعنی اعمال صالحہ نہ ہونے کی وجہ سے اس کا شمار تیرے اہل میں نہیں ہو سکتا۔

یہی بات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تمام اعزّہ و اقارب کو اور خاص طور پر اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنھا کو بھی یہ کہتے ہوئے باور کروائی کہ اللہ کے مقابل پر میں تمہارے کچھ بھی کام نہیں آسکتا۔ تمہارے عمل ہی کام آئیں گے۔

(بخاری، کتاب التفسیر)

لہٰذا کبھی نہ بھولیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ، اسلام کے ساتھ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ، احمدیت کے ساتھ، خلافت کے ساتھ اور خود آپ کے ساتھ، آپ کی اولاد اور آپ کی اگلی نسلوں کے حقیقی تعلق کا مدار ان کے اعمال صالحہ پر ہے اور ان کو اعمال صالحہ کی نہج پر ڈالنے کی ذمہ داری آپ کے سپرد ہے۔ پس یہ

بہت نازک مقام ہے۔ جماعت کے ساتھ اپنی ظاہری وابستگی کو ہی سب کچھ نہ سمجھ بیٹھیں۔ خالی چھلکے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا جب تک مغز نہ ہو۔ اس لئے اپنی آئندہ نسلوں کی فکر کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کو اپنے جائزے لینے کی بھی اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ اگر آپ خود عبادات کی پابند نہیں ہیں تو اپنی اولاد کو اس کا پابند کیونکر بنا سکتی ہیں؟ اگر آپ خود شریعت کے احکام پر عمل کرنے میں سست ہیں تو اپنی اولاد کو اس پر کاربند رکھنے کا فریضہ کس طرح ادا کر سکتی ہیں؟ اگر پردہ کے معاملہ میں آپ کا کردار قابل تقلید نہیں تو کیسے توقع کی جا سکتی ہے کہ آپ کی اولاد اس معاملہ میں اعلیٰ مثالیں قائم کرنے والی بن جائیگی؟ اگر خلافت کے ساتھ تعلق اور نظام جماعت کی اطاعت میں آپ اپنا اچھا نمونہ نہیں دکھائیں گی تو آپ کی اولاد یہ درس کہاں لے گی؟

لہٰذا ان ایام میں اس مضمون پر غور کرتی رہیں اور جب یہاں سے گھروں کو لوٹیں تو ان باتوں پر عمل کا عزم اور عہد لے کر جائیں اور پھر اسے اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ پاکستان کی لجنہ میری فکروں کو دور کرنے کی کوشش کرے گی۔

آجکل وہاں جو حالات ہیں ان میں دعاؤں پر بہت زور دیں تا کہ اللہ تعالیٰ غیب سے اپنے فضلوں کے سامان پیدا فرمائے اور یہ دوریاں جلد ختم ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو

ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے اور سب ذمہ داریاں باحسن سر انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 16.03.2013

پیاری ناصرات الاحمدیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس سلسلہ میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ناروے نے مجھ سے پیغام بھجوانے کی درخواست کی ہے۔ میں اس موقع پر آپ کو چند تربیتی باتوں کی نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔

ناصرات الاحمدیہ، احمدی بچیوں کی تنظیم ہے جو ایک خالصتاً دینی تنظیم ہے۔ یہ اس لئے بنائی گئی ہے تا کہ احمدی بچیاں دینیات سیکھیں۔ وہ اپنے اجلاس منعقد کریں اور انہیں نیک باتیں سیکھنے کا موقع اور ماحول میسر آئے۔ ایک گھرانے کی بچیاں دینی اعتبار سے اچھا نمونہ پیش کر رہی ہوں تو باہم ملنے سے دوسری بچیوں کو بھی انہی نیکیوں کو

اپنانے کی تحریک ہو۔ یورپ کے جس ماحول میں آپ زندگی گزار رہی ہیں اس میں بہت سی ایسی برائیاں ہیں جو آہستہ آہستہ انسان کے اندر داخل ہوتی ہیں اور بالآخر اخلاقی اور روحانی تباہی کا موجب بنتی ہیں۔ پس آپ اس تنظیم کی ممبر ہیں جو آپ کو معاشرے میں ممتاز کر کے دکھائے۔ اس لئے آپ کو چھوٹی عمر سے ہی بہت ہوشیار رہنا پڑے گا۔ اپنے آپ کو ماحول کی آلودگیوں اور غلاظتوں سے پاک و صاف رکھنا ہو گا۔ سب سے بہترین آدابِ حیات ہمارا پیارا مذہب اسلام سکھاتا ہے۔ اس لئے آپ اسلامی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیاں گزاریں اور ان پر عمل کرنے میں کوئی شرم محسوس نہ کریں اور کسی قسم کی کمزوری نہ دکھائیں۔ اپنے لباس کا خیال رکھیں۔ سکولوں میں سلجھی ہوئی لڑکیوں کو سہیلیاں بنائیں۔ نمازوں کی پابندی کریں۔ قرآن کریم اور اس کا ترجمہ سیکھیں اور روزانہ تلاوت کی عادت ڈالیں۔ میرے خطبات کو غور سے سنیں اور نیک نصائح کو یاد رکھ کر ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

یاد رکھیں کہ ذیلی تنظیموں کے اجتماعات تربیتی، علمی اور روحانی ترقی کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں۔ آپ بھی انہی مقاصد کو سامنے رکھ کر اجتماع میں شامل ہوں اور اس موقع پر سنی ہوئی نیک باتوں کو اپنی زندگیوں کا مستقل حصہ بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ

کے اجتماع کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور آپ کو تمام نیک نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن16.03.2013

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ لجنہ اماء اللہ ناروے کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور آپ سب کو اس سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقعہ پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ اپنی زندگیاں دینی تعلیمات کے مطابق گزارنے کی کوشش کریں۔ آپ کی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی، آپ کے مشاغل اور دلچسپیاں، آپ کا رہن سہن اور چال چلن دوسروں کے لئے نمونہ ہو۔ نیکی اور تقویٰ میں ترقی کرنا آپ کا مطمع نظر ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ اور طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے۔۔۔خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا اور اسے ایسے مواقع سے بچالیتا ہے جو خلافِ حق پر مجبور کرنے والے ہوں۔ یاد رکھو جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا، تو خدا نے اسے چھوڑ دیا۔ جب رحمان نے چھوڑ دیا تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑے گا۔“

(ملفوظات جلد اول صفحہ 12)

اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی برکت سے آپ کو ان ممالک میں لاکر آباد کیا ہے جہاں آپ کو مالی کشائش اور قسما قسم کی دنیوی سہولیات میسر ہیں۔ اس پر خدا تعالیٰ کا شکر بجالائیں۔ ہر وقت اپنے جائزے لیتی رہیں کہ یہ آرام و آسائش کی زندگی کہیں آپ کو دین کی بنیادی تعلیمات سے دُور نہ لے جارہی ہو۔ ان ملکوں میں آکر سب سے پہلا بد اثر جو عورتوں پر ہوتا ہے وہ عموماً پردوں کا اترنا ہے۔ ہماری نوجوان بچیاں اور عورتیں جب مسجد میں آتی ہیں تو جس طرح کا حیادار لباس انہوں نے پہنا ہوتا ہے کیا بازاروں اور سڑکوں پر پھرتے ہوئے بھی وہ اس معیار پر قائم ہیں؟ پھر موجودہ دور کی سہولیات کا غلط استعمال بھی تربیتی لحاظ سے بہت سی کمزوریاں پیدا کرتا ہے۔ ٹی وی کے بیہودہ پروگرام دیکھنا، انٹرنیٹ کی لغویات

میں مبتلا ہونا، نوجوان لڑکیوں کا اپنے ہم عمر لڑکوں سے چیٹنگ (Chatting) کرنا وغیرہ ایسی برائیاں ہیں جن سے بچنے کے لئے خود بھی کوشش کریں اور اپنی بچیوں کی اس پہلو سے نگرانی کرتی رہیں۔ اپنے خیالات اور سوچوں کو پاکیزہ بنائیں۔ میرے خطبات اور تقاریر کو سنیں۔ اور ان نصائح کو بچوں سے سوال وجواب کی شکل میں سن کر انہیں ذہن نشین کروائیں۔ انہیں ایم ٹی اے کی طرف راغب کریں۔ خود بھی نمازیں پڑھیں اور بچوں کو بھی پڑھائیں۔

پس ان باتوں کو یاد رکھیں اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہوئے اپنی دینی حالتوں کو بہتر بنانے کی طرف خاص دھیان دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ماحول کی آلودگیوں سے بچائے اور ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 22.03.2013

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ و ناصرات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ لجنہ اماء اللہ پاکستان کو امسال بھی اپنی علمی ریلی منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس سلسلہ میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان نے مجھ سے پیغام بھجوانے کی درخواست کی ہے۔ اس موقع پر میں آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

ذیلی تنظیموں کے وقتاً فوقتاً جو پروگرام ہوتے ہیں وہ خاص مقاصد کے لئے ہوتے ہیں۔ علمی ریلی کا مقصد علم کی چاٹ لگانا ہے۔ اگر یہ مقصد حاصل ہو جائے تو گویا آپ کو علمی ترقی کا راہنما اصول میسر آ گیا۔ اس لئے اپنے علم کو وسعت دینے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو پڑھیں۔ آپ کی کتابیں روحانی علوم کا خزانہ ہیں

اور آپ کی اسلام اور بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے غیر معمولی محبت کی عکاس ہیں۔ آپ کی کتابوں میں اسلام احمدیت کی حقانیت اور دفاع کے دلائل ملتے ہیں اور ان کے مطالعہ سے اسلام اور احمدیت پر ہونے والے اعتراضات کے جواب دینے کے لئے طاقت اور شجاعت پیدا ہوتی ہے۔ یہ کتابیں زبان دانی کے اعتبار سے بھی بہترین استاد ہیں۔ اسی طرح جنہیں نظمیں پڑھنے کا شوق ہے وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام کو پڑھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانہ کے نبی اور امام ہیں۔ نبی کا کام اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کے درمیان تعلق کو مضبوط کرنا ہوتا ہے۔ آپ نے بھی اپنی کتابوں میں ہستیٔ باری تعالیٰ کے دلائل بیان فرمائے ہیں اور قبولیت دعا اور تائید الٰہی کے بے شمار ایمان افروز واقعات قلمبند فرمائے ہیں۔ آپ نے اپنی تمام کتابیں اللہ تعالیٰ کی خاص تائید سے لکھی ہیں جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:

”میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے۔ جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے۔“ (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد سوم صفحہ 403)

پس ایک ایسا وجود جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے اس کی کتابوں کے مطالعہ سے یقیناً روحانی ترقی ہوتی ہے۔ یہ وہ روحانی خزائن ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی برکت سے صرف جماعت احمدیہ کو ہی عطاء ہوئے ہیں۔ اس لئے اس زمانے میں روحانی علم کے لئے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی علمی ریلی کو ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے اور ریلی کی منتظمات کی خدمات قبول فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 13.06.2013

ممبرات لجنہ اماء اللہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ کہ لجنہ اماء اللہ پاکستان کو امسال تربیتی کلاس منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ اس موقع پر میں آپ کو چند نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گزشتہ ایام میں آپ کو نہایت عمدہ ماحول میں تربیتی کلاس میں شرکت کا موقع ملا۔ اس طرح کے پروگرام خلیفۂ وقت کی راہ نمائی اور ہدایات کی روشنی میں جماعت اور ذیلی تنظیمیں بناتی ہیں۔ اور ان کے ساتھ بہت سے روحانی، تربیتی، اخلاقی اور علمی فوائد وابستہ ہوتے ہیں۔ دینی معلومات بڑھتی ہیں۔ نظام

جماعت کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے اور عہدیدارات سے واقفیت پیدا ہوتی ہے۔ ایسے مواقع پر کچھ باتیں تو نصاب اور تقاریر وغیرہ کے ذریعہ سکھائی جاتی ہیں اور کچھ باتیں اجتماعی ماحول سے سیکھنے کو ملتی ہیں۔ ایک دوسرے کو دیکھ کر اپنی کمزوریاں دور کرنے اور اچھی باتیں اپنانے کا موقع ملتا ہے۔ انسان چاہتا ہے کہ وہ بھی باقیوں کی طرح مستعد زندگی گزارے۔ لوگوں میں اس کی نیک نامی ہو۔ پس اگر کسی میں پہلے سستی تھی تو ان ایام میں باقاعدگی سے نمازیں پڑھنے اور تلاوت کرنے کی توفیق ملی ہو گی۔ اسی طرح دینی کتب کا مطالعہ کرنے اور بعض دعائیں اور بنیادی دینی معلومات یاد کرنے کا موقع ملا ہو گا۔ اب کلاس کے اختتام پر یہاں سے سیکھی ہوئی نیک باتوں پر عمل کرنے کا عہد کر کے واپس گھروں کو لوٹیں۔

اب آپ ماشاءاللہ عمر کے اس حصہ میں قدم رکھ رہی ہیں جب انسان اچھے برے کی تمیز کر سکتا ہے۔ اس لئے معاشرے کی اچھائیوں سے فائدہ اٹھائیں اور برائیوں سے اپنا دامن بچا کر رکھیں۔ اپنے اوقات کو مفید رنگ میں استعمال کریں اور زندگی کو با مقصد بنانے کی کوشش کریں۔ تعلیمی مستقبل بہتر کرنے کے لئے تعلیم پر دھیان دیں۔ دینی علم بھی بڑھائیں۔ آپ کی بول چال اور رہن سہن باوقار ہونا چاہئے۔ اپنی عمر کے

مطابق پردے کا خیال رکھیں۔ مناسب لباس پہنیں۔ لغویات سے پرہیز کریں۔ ٹی وی اور انٹرنیٹ کے بے جا استعمال میں وقت ضائع نہ کریں۔ والدین اور بڑوں کا ادب کریں۔ آپ کو خلیفۂ وقت کو خطوط لکھنے کی عادت بھی ہونی چاہئے۔ اس سے خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلق پیدا ہوتا ہے۔ خلیفۂ وقت کی دعائیں ملتی ہیں اور بہت سی برکات اور فیوض عطا ہوتے ہیں۔

پس میری ان نصائح کو یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عمل کی توفیق دے اور جملہ منتظمات اور کلاس کے کاموں میں معاونت کرنے والیوں کی خدمات قبول فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 21.09.2013

پیاری ممبرات لجنہ وناصرات بھارت

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کے لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ بھارت کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ اس موقع پر میں آپ کو نماز کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

بنی نوع انسان کی تخلیق کا مقصد عبادتِ الٰہی ہے اور عبادات میں سب سے اہم اور مقدم نماز ہے۔ قرآن شریف اور احادیث میں اس کی بہت سی برکات اور فوائد بیان ہوئے ہیں۔ اجتماع کے ایام میں آپ کو بڑے اہتمام کے ساتھ اور بروقت نمازیں پڑھنے کے مواقع ملیں گے۔ اس نیک عمل کو بعد میں بھی جاری رکھیں۔ اگر کوئی پہلے سست ہے تو وہ یہ عزم لے کر لوٹے کہ آئندہ کبھی نماز نہیں چھوڑے گی۔ آپ ایک خالصتاً دینی

جماعت کی ممبرات ہیں جس کا دعویٰ ہے کہ اس نے سب دنیا کی اصلاح کرنی ہے۔ اور یہ تبھی ممکن ہے جب آپ کی نمازیں درست ہوں گی اور آپ کا دعا پر یقین ہو گا۔ اس لئے نمازوں کی پابندی کریں اور اس میں کثرت سے دعائیں کرنا اپنا معمول بنائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو۔ وفا اور صدق کا خیال رکھو۔ اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو۔۔۔ یہ دین کو درست کرتی ہے۔ اخلاق کو درست کرتی ہے۔ دنیا کو درست کرتی ہے۔ نماز کا مزہ دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے۔ لذاتِ جسمانی کے لئے ہزاروں خرچ ہوتے ہیں اور پھر ان کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں اور یہ مفت کا بہشت ہے جو اسے ملتا ہے۔ قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے۔ ایک ان میں سے نماز ہے۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 591 تا صفحہ 592)

نیز آپ فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو۔ نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے۔“ (ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 49)

اللہ تعالیٰ آپ کو نمازوں کی پابندی کرنے کی توفیق دے اور آپ کو دین و دنیا کی سعادتیں عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

23.11.2013

عزیز ممبرات شوریٰ لجنہ اماء اللہ پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ وہ لجنات ہیں جو لجنہ اماء اللہ پاکستان کی مجلسِ شوریٰ میں آج بطور نمائندہ مرکز میں موجود ہیں تا کہ لجنہ و ناصرات کے لئے تربیتی اور انتظامی امور وغیرہ پر باہم مشاورت سے تجاویز اور اپنی آراء مجھے بھجوا سکیں۔ اس مجلس کا انعقاد میرے لئے باعثِ مسرت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو یہ ذمہ داری بہتر رنگ میں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقع پر آپ کو تربیتی لحاظ سے نیز دعا کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

یہ دور جس میں سے ہم گزر رہے ہیں یہ نشر و اشاعت کا دور ہے۔ اس دور میں پرنٹ میڈیا لیکن اس سے زیادہ الیکٹرونک میڈیا اور سوشل میڈیا جس سُرعت کے

ساتھ ہر گھر اور ہر چار دیواری میں آ گھسے ہیں اُسی سُرعت سے بعض کمزوریاں بھی معاشرے کا حصہ بننے لگی ہیں۔ انٹرنیٹ پر چیٹنگ، میسیجنگ، ٹی وی پر غیروں کے بیہودہ فیشنز کی نمائش اور ٹی وی پروگراموں کا اثر لوگوں کے اندازِ گفتگو اور طرزِ زندگی میں نمایاں طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ اسی طرح بیرون ممالک ہجرت کے نتیجہ میں اکثر احمدی خاندانوں کو ان کے قریبی عزیز و اقارب باہر سے رقوم بھجواتے ہیں جس سے مالی آسودگی بھی پیدا ہو رہی ہے۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان کے احمدی جس اہتمام اور اخلاص کے ساتھ میرے خطبات اور تقاریر سنتے ہیں۔ وہ میرے لئے خوشی اور تسکین کا موجب ہے۔ کیونکہ اگر آپ میری تمام نیک نصائح پر عمل کرنے کی کوشش کریں گی تو مَیں خدا تعالیٰ کے فضلوں پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ حُسنِ ظن رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ آپ کو اللہ تعالیٰ دورِ جدید کی برائیوں سے محفوظ رکھے گا۔

آپ کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ آپ وہ لوگ ہیں جو احمدیوں کے خلاف بعض ملکی قوانین کے نتیجہ میں مظالم اور مذہبی نفرتوں کا شکار ہیں۔ ان حالات کی وجہ سے اگر آپ میں کوئی عملی کمزوری پیدا ہو جائے تو پھر بھی عبادات میں کسی پہلو سے سستی نہیں

آنی چاہئے۔ اگر اس دور میں آپ کے بچوں میں نمازوں کا شوق کم پڑ جائے، ان میں اگر دعاؤں کی طرف رغبت اور ان پر یقین اور اسی طرح تلاوت کی پابندی نہ ہو تو یہ قابلِ فکر بات ہو گی اور یہ دینی لحاظ سے ایک پستی ہو گی جبکہ ایک مومن کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھنا چاہئے۔ پس اپنی اور اپنے بچوں کی اصلاح اور پاکیزہ زندگی پر خاص توجہ دیں۔ گھروں میں ایم ٹی اے کے پروگرام دیکھا کریں اور آپس میں خلافت کی برکات کا تذکرہ کرتی رہا کریں۔ اسی طرح بچیوں کو مناسب لباس اور پردے کی عمر میں پردہ کرنے کی پابندی کروائیں۔ اور سب سے بڑھ کر دعاؤں پر زور دیں اور ان دعاؤں میں آپ کو اپنی اور اپنی اولاد کے صراطِ مستقیم پر قائم رہنے کی دعائیں کرنی چاہئیں۔ گھروں میں امن و سکون کے لئے آپ کو دعائیں کرنی چاہئیں۔ اسی طرح جماعت کی ترقی اور ہر احمدی کی حفاظت کے لئے بکثرت دعائیں کیا کریں۔ کیونکہ دعا ہی ایک ایسا ہتھیار ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے ہاتھ میں تھمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

”اگر تم چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔“ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 232 جدید ایڈیشن)

نیز فرمایا:

”نمازیں پڑھو اور توبہ کرتے رہو۔ جب یہ حالت ہو گی تو اللہ تعالیٰ حفاظت کرے گا اور اگر سارے گھر میں ایک شخص بھی ایسا ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کے باعث سے دوسروں کی بھی حفاظت کرے گا۔“ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 68)

پس اپنی اور اپنی اولادوں کی اصلاح کی طرف توجہ دیں۔ اپنی عبادات پر خاص دھیان دیں اور دعاؤں سے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی مدد کی طلبگار رہیں۔ اور انہی باتوں کی واپس اپنی جماعتوں میں جا کر نصیحت کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ خلافت سے گہری وابستگی عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن20.09.2014

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ لجنہ اماء اللہ بھارت کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ اس موقع پر میں آپ کو قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے اور اس کی روزانہ تلاوت کرنے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ احسانِ عظیم ہے کہ اُس نے ہمیں قرآن کریم جیسی جامع کتاب عطا فرمائی ہے۔ اس میں دینی احکامات اور دلائل بیان ہوئے ہیں نیز ہماری معاشرتی زندگی کے آداب اور اخلاقِ حسنہ کی تعلیم دی گئی ہے۔ اس کے پڑھنے سے انسان کی روحانی ترقی ہوتی ہے اور اسلامی تعلیمات کے محاسن اور خوبیوں کا پتہ چلتا ہے۔ اس کے لئے ضروری

ہے کہ تعلیمِ قرآن کے نظام کو منظم کیا جائے۔ اگر آپ ناظرہ جانتی ہیں تو قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنا شروع کر دیں۔ جب آپ کو قرآن کریم کی تعلیمات کا پتہ چلے گا تو آپ کو ایسے دلائل میسر آجائیں گے جن کے ذریعہ سے آپ میں غیروں کو اسلام کی خوبصورت تعلیمات سے متعارف کرانے کا حوصلہ اور شجاعت پیدا ہو گی۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے: تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن کریم سیکھتا ہے اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔

پس ایسی لجنات جو قرآن کریم ناظرہ جانتی ہیں وہ ترجمہ سیکھیں اور اپنے ماحول میں بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم دیں۔ اسی طرح تلاوت قرآن کریم کا خاص اہتمام کریں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ''فجر کی تلاوت کو اہمیت دے، یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اس کی گواہی دی جاتی ہے۔'' (بنی اسرائیل:79)

احادیث میں بھی تلاوت قرآن کریم کی بڑی اہمیت بیان ہوئی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قرآن کریم پڑھنے والے مومن کی مثال نارنگی کی سی ہے کہ جس کا مزہ بھی اچھا ہوتا ہے اور خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے۔ اور اس مومن کی مثال جو قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتا کھجور کی طرح ہے کہ اس کا مزہ اچھا ہے لیکن اس کی خوشبو نہیں ہوتی۔ اور اس فاجر کی

مثال جو قرآن کریم کی تلاوت کا عادی ہے گُلِ ریحان کی طرح ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے لیکن اس کا مزہ کڑوا ہوتا ہے اور اس فاجر کی مثال جو قرآن کریم نہیں پڑھتا حَنظَل کی طرح ہے جس میں مہک اور خوشبو بھی نہیں ہوتی اور اس کا مزہ بھی تلخ اور کڑوا ہوتا ہے۔(ابو داؤد۔ کتاب الادب، باب من یؤمر ان یجالس)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو۔ اور اس سے بہت ہی پیار کرو، ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں، یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی نعمت تمہیں عنایت کی۔“

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26 تا 27)

پس خدا تعالیٰ کے اس احسان کا شکرانہ یہی ہے کہ قرآن کریم کے سیکھنے اور سکھانے پر خاص دھیان دیں۔ اس کے معانی پر غور کریں۔ جن مسائل کی سمجھ نہ آئے، مربیان اور صاحب علم لوگوں سے اس کے بارہ میں پوچھیں۔ اسی طرح اپنے گھروں میں قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کا اہتمام کریں۔ جس طرح رمضان میں روزانہ تلاوت کر کے بہت سارے لوگوں کو قرآن کریم کا دور مکمل کرنے کی توفیق ملتی ہے، اگر سارا سال یہ سلسلہ باقاعدگی سے جاری رہے تو سال بھر میں کئی بار قرآن کریم کے ادوار مکمل کرنے کے مواقع ملتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 24.10.2014

پیاری ممبرات لجنہ وناصرات ناروے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ لجنہ اماء اللہ ناروے کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے اور اس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں آپ کو آپ کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

یہ دور سائنسی ایجادات کے عروج کا دور ہے۔ ٹی وی چینلوں کی بہتات ہے۔ انٹرنیٹ اور فون پر بے شمار لغو مشاغل ہیں جن میں بچے بھی اور بڑے بھی اپنے قیمتی اوقات ضائع کر دیتے ہیں۔ گھروں سے باہر نکلیں تو بے دینی اور بے حیائی عام ہے۔

یورپ کے معاشرے میں تو لباس بھی ایسے ہیں جن کے استعمال کی ہمارا پیارا دین اسلام ہر گز اجازت نہیں دیتا۔ ایسے حالات میں احمدی ماؤں اور بچیوں کی سب سے بڑی ذمہ داری یہی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو معاشرتی برائیوں سے بچائیں اور اسلامی تعلیمات اور اسلامی اقدار کے مطابق زندگی بسر کریں۔ مثلاً لجنات اپنے لباس اور پردے کا خیال رکھیں اور اپنی بچیوں کی بھی اس پہلو سے نگرانی کریں کہ ان کے لباس، چال چلن اور رجحانات پر احمدیت کی چھاپ نظر آنی چاہئے۔ جیسے جیسے بچیاں پردہ کی عمر کو پہنچیں ان سے پردہ کروائیں۔ اور انہیں معاشرے کی جدت پسندی کے نام پر غلط قسم کے فیشنوں سے ہر گز متاثر نہ ہونے دیں۔ آپ اپنے بچوں کو نمازوں کا پابند بنائیں۔ انہیں قرآن کریم پڑھنا سکھائیں اور تلاوت کی عادت ڈالیں۔ آپ انہیں ایم ٹی اے دکھایا کریں اور خلافت کی برکات سے آگاہ کیا کریں۔ اسی طرح انہیں خلیفۂ وقت کو دعائیہ خطوط لکھنا بھی سکھائیں اور جماعتی اجلاسات اور پروگراموں میں شامل کریں نیز ان کی ایسی تربیت کریں کہ وہ جماعتی خدمت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ آنحضور ﷺ نے تربیت اولاد کی خاص نصیحت فرمائی ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ہر بچہ فطرت اسلامی پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ یہودی یا نصرانی یا مجوسی بناتے ہیں۔

پس احمدی مائیں یاد رکھیں کہ تربیتِ اولاد ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جسے آپ نے نبھانا ہے۔ آپ نے نیک نمونہ اور تعلیم و تربیت سے اپنے بچوں کی بہترین پرورش کرنی ہے تاکہ وہ ہمیشہ دینی تعلیمات پر کاربند رہیں اور دینی اقدار کا خیال رکھیں۔ اور ناصرات الاحمدیہ بھی یہ سن لیں کہ آپ احمدی بچیاں ہیں۔ آپ نے اپنے لباس اور مشاغل، دوستیوں اور چال چلن کو اسلامی تعلیمات کے مطابق رکھنا ہے اور معاشرے کے بداثرات کو ہرگز قبول نہیں کرنا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن z-14.11.2014

عزیز ممبرات لجنہ اماء اللہ پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

لجنہ اماء اللہ پاکستان کی شوریٰ ہو رہی ہے اور شوریٰ کے لئے جو نمائندگان منتخب کی جاتی ہیں ان کی ذمہ داری صرف شوریٰ کے اجلاس کی حد تک نہیں ہوتی بلکہ شوریٰ کی سفارشات کے پاس ہونے کے بعد ان کا ایک اور بھی کردار ہونا چاہئے جو سارے سال پر پھیلا ہوا ہو۔ انہیں مرکزی طور پر بھی اور اپنی مقامی مجلس کی سطح پر بھی یہ نظر رکھنی چاہئے کہ امسال شوریٰ کی جو تجاویز منظور ہوئیں ان پر کس حد تک عمل ہو رہا ہے۔ وہ اگر عہدیدار نہ بھی ہوں تو تب بھی بحیثیت شوریٰ ممبر اُن کا یہ کام ہے کہ وہ نظر رکھیں کہ کس حد تک عمل ہو رہا ہے اور پھر اگر کہیں کوئی کمی دیکھیں تو متعلقہ عہدیداروں کو اس طرف توجہ دلائیں۔

دوسرے ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ جماعت کی ترقی اللہ نے مقدر کی ہوئی ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدے ہیں۔ اسی طرح خلافت کے جاری رہنے کا بھی اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے جو پہلے آنحضرت ﷺ اور پھر آپ کے عاشقِ صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ نے کیا اور اس وعدے کی وضاحت پوری تفصیل سے آپ نے رسالہ الوصیت میں بیان کی ہے۔ اس لئے یہ نظام خلافت تو انشاء اللہ ہمیشہ جاری رہے گا لیکن ہر احمدی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اس ترقی کا حصہ بننے کے لئے اس کو خلافت سے تعلق جوڑنا ہو گا۔ یہ نہیں کہ کسی پہلے خلیفہ سے زیادہ یا کسی بعد کے خلیفہ سے کم تعلق کا اظہار کیا جائے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ خلیفۂ وقت کے احکامات پر عمل کرنا اور ان کی پابندی کرنا اور خلافت سے وفا کا تعلق رکھنا ہر احمدی کا فرض ہونا چاہئے۔ اس کے بغیر وہ ان ترقیوں اور برکتوں سے حصہ نہیں لے سکتا جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت اور جماعت سے وابستہ کر رکھی ہیں۔

اس لئے آپ اپنے بھی جائزے لیں اور اپنے گھروں میں بھی سب کے جائزے لیں اور صرف جائزے ہی نہ لیں بلکہ خلافت سے خود بھی وابستہ رہنے اور اپنی اولاد کو بھی اس سے وابستہ رکھنے کے لئے خلیفۂ وقت کی طرف سے جو بھی نصائح کی جاتی ہیں اور جن امور کی طرف بھی خطبات میں توجہ دلائی جاتی ہے ان پر نہ صرف خود عمل

پیرا ہوں بلکہ اپنے بچوں کو بھی ان کی طرف توجہ دلائیں اور ان پر عمل کروائیں۔ اگر عورتیں اپنے گھر کی اکائی سے اصلاح کی طرف توجہ دیں اور اس میں حصہ لینے والی بن جائیں تو اس سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے تربیتی معاملات میں بہت بہتری آسکتی ہے۔

پاکستان میں عورتوں اور خاص طور پر نوجوان پڑھی لکھی بچیوں کے بارہ میں یہ اطلاعیں بھی مجھے ملتی رہتی ہیں کہ ان میں پردے کا معیار کم ہوتا جارہا ہے۔ حالانکہ میں بار بار اس طرف توجہ دلا چکا ہوں۔ اور صرف میرا توجہ دلانا ہی نہیں بلکہ یہ تو قرآن کریم کا ایک بنیادی حکم ہے۔

اگر آپ کے پردہ کا معیار پہلے اچھا تھا اور اب اس میں کمی آگئی ہے تو یہ بات لوگوں کو آپ پر انگلی اٹھانے کا موقع دے گی۔ اسلام میں جو پردے کا حکم ہے اس پردے کا افریقہ کی عورتوں میں، غیر مسلم عورتوں میں کوئی تصوّر نہیں تھا اور نہ ہی مسلمان ہونے سے پہلے ان کے پردے کا کوئی معیار تھا لیکن جب وہ عیسائیت سے، لامذہبیت سے مسلمان ہوئیں تو ان کے نزدیک سر اور جسم کو اچھی طرح سے ڈھانپ لینا ہی پردہ قرار پایا اور انہوں نے پھر ہمیشہ اپنے اس پردہ کے معیار کو قائم رکھا ہے۔ بلکہ اس میں بہتری بھی کر رہی ہیں۔ بعض نے انتہائی اچھا معیار بھی قائم کر لیا ہے۔

لیکن آپ لوگ اگر برقعوں یا نقابوں سے اب کھلے چہروں یا ایسے کوٹوں کی طرف آجائیں گی جس سے جسم کی بناوٹ ظاہر ہوتی ہو تو یہ آپ کے پردوں کے معیار میں کمی ہو گی۔ پس اپنے پردوں کی طرف خاص طور پر توجہ کریں اور یہ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے پردہ کے بارہ میں ہمارے لئے کیا احکامات دیئے ہیں۔ ان احکامات پر غور کریں اور ان پر پوری طرح عمل کریں۔ اگر آپ اللہ تعالیٰ کے ہر چھوٹے سے چھوٹے حکم پر بھی عمل کرنے کی کوشش کریں گی تو آپ ان فیوض و برکات سے حصہ پانے والی بنیں گی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے پسندیدہ بندوں کے لئے مقرر فرمائی ہیں۔ اور پاکستان میں رہنے والی احمدی خواتین کو تو اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی زیادہ کوشش کرنی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو زیادہ سے زیادہ اور جلد تر حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اور حالات کی وجہ سے جن محرومیوں کا شکار ہیں ان سے جلد سے جلد تر چھٹکارا حاصل کرنے والی بنیں۔ خاص طور پر شہری مجالس اور پڑھی لکھی لڑکیوں کو اس طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے تا کہ کوئی ان کی طرف یہ کہہ کر انگلی نہ اٹھا سکے کہ یہ دعویٰ تو پکا مسلمان ہونے کا کرتی ہیں لیکن ان کے عمل قرآنی تعلیم کے خلاف ہیں۔ پس آپ جہاں اپنی عبادتوں کے معیار اونچے کریں وہاں اپنی ظاہری حالتوں میں بھی ایسی تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں جو کسی غیر کو کبھی بھی آپ پر انگلی اٹھانے کا موقع نہ دے۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کو ہمیشہ خلافت سے وفا کا تعلق بھی قائم

رکھنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ مجھے آپ کی طرف سے خوش کن خبریں ہمیشہ ملتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد تر ایسے سامان پیدا فرمائے کہ جلسوں اور اجتماعوں کی رونقوں اور برکتوں سے آپ دوبارہ فیضیاب ہو سکیں۔ آمین

پاکستان کے احمدی ہمیشہ میری نظروں اور دعاؤں میں رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن z-07.02.2015

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے خلافت خامسہ کے دس سال پورے ہونے پر ایک مجلّہ شائع کرنے اور اس کے لئے پیغام دینے کی درخواست کی ہے۔ یاد رکھیں کہ مجلّے جو مضامین سے مزین ہوں یا تصویروں کو ان کی زینت بنایا جائے ان کا مقصد صرف اس بات کا اظہار نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے کس دور میں کتنا فضل فرمایا بلکہ اس میں تاریخ بیان کرکے اور اس دور کی اہمیت بیان کرکے اس تنظیم کے ممبران کو یہ احساس دلانا ہوتا ہے کہ ہم نے آئندہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سامنے رکھتے ہوئے پہلے سے بڑھ کر اپنے آپ کو خلافت کے نظام سے جوڑنے اور اس کا معاون و مددگار بننے کی کوشش کرنی ہے۔

یہ تو اللہ کا فضل ہے کہ وہ اپنے وعدوں کے مطابق خلافت احمدیہ کی تائید و نصرت فرما رہا ہے اور جس مشن کی تکمیل کے لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا تھا اس کو خلافت احمدیہ کے ذریعہ سے جاری کئے ہوئے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعریف کے مطابق وہ دو اہم مقاصد ہیں جن کو آپ نے اسلام کی تعلیم اور آنحضرت ﷺ کے اسوہ کے مطابق دنیا میں جاری کرنا ہے اور وہ مقصد ہیں۔ نمبر ایک: بندے کو خدا کے قریب لانا اور خدا کا حق ادا کرنے والا بنانا اور دوسرے آپس میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنا اور اس کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کے مطابق قربانی دینا۔ پس آپ لوگ اپنے جائزے لیں کہ یہ دونوں قسم کے حقوق آپ خلیفۂ وقت کا مددگار بنتے ہوئے کس حد تک ادا کر رہی ہیں۔ اگر افراد جماعت خواہ وہ مرد ہوں یا عورتیں اپنے یہ حق ادا نہیں کر رہے تو پھر ان کو اس پر خوشی کا اظہار کرنے یا دن منانے کا بھی کوئی حق نہیں ہے۔ کیونکہ یہ دو عملی ہے۔ ایک طرف تو آپ اس بات پر خوشی منا رہی ہیں کہ اللہ نے ہمیں خلافت کی نعمت سے نوازا اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد پہلے خلفاء کے وقت میں جماعت سے اپنی رحمتوں اور برکتوں کا سلوک کرتا رہا ویسا ہی سلوک اس نے خلافت خامسہ میں بھی نہ صرف جاری رکھا بلکہ اس میں ہر روز اضافہ کرتا جا رہا ہے اور دوسری طرف جو کام خدا نے آپ کے سپرد کیا ہے کہ خلیفۂ وقت کے معاون و مددگار بن کر آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے

مشن کی تکمیل میں اپنا کردار ادا کریں، اس کی طرف پوری توجہ نہیں۔ اس لئے آپ سب کو اپنا محاسبہ کرنا چاہئے اور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے پہلے سے بہت زیادہ مستعد ہونا چاہئے۔

یہ مجلّہ جو آپ شائع کر رہی ہیں اس میں خلافت کے متعلق مختلف مضامین بھی ہیں اور نظمیں بھی ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات بھی ہیں اور خلفائے احمدیت کے حوالے بھی دیے گئے ہیں۔ اسی طرح میرے بعض خطبات بھی اس میں شامل ہیں۔ ان سب کا فائدہ تبھی ہو گا جب آپ ان دس سالوں کو ایک سنگ میل سمجھتے ہوئے آئندہ کے لئے بہتر سے بہتر پروگرام بنائیں کہ کس طرح ہم خلیفۂ وقت کی سلطان نصیر بن سکتی ہیں۔ تاکہ جہاں ہم اللہ تعالیٰ کے حق ادا کر رہی ہوں وہاں ہم جماعتی ترقی میں بھی اپنا کردار ادا کرنے والی ہوں۔

یاد رکھیں کہ لجنہ اماء اللہ ایک ایسی تنظیم ہے جس کے ساتھ جماعت کی نسلوں کی تربیت وابستہ ہے۔ آپ کی گودوں میں پلنے والے آئندہ کے لئے جماعت کا سرمایہ بننے والے ہیں۔ پس اس بات کو یاد رکھیں کہ دنیاداری کے اس ماحول میں نہ خود دنیا میں گم ہوں اور نہ اپنے بچوں کو ضرورت سے زیادہ دنیا میں پڑنے کی اجازت دیں۔ اور یہ اس وقت ہی ہو سکتا ہے جب آپ اپنے نیک نمونے بھی قائم کر رہی ہوں اور بچوں کی تربیت میں بھی بھرپور کوشش کر رہی ہوں۔

اللہ کرے کہ لجنہ کینیڈا سے جو مجھے توقعات وابستہ ہیں وہ ان کا حق ادا کرنے والی بھی ہوں اور اسی طرح خلافت احمدیہ کی مدد گار بننے کا حق بھی ادا کرنے والی ہوں۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن K-06.09.2015

عزیز ناصرات الاحمدیہ کینیڈا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ آپ کا اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور تمام شامل ہونے والیوں کو اس بابرکت موقع سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

یاد رکھیں کہ آپ احمدی بچیاں ہیں۔ آپ کو امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی ہے جن کا کام اسلام کی تبلیغ کرنا تھا۔ اور آپ کو ماننے کے طفیل یہ کام بلاشبہ ہر احمدی مرد اور عورت کا بھی ہے۔ نیک نمونہ اور دینی تعلیمات کو سیکھنا تبلیغ کے لئے بنیادی باتیں ہیں۔ نیک نمونہ یہی ہے کہ جن باتوں کا ہمارا پیارا دین اسلام ہمیں حکم دیتا ہے ان کو بجالائیں اور جن سے منع کرتا ہے ان سے

بچیں۔ آپ کی عادات اور چال چلن میں سلیقہ اور سلجھاؤ ہونا چاہئے۔ اپنے آپ کو انٹرنیٹ، فون اور ٹی وی چینلز کے مضر اثرات سے بچائیں۔ فرض عبادات کا اہتمام کریں۔ تلاوت کی عادت اپنائیں اور خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلق کی خاطر دعائیہ خطوط لکھتی رہا کریں۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کو ایم ٹی اے کے ذریعہ خلیفۂ وقت کے خطبات اور تقاریر براہ راست سننے کو ملتی ہیں۔ اگر اس پہلو سے کہیں کوئی سُستی ہے تو اسے دور کریں۔ اسی طرح اپنا دینی علم بھی بڑھائیں۔ کلاسوں اور اجتماعات میں قرآن و حدیث اور جماعتی تعلیمات کی چنیدہ باتیں سکھانا تو ایک گائیڈ لائن کے طور پر ہے۔ اصل میں تو آپ کو اپنے گھروں میں واپس جا کر دینی علم کو وسیع کرنے کا مستقل پروگرام بنانا چاہئے۔ قرآن شریف کا ترجمہ سیکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کا مطالعہ کریں۔ اس سے آپ کو دینی تعلیمات کی حقیقت اور برکات معلوم ہوں گی۔ آپ کا اپنا علم پختہ ہو گا تو آپ کو حکمت کے ساتھ کسی اور کو بھی اسلامی تعلیمات کے محاسن بتانے میں آسانی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 20.09.2015

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقع پر آپ کو نماز کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذاریات:57) یعنی میں نے جنّوں اور انسانوں کو پیدا ہی اس لئے کیا ہے کہ وہ

میری عبادت کریں اور عبادات میں نماز سب سے اہم عبادت ہے۔ آنحضور ﷺ نے بھی نماز کی اہمیت اور افادیت کو بار بار مختلف انداز میں بیان فرمایا ہے۔ آپ نے ایسے لوگوں کو جو مسجد سے چمٹے رہتے ہیں جنت میں خدا تعالیٰ کے سایہ میں جگہ پانے کی بشارت دی ہے اور وہ لوگ جو نمازوں میں سستی کرتے ہیں اور اس کی ادائیگی کی طرف توجہ نہیں کرتے انہیں انذار بھی فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک موقع پر آپ نے فرمایا: اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلَاتُهٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ۔ یعنی بندے سے قیامت کے دن اس کے اعمال میں سب سے پہلے نماز کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اگر اس کی نمازیں ٹھیک ہیں تو وہ کامیاب و کامران ہو گیا اور اگر ان میں خرابی ہے تو وہ ناکام و نامراد ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ بھی یہی بتاتا ہے کہ آپ نے ہر حالت میں نمازوں کا خاص اہتمام فرمایا۔ آپ نے حالتِ قیام میں بھی نمازوں کی پابندی کی اور سفروں میں بھی۔ صحت کی حالت میں بھی نمازیں پڑھیں اور بیماری میں بھی۔ امن کی حالت میں بھی نمازوں کا التزام کیا اور جنگ اور خوف کی حالت میں بھی نماز سے غافل نہیں ہوئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نماز کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

نماز کو خوب سنوار سنوار کر پڑھنا چاہئے۔ نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے اسی لیے کہا گیا ہے کہ نماز مومن کی معراج ہے۔ اس دین میں ہزاروں لاکھوں اولیاء اللہ، راست باز، ابدال، قطب گزرے ہیں۔ انہوں نے یہ مدارج اور مراتب کیونکر حاصل کئے؟ اسی نماز کے ذریعہ سے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ یعنی میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے اور فی الحقیقت جب انسان اس مقام اور درجہ پر پہنچتا ہے تو اس کے لئے اکمل اتم لذت نماز ہی ہوتی ہے اور یہی معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے ہیں۔(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ 310)

پس نماز اسلام کا بنیادی حکم ہے۔ یہ انسان کو صراطِ مستقیم پر چلاتی ہے۔ برائیوں اور فحش باتوں سے بچاتی ہے۔ روحانیت میں بڑھاتی اور اللہ تعالیٰ کا قرب عطا کرتی ہے۔ اس لئے اس کی ادائیگی کا ہر احمدی کو خاص خیال رکھنا چاہئے۔ عورتیں چونکہ بچوں کی پرورش کرتی ہیں اور ان کی ابتدائی تعلیم وتربیت کرتی ہیں اس لئے انہیں خود بھی نمازوں کا اہتمام کرنا چاہئے اور بچوں کو بھی چھوٹی عمر سے ہی نمازوں کی عادت ڈالنی چاہئے۔ بچوں کو پہلے سادہ نماز سکھائیں پھر ترجمہ سکھائیں اور اس کی باقاعدگی سے ادائیگی کی نصیحت اور نگرانی کرتی رہیں۔ کیونکہ تجربہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بچے جن کو نماز کی

عادت پڑ جاتی ہے وہ باقی نیک نصائح کو بھی آسانی سے مان لیتے ہیں اور ان کی تربیت اور اصلاح زیادہ بہتر طور پر ہو سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو نمازوں کی پابندی کرنے کی توفیق دے اور دین و دنیا کی حسنات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 14.11.2015

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ ناروے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے لئے یہ امر باعثِ مسرت ہے کہ آپ کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقع پر آپ کو چند تربیتی نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

دنیا میں عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت زیادہ ہے اور یہی نسبت جماعت میں بھی ہو گی۔ اس لئے عورتوں اور بچیوں کو اپنی اصلاح کی طرف غیر معمولی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اسلام نے عورت کو نہایت معزز مقام عطا فرمایا ہے۔ حدیث میں ماں کے قدموں تلے جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ اس لحاظ سے جنہیں جنت کہا گیا ہے انہیں

اپنا دینی معیار کس قدر بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ کس قدر عملی اصلاح کی ضرورت ہے۔ کس قدر نیک نمونے قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک احمدی عورت کو تو لوگ دوسری عورتوں کی نسبت زیادہ دینی تعلیمات پر کاربند دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ میں سے زیادہ تر خود یا ان کے والدین احمدیت کی وجہ سے یہاں آکر آباد ہوئے ہیں۔ آپ کو اپنے ملک کی مذہبی پابندیوں سے نجات دلانے کے لئے یہاں رہنے کا حق دیا گیا ہے۔ اگر آپ نے اپنی دینی تعلیمات پر عمل چھوڑ دیا تو اس طرح آپ اپنے آپ کو بھی دھوکہ دے رہی ہوں گی اور حکومت کو بھی۔ اس لئے احمدیت جس نے آپ کو دنیوی سہولیات والی زندگی دی اس کی تعلیمات پر عمل کرنا آپ کے لئے ضروری ہے۔ آپ کو اپنا دینی علم بڑھانے کی ضرورت ہے تاکہ اگر کوئی آپ کے عقائد کے بارہ میں سوال کرے تو آپ اس کو جواب دے سکیں۔ مثلاً یورپ میں پردے پر بہت اعتراضات اٹھتے ہیں۔ آپ انہیں اپنے عمل سے اور دلیل سے سمجھائیں کہ یہ پردہ کسی جبر کی وجہ سے نہیں ہے۔ عورت میں جو فطری طور پر حیا پائی جاتی ہے اور ہمارا جو مذہب سے لگاؤ ہے وہ ہمیں مجبور کرتا ہے کہ ہم پردہ کریں۔ پھر یہ بات بھی روز مرہ کے مشاہدہ میں آتی ہے جو عورتیں اپنے پردے اور لباس کا خیال رکھتی ہیں وہ عبادات اور دیگر دینی تعلیمات کی بھی پابندی کرتی ہیں۔ وہ ہر پہلو سے اپنی اصلاح کی کوشش کرتی ہیں اور بچوں کی تربیت کا بھی خیال رکھتی ہیں۔ وہ نماز روزہ کی پابند اور جماعتی چندوں میں باقاعدگی سے حصہ لیتی ہیں۔ انہیں

شوق ہوتا ہے کہ وہ احمدیت کی تبلیغ کریں اور وہ جس کسی کو ملیں انہیں ایم ٹی اے اور جماعتی ویب سائٹ کے بارے میں بتاتی ہیں نیز دیگر جماعتی معلومات کے ذرائع سے آگاہ کرتی رہتی ہیں تاکہ وہ نورِ ایمان جو اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمایا ہے وہ اسے اوروں تک پہنچا سکیں۔ پھر انہیں دعاؤں کی بھی عادت ہوتی ہے۔ وہ خلیفۂ وقت کو بھی دعاؤں کے لئے لکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی ایسی دیندار عورتوں سے پیار کا سلوک فرماتا ہے اور اپنے فضل سے انہیں دعاؤں کی قبولیت کا تجربہ کرواتا ہے اور پھر خلیفۂ وقت کی دعائیں بھی ایسے لوگوں کے حق میں قبول ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

دعا اسی کو فائدہ پہنچا سکتی ہے جو خود بھی اپنی اصلاح کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے سچے تعلق کو قائم کرتا ہے۔ پیغمبر کسی کے لئے اگر شفاعت کرے لیکن وہ شخص جس کی شفاعت کی گئی ہے اپنی اصلاح نہ کرے اور غفلت کی زندگی سے نہ نکلے تو وہ شفاعت اس کو فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ جب تک خود خدا تعالیٰ کی رحمت کے مقام پر کھڑا ہو تو دعا بھی اس کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ نرا اسباب پر بھروسہ نہ کر لو کہ بیعت کر لی ہے۔ اللہ تعالیٰ لفظی بیعتوں کو پسند نہیں کرتا بلکہ وہ چاہتا ہے کہ جیسے بیعت کے وقت توبہ کرتے ہو اس توبہ پر قائم رہو اور ہر روز نئی توجہ پیدا کرو جو اس کے استحکام کا موجب ہو۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 173-172)

پس میرا آپ کو یہی پیغام ہے کہ یورپ کے معاشرہ میں پائی جانے والی برائیوں سے اپنے آپ کو بچا کر رکھیں۔ آپ کی گفتگو میں، آپ کے عمل میں، آپ کے لباس میں، آپ کے چال چلن میں احمدیت کی جھلک نظر آنی چاہئے۔ آپ باقاعدگی سے میرے خطبات جمعہ سنا کریں اور بچوں کو بھی سنایا اور دکھایا کریں تاکہ آپ اور وہ اپنے آپ کو خلیفۂ وقت کے قریب سمجھیں۔ آپ کی سوچوں میں دین کی باتیں ہوں۔ آپ کے دلوں میں معاشرتی برائیوں اور برے ماحول سے نفرت پیدا ہو۔ اور نیکی اور رضائے باری تعالیٰ کا حصول آپ کا نصب العین ہو۔

اللہ تعالیٰ آپ کو میری ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 14.11.2015

پیاری ممبرات مجلسِ شوریٰ پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو امسال بھی مجلسِ شوریٰ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقع پر آپ کو چند نصائح کرنا چاہتا ہوں۔ پہلی نصیحت تو یہ ہے کہ دعاؤں پر زور دیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں زمانے کے امام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جنہوں نے ہمیں دعا کی اہمیت اور برکات سے آگاہ فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے دعا کا جو عرفان ایک احمدی کو نصیب ہے وہ کسی اور کو حاصل نہیں۔ اس لئے دعاؤں پر زور دیں کیونکہ ہمارے تمام تر کاموں کا انحصار دعاؤں پر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

اگر تم چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 232)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک اور جگہ دعا کی اہمیت یوں بیان فرمائی ہے:

"دعا بڑی دولت اور طاقت ہے۔ اور قرآن شریف میں جابجا اس کی ترغیب دی ہے اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں جنہوں نے دعا کے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی۔ انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ یہی ہے پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ایسی تبدیلی ہوگی جو خدا کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 207)

دوسری نصیحت بچوں کی تربیت کے حوالہ سے ہے۔ بچوں کی ابتدائی تربیت مائیں کرتی ہیں۔ شروع سے انہیں دین سکھانا، نمازوں کی عادت ڈالنا، نظامِ جماعت کی اطاعت کرنا اور خدمتِ دین کے کاموں میں حصہ لینے کی ترغیب دلانا احمدی ماؤں کا کام ہے۔ یاد رکھیں کہ ہماری جماعت نے سب دنیا میں خدا تعالیٰ کے سچے دین کی تبلیغ کرنی ہے اور بھٹکی روحوں کو اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے۔ آپ دوسروں کی صحیح راستہ کی طرف راہنمائی اسی صورت میں کر سکتی ہیں جب آپ خود تقویٰ کے مطابق زندگی بسر

کر رہی ہوں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔ اگر آپ اعمال صالحہ بجا لائیں گی تو اسی صورت میں آپ کے بچوں کو آپ کے قدموں سے جنت ملے گی۔ اس لئے تربیت کے ذرائع میں ایک بہترین ذریعہ نمونہ ہے اسے اپنائیں تا کہ آپ کی نصحیت میں اثر ہو۔ حقیقت میں عورتیں معاشرے کی اصلاح میں بہترین کردار ادا کر سکتی ہیں۔ آئندہ نسلوں کا مستقبل انہی کے ہاتھوں سے بنتا ہے۔ اس لئے بچوں کی تربیت ایک بہت بڑی ذمہ داری کا کام ہے جس کی طرف خاص توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے لجنہ کی تنظیم اس لئے قائم فرمائی تھی تا کہ اگر جماعت کے مرد کمزور ہوں تو عورتیں فعال ہوں۔ اگر عوتیں فرائض کی طرف توجہ رکھیں گی تو آئندہ نسل کے مرد اور عورتیں ان راہوں پر چلنے والے ہوں گے جو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے متعین فرمائے ہیں۔

اس طرح جماعتی عہدے امانت ہیں۔ اس امانت کا حق ادا کریں، بالعموم جب بھی کسی کو کوئی جماعتی خدمت سونپی جاتی ہے تو ایسے لوگوں کی صلاحیتوں اور ان کے خدمتِ دین کے شوق کی وجہ سے ان سے بہت سی نیک توقعات بھی وابستہ کی جاتی ہیں جن پر انہیں پورا اترنا چاہئے۔ اس لئے جو بھی جماعتی خدمت آپ کے سپرد ہے اس کو خدا تعالیٰ کا فضل سمجھتے ہوئے بہترین رنگ میں بجا لائیں۔ جو لوگ خدمتِ دین میں

مصروف رہتے ہیں ان کی اولادیں بھی انہی کاموں میں لگ جاتی ہیں اور یوں خدمتِ دین کا ایک سلسلہ اس گھرانے میں جاری و ساری رہتا ہے۔

ایک اور ضروری نصیحت میں آپ کو یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اپنا تعلق خلافت سے جوڑیں۔ اللہ تعالیٰ نے دین و دنیا کی فلاح و بہبود خلافت سے وابستگی میں رکھی ہے۔ ذرا غور کریں کہ آپ وہاں رہ رہی ہیں جہاں کے عوم الناس کی ایک کثیر تعداد نماز روزہ کی ادائیگی کرنے والی اور دین سے لگاؤ رکھنے والی ہے۔ لیکن کیا وجہ ہے کہ یہ سبھی آپس میں پھٹے ہوئے ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ ہر طرف بد انتظامی، انتشار اور خوف کا ماحول ہے۔ نہ انہیں ذاتی طور پر سکون و اطمنان نصیب ہے اور نہ ان کی دینی اور روحانی ترقی ہو رہی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اُس خلافت علی منہاج النبوۃ کے منکر ہیں جس کی خبر ہمارے پیارے نبی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی اور جس کے ساتھ چمٹ جانے کی آپ نے نصیحت فرمائی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے خلافت کا یہ انعام جماعت احمدیہ کو عطا فرمایا ہے جس کی بدولت جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک ہاتھ پر متحد ہے۔ اور خلافت ہی کی بدولت تمکنتِ دین ہوئی ہے اور جماعت مومنین کے خوف امن میں بدل دیے گئے ہیں۔ سب دنیا کے احمدی بخوبی جانتے ہیں کہ خدمتِ اسلام کی جو توفیق جماعتِ احمدیہ کو عطا ہو رہی ہے اور جو نئی سے نئی ترقیات اور فتوحات کے دروازے اللہ تعالیٰ ہمارے لئے کھول رہا ہے یہ خلافت ہی کی برکات ہیں۔ انہیں

خلیفۂ وقت کی دعاؤں پر بہت یقین اور تسلّی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ احبابِ جماعت کے دلوں میں خلیفۂ وقت کے لئے ایک غیر معمولی محبت و اخلاص اور اطاعت و احترام کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ پس آپ نے ہمیشہ اس جذبے کو مزید پروان چڑھانا ہے۔ آپ نے ہمیشہ خلافت کے استحکام کے لئے دعائیں کرنی ہیں۔ اور ان برکات سے اپنی اولادوں کو بھی آگاہ کرنا ہے۔ اس لئے آپ اپنے پروگراموں میں، اپنی مجالس میں اور اپنے گھروں میں خلافت کی اہمیت اور فیوض و برکات کا بار بار تذکرہ کرتی رہا کریں تا کہ آپ اور آپ کے خاندان اور آئندہ نسلیں سبھی ہمیشہ خلافت سے جڑے رہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ان نصائح پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کو دین و دنیا کی حسنات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 10.07.2016

عزیز ممبرات لجنہ اماء اللہ جرمنی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقع پر چند نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

آپ خدا کے فضل سے احمدی مستورات ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے زمانے کے امام کو پہچاننے کی توفیق دی ہے۔ بیعت کے بعد آپ میں اور غیروں میں واضح فرق دکھائی دینا چاہئے اور یہ تبھی ممکن ہے جب آپ اس امام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد اسلامی تعلیمات کو سب دنیا تک پہنچانا

ہے۔ اور اسلامی تعلیمات میں سے ایک اہم تعلیم جو خواتین کو دی گئی ہے وہ پردہ ہے۔ یورپ کا بے دین معاشرہ اگر اس تعلیم کو تخفیف کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس پر اعتراض کرتا ہے تو اس کی ہرگز پرواہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ وہ کریں جو خدا اور خدا کے رسول کی تعلیم ہے۔ اگر لوگوں کے اعتراضات اور معاشرتی دباؤ میں آکر احمدی خواتین بھی پردہ پر عمل چھوڑ دیں تو پھر ہم میں اور غیروں میں فرق کیا رہا۔ اور لازمی طور پر پھر اس کے بد نتائج بھی بھگتنا پڑیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"آج کل پردہ پر حملے کئے جاتے ہیں، لیکن یہ نہیں جانتے کہ اسلامی پردہ سے مراد زنداں نہیں بلکہ ایک قسم کی روک ہے غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں۔ جب پردہ ہو گا، ٹھوکر سے بچیں گے۔ ایک منصف مزاج کہہ سکتا ہے کہ ایسے لوگوں میں جہاں غیر مرد و عورت اکٹھے بلا تامل اور بے محابا مل سکیں، سیر کریں کیونکر جذبات نفس سے اضطراراً ٹھوکر نہ دکھائیں گے۔ بسا اوقات سننے اور دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسی قومیں غیر مرد و عورت کے ایک مکان میں تنہا رہنے کو حالانکہ دروازہ بند ہو کوئی عیب نہیں سمجھتیں۔ یہ گویا تہذیب ہے۔ انہی بد نتائج کو روکنے کے لئے شارع اسلام نے وہ باتیں کرنے کی اجازت ہی نہ دی جو کسی کی ٹھوکر کا باعث ہوں۔ ایسے موقع پر یہ کہہ دیا کہ جہاں اس طرح غیر مرد و عورت ہر دو جمع ہوں تیسرا اُن میں شیطان ہوتا ہے۔ ان

ناپاک نتائج پر غور کرو جو یورپ اس خلیع الرسن تعلیم سے بھگت رہا ہے۔۔۔ اسلامی تعلیم کیسی پاکیزہ تعلیم ہے کہ جس نے مرد و عورت کو الگ رکھ کر ٹھوکر سے بچایا اور انسان کی زندگی حرام اور تلخ نہیں کی جس کے باعث یورپ نے آئے دن کی خانہ جنگیاں اور خودکشیاں دیکھیں۔" (ملفوظات جلد اول۔ صفحہ 21-22 جدید ایڈیشن)

پس اس تعلیم پر خود بھی عمل کریں اور اپنی بچیوں کو بھی اس کی پابندی کروائیں۔ جب بچیاں بارہ تیرہ سال کی عمر کو پہنچیں تو انہیں حیادار لباس کی عادت ڈالیں تاکہ جیسے جیسے وہ بڑی ہوں تو پردہ کے معاملہ میں ان کے اندر کسی قسم کی جھجھک نہ ہو۔

پھر آج کل کے سوشل میڈیا سے بھی بہت سی برائیاں جنم لے رہی ہیں۔ نوجوان لڑکے لڑکیاں ماں باپ کے سامنے بیٹھے خاموشی سے چیٹنگ کر رہے ہوتے ہیں۔ پیغامات کا اور تصاویر وغیرہ کا تبادلہ ہو رہا ہوتا ہے۔ نئے نئے پروگراموں میں اکاونٹ بنا لئے جاتے ہیں اور سارا سارا دن فون، آئی پیڈ اور کمپیوٹر وغیرہ پر بیٹھ کر وقت ضائع کیا جاتا ہے۔ اس سے اخلاق بگڑتے ہیں، مزاج میں چڑچڑا پن پیدا ہونے لگتا ہے اور بچے دیکھتے ہی دیکھتے ہاتھوں سے نکل جاتے ہیں۔ ان ساری باتوں پر نظر رکھنے اور انہیں محدود کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے آپ کو ان کے لئے متبادل مصروفیات بھی سوچنا ہوں گی۔ انہیں گھریلو کاموں میں مصروف کریں۔ جماعتی خدمات میں شامل کریں اور

ایسی مصروفیات بنائیں جو ان کے لئے اور معاشرہ کے لئے مثبت اور مفید ہوں۔ یہ بڑی اہم ذمہ داری ہے جسے احمدی مستورات نے بجالانا ہے۔

تربیتِ اولاد بہت اہم کام ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔ اس میں والدہ پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو رضائے باری تعالیٰ کی ان راہوں پر چلائے جو انہیں جنت میں لے جائیں۔ اسی طرح ایک اور موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نصیحت فرمائی کہ جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کی تاکید کرو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر ان پر سختی کرو۔ پس تربیت اولاد پر خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ بچوں کو نیک نمونہ پیش کریں اور انہیں نیک باتوں کی نصیحت کرتی رہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے ان کے حق میں دعائیں کرتی رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

بچوں کے لئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب ٹھہرالیں۔ اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 562)

خلافت کے ساتھ وابستگی کے مضمون کو بھی ہمیشہ یاد رکھیں۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اس نعمت کی بدولت آپ کو ایک ہاتھ پر متحد کیا ہوا ہے۔ جماعت اور خلیفۂ وقت کے مابین محبت اور اخوت کا رشتہ پیدا کیا ہے۔ سب دنیا کے

احمدی اپنی خوشی و غمی کی خبریں خلیفۂ وقت کو لکھتے ہیں۔ اور اس سے اپنے دلوں میں اطمینان محسوس کرتے ہیں۔ پھر خطبات اور خطابات سن کر اپنی دینی اور روحانی تربیت کا سامان کرتے ہیں۔ اپنے بچوں کو نصیحت کرنی ہو تو خلیفۂ وقت کے حوالے سے نصیحت ان پر خاص اثر کرتی ہے۔ یہ وہ انفرادیت ہے جو اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو عطا فرمائی ہے۔ خدا تعالیٰ کے انعام پر شکر کرتی رہیں۔ اگر آپ خود کو اور اپنی اولاد کو بھی خلافت سے جوڑے رکھیں گی تو اللہ تعالیٰ آپ سب کو بھٹکنے سے بچائے گا۔ معاشرے کے بد اثرات سے محفوظ رکھے گا اور دین و دنیا کی فلاح و بہبود عطا فرمائے گا۔

اللہ تعالیٰ آپ کو میری ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 18.08.2016

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ ناروے!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو رسالہ ''زینب'' کے 25 سال پورے ہونے پر اس کا خاص نمبر شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ اس موقع پر میں آپ کو چند نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

ہماری جماعت میں رسائل و جرائد احباب جماعت تک خلیفۂ وقت کی آواز پہنچانے کے لئے شائع کئے جاتے ہیں۔ نیز عقائد سکھانا، دینی معلومات بڑھانا اور جماعتی سرگرمیوں سے مطلع کرنا بھی ایک اہم مقصد ہے۔ آپ کے رسالہ میں بھی یہی مقاصد مد نظر رہنے چاہئیں۔ یاد رکھیں کہ آپ کے ارد گرد کا ماحول برائیوں کی دعوت دے رہا

ہے۔ آپ نے اسلام کی پیاری تعلیم کے ذریعہ اس دعوت کا رد کرنا ہے۔ مثلاً اسلام کی اہم تعلیم پردہ ہے جو مسلمان خواتین کو دی گئی ہے کہ وہ اس کی پابندی کریں۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت نے وقتاً فوقتاً جو کچھ بیان کیا ہے اس میں سے اقتباسات شائع کئے جائیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

"آج کل پردہ پر حملے کئے جاتے ہیں۔ لیکن یہ نہیں جانتے کہ اسلامی پردہ سے مراد زِنداں نہیں، بلکہ ایک قسم کی روک ہے کہ غیر مرد و عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے، جب پردہ ہو گا، ٹھوکر سے بچیں گے۔ ایک منصف مزاج کہہ سکتا ہے کہ ایسے لوگوں میں جہاں غیر مرد و عورت اکٹھے بلا تامل اور بے محابا مل سکیں، سیر کریں کیونکر جذباتِ نفس سے اضطراراً ٹھوکر نہ کھائیں گے۔ بسا اوقات سننے اور دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسی قومیں غیر مرد اور عورت کے ایک مکان میں تنہا رہنے کو حالانکہ دروازہ بند ہو، کوئی عیب نہیں سمجھتیں۔ یہ گویا تہذیب ہے۔ انہی بد نتائج کو روکنے کے لئے شارع اسلام نے وہ باتیں کرنے کی اجازت ہی نہ دی، جو کسی کی ٹھوکر کا باعث ہوں۔ ایسے موقع پر یہ کہہ دیا کہ جہاں اس طرح غیر محرم مرد و عورت ہر دو جمع ہوں، تیسرا ان میں شیطان ہوتا ہے۔ ان ناپاک نتائج پر غور کرو جو یورپ اس خلیع الرسن تعلیم سے بھگت رہا ہے۔۔۔ اسلامی تعلیم کیسی پاکیزہ تعلیم ہے کہ جس نے مرد و عورت کو الگ رکھ کر ٹھوکر

سے بچایا اور انسان کی زندگی حرام اور تلخ نہیں کی جس کے باعث یورپ نے آئے دن کی خانہ جنگیاں اور خودکشیاں دیکھیں۔" (ملفوظات جلد اول۔ صفحہ 21 تا 22)

پھر رسالے کے کچھ صفحات میرے خطبات اور تقاریر کے لئے مخصوص کرلیں تاکہ مختلف طریقوں سے نصائح سے آگاہی ہوتی رہے۔ خلافت کی برکات و اہمیت کے بارے میں مضامین شائع کیا کریں تاکہ بار بار کی یاد دہانی سے یہ مضمون سب کو ذہن نشین ہو جائے کہ آج دین سے قربت، روحانی ترقی اور دنیوی آلائشوں سے بچنے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ خود کو خلافت کے ساتھ چمٹالیں۔

اللہ تعالیٰ رسالہ کی انتظامیہ اور جملہ قارئیات کے لئے پچیس سالہ سفر مبارک کرے اور آپ کے رسالہ کو جماعت کی بہترین ترجمانی کرنے والا بنائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 24.09.2016

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں آپ کو چند تربیتی امور کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

یہ بات روزمرہ کے مشاہدہ میں آتی ہے کہ انسان بعض چھوٹی چھوٹی برائیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے مثلاً یہ کہ اس کا اپنے ہمسایوں کے ساتھ سلوک اچھا نہیں ہوتا۔ آپس میں مل کر کسی کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور استہزاء کیا جاتا ہے۔ اپنے بچوں کو ضرورت سے زیادہ پیار کیا جاتا ہے اور دوسروں کے بچوں کو پیچھے دھکیل دیا جاتا ہے۔ ادنیٰ ادنیٰ باتوں

پر جھوٹ بولا جاتا ہے اور بچوں کو بھی جھوٹ میں مبتلا کیا جاتا ہے مثلاً یہی کہ کسی سے ملنا نہیں چاہتے تو بچے سے دروازے پر جواب دلوا دیا کہ گھر پر نہیں ہیں۔ اسی طرح عہدیداروں کی کوئی بات پسند نہ آئے تو اپنے دلوں میں نافرمانی کی سوچ پیدا کر لینا۔ عہدیداروں سے ضد کرنا، ان سے بحث کرنا اور بات نہ ماننا۔ یہ وہ برائیاں ہیں جو اگر بڑے نہ چھوڑیں تو پھر یہ اولاد میں منتقل ہو جاتی ہیں اور ان کی تربیت بگڑ جاتی ہے۔ بڑوں کو دیکھ کر ان کے اندر نظامِ جماعت کی نافرمانی پیدا ہونے لگتی ہے اور عہدیداروں کا احترام دلوں سے اٹھنے لگتا ہے۔ ایسے والدین کو سمجھایا جائے تو کہتے ہیں زمانہ بدل گیا ہے، بچے بڑوں کی بات نہیں مانتے۔ حالانکہ یہ سب کچھ بچوں کی بروقت تربیت نہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو چھوٹی عمر سے بچوں کی تربیت کا خیال رکھنے کی نصیحت فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کی تاکید کرو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز نہ پڑھنے پر سختی کرو اور اس عمر میں انہیں الگ الگ بستر پر سلایا کرو۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ)

پھر ایک اور موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے عمل اس سے منقطع ہو جاتے ہیں سوائے تین چیزوں کے۔ صدقہ جاریہ کے یا ایسے علم کے جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا نیک اولاد کے جو اس کے لئے دعا کرے۔“ (صحیح مسلم۔ کتاب الوصیت)

پس اسلام میں اولاد کی نیک تربیت کی خاص اہمیت ہے اور ہماری جماعت کہ جسے سب دنیا کا معلم بنایا گیا ہے اس کے بچے تو دوسروں سے بہت اچھے اور منفرد نظر آنے چاہئیں۔ ان کے طور طریقے مہذبانہ ہونے چاہئیں۔ ان کی گفتگو اور طرزِ زندگی پاکیزہ اور دوسروں کے لئے مثالی ہونی چاہئے اور ان پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی تعلیمات اور تربیت کا اثر نمایاں نظر آنا چاہئے۔ بچوں کی تربیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ان کے ساتھ دوستی کا ماحول پیدا کیا جائے۔ وہ کوئی سوال پوچھیں تو انہیں جواب دے کر ان کی تسلی کروانی چاہئے تا کہ انہیں یہ احساس ہو کہ والدین ان کے ہمدرد اور دوست ہیں۔ وہ آپ کو اپنا رازدان سمجھیں۔ اپنے معاملات میں آپ سے مشورہ لیں اور برائیوں کو آپ سے چھپائیں نہیں۔ انہیں سچ کا خلق اپنانے کی نصیحت کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو انسان کی نفسیات اور فطرت کو سمجھنے

والے تھے آپ نے ایک موقع پر ایک شخص کو جھوٹ سے پرہیز کرنے کی نصیحت فرمائی اور سچائی کو اختیار کرنے کی برکت سے اس کی ساری برائیاں دور ہو گئیں۔

والدین کو یہ فکر ہونی چاہئے کہ ان کی اولاد دین کی خادم ہو۔ انہیں ان کے عقائد کی اصلاح اور اخلاق بہتر بنانے کی طرف خاص توجہ کرنی چاہئے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”لوگ اولاد کی خواہش تو کرتے ہیں، مگر نہ اس لئے کہ وہ خادمِ دین ہو بلکہ اس لئے کہ وہ دنیا میں ان کا کوئی وارث ہو اور جب اولاد ہوتی ہے تو اس کی تربیت کا فکر نہیں کیا جاتا نہ اس کے عقائد کی اصلاح کی جاتی ہے اور نہ اخلاقی حالت کو درست کیا جاتا ہے۔ یہ یاد رکھو کہ اس کا ایمان درست نہیں ہو سکتا جو اقرب تعلقات کو نہیں سمجھتا۔ جب وہ اس سے قاصر ہے تو اور نیکیوں کی امید اس سے کیا ہو سکتی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اولاد کی خواہش کو اس طرح پر قرآن میں بیان فرمایا ہے۔ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔ (الفرقان:75) یعنی خدا ہم کو ہماری بیویوں اور بچوں سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرماوے اور یہ تب ہی میسر آسکتی ہے کہ وہ فسق و فجور کی زندگی بسر نہ کرتے ہوں بلکہ عباد الرحمٰن کی زندگی بسر کرنے والے ہوں اور خدا کو ہر شے پر مقدم کرنے والے ہوں۔“ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 562 تا 563)

پس یاد رکھیں کہ آپ احمدی مائیں اور بہنیں ہیں جنہوں نے مستقبل کی بہترین قوم تیار کرنی ہے۔ اپنی پنجوقتہ نمازوں کو بلاناغہ ادا کرنے کا اہتمام کریں۔ اسلامی تعلیمات مثلاً پردہ کی پابندی کریں۔ دین کو دنیا پر مقدم کریں۔ خلیفۂ وقت کی باتوں کو غور سے سنیں اوران پر عمل کریں۔ نظامِ جماعت کی اطاعت اور ہر سطح کے عہدیداروں کا احترام کریں اور یہ سب نیک باتیں اپنی اولاد کو بھی سکھائیں۔ اس سے آپ کی ذاتی زندگی بھی حسین بنے گی اور نظام جماعت بھی ترقی کرے گا۔ انشاءاللہ

اللہ تعالیٰ آپ کو میری ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن17.11.2016

پیاری نمائندگان مجلسِ شوریٰ لجنہ اماء اللہ پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو امسال بھی اپنی مجلسِ شوریٰ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ اس موقع پر میں آپ کو چند نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعت میں خلافت کا نظام قائم فرمایا ہے جس کا پانچواں دور اس وقت خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت سے جاری ہے۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ اس عظیم الشان آسمانی نظام کے ساتھ وابستہ ہیں۔

لجنہ کی تنظیم کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جاری فرمایا اور اللہ کے فضل سے یہ خلفائے احمدیت کی نگرانی میں ترقی کی شاہراہوں پر گامزن ہے اور اپنے مختلف پروگراموں کا انعقاد کرتی رہتی ہے۔ مجلسِ شوریٰ بھی انہی پروگراموں میں سے ایک اہم پروگرام ہے جس کے لئے آپ ان دنوں جمع ہوئی ہیں۔ آپ کی تنظیم اور سرگرمیاں بلاشبہ خلافت ہی کی بدولت ہیں اور اسی کے فیضان اور برکات کا پرتو ہیں۔ اس لئے آپ نے ہمیشہ اس حبلُ اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھنا ہے اور خلافت کے ساتھ اپنے اخلاص اور وفا کے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرتے چلے جانا ہے۔

آپ بہت خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے MTA کی صورت میں آپ کے لئے خلیفۂ وقت سے ملاقات کے سامان پیدا کئے ہیں۔ یہ وہ عظیم الشان نعمت ہے جس کی بدولت سب دنیا کے احمدی خود کو خلیفۂ وقت کے قریب تر محسوس کرتے ہیں۔ ہر جمعہ کو خلیفۂ وقت کا خطبہ دیکھتے ہیں اور اپنے ایمانوں کو تازہ کرتے ہیں۔ اس سے ان کی تربیت ہوتی ہے۔ دینی علم بڑھتا ہے اور روحانی ترقی ہوتی ہے۔ آپ بھی یقیناً اپنے بچوں کے ساتھ خطبات اور تقاریر سنتی ہوں گی، لیکن اس کا حقیقی فائدہ تبھی ہو گا جب خلیفۂ وقت کی نصائح پر سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا کی روح کے ساتھ فوری عمل شروع کر دیا جائے۔ وہ جب آپ کو نمازوں میں سستی دُور کرنے کی طرف توجہ دلائیں تو پہلے سے زیادہ نمازوں کے

قیام کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ جب وہ مالی قربانی کی تحریک کریں تو اپنے اموال خدا کی راہ میں پیش کرنے کے لئے مستعد ہو جائیں۔

مجھے اکثر یہ شکایات ملتی رہتی ہیں کہ پاکستان میں پردہ کا معیار دن بدن گرتا جارہاہے اور اس کی طرف عدم دلچسپی اور عدم توجہ بڑھتی جارہی ہے۔ حالانکہ یہ تو آپ کے تقدس اور حیاء کی علامت ہے۔ اس لئے آپ کو اس طرف بہت توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ آپ سب کی یہ ذمہ داری ہے کہ آپ اس طرح کا پردہ کرنے کی عادت ڈال لیں جس طرح کہ اللہ اور رسول نے پردہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

اسی طرح تربیت کی اَور بہت سی کمزوریاں ہیں جنہیں دُور کرنے کی ضرورت ہے۔ نئی سائنسی ایجادات سے بچوں کی مصروفیات اور رجحانات بدل رہے ہیں اور تربیت پر منفی اثر پڑ رہاہے۔ آپ کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کے دلوں میں دین کی محبت پیدا کریں اور انہیں معاشرے کی آلودگیوں سے بچائیں۔ آپ میں سے بہت سی ایسی مائیں اور بہنیں اس موقع پر موجود ہوں گی جن کے گھروں میں واقفینِ نو بچے اور بچیاں ہیں۔ ان کی نیک تربیت کریں۔ دینی معلومات بڑھائیں۔ انہیں نمازوں کی پابندی اور روزانہ تلاوت کی عادت ڈالیں۔ جماعتی پروگراموں اور خدمتِ دین کے کاموں میں شامل کریں۔ نظام جماعت کی اطاعت سکھائیں۔ بچیوں کو حیادار لباس اور پردے کی عادت ڈالیں۔ اسی طرح اپنے واقفینِ نو بچوں کو بہترین دنیوی تعلیم دلوائیں تاکہ آپ مفید وجود

تیار کر کے خلیفۂ وقت کو پیش کر سکیں اور وہ سلسلہ کی ضروریات پوری کرنے کے قابل ہوں۔

مجلسِ شوریٰ کے نمائندگان بالعموم لجنہ کی ایسی ممبرات ہوتی ہیں جنہیں دین کے ساتھ خاص لگاؤ ہوتا ہے اور وہ دینی کاموں میں بڑی خوشی سے حصہ لیتی ہیں۔ وہ جب مرکزی پروگراموں میں شمولیت کرتی ہیں تو ان کا یہ جذبہ مزید پروان چڑھتا ہے۔ پس جن کو نمائندگی کا موقع ملا ہے انہیں یہ اعزاز بہت مبارک ہو۔ وہ یاد رکھیں کہ یہ نمائندگی صرف تین دن کی نہیں ہے بلکہ آپ سارے سال کے لئے نمائندہ ہیں اور اس نمائندگی کا حق ادا کرنے کے لئے آپ کو سارا سال مستعد رہنا چاہئے اور شوریٰ میں آپ جو فیصلے کریں اور ان کی منظوری خلیفۃ المسیح کی طرف سے ہو جائے تو پھر خود بھی ان پر عمل کریں اور اپنی اپنی مجالس میں سارا سال ان پر عملدرآمد کرانے کے لئے کوشاں رہیں اور اپنے نیک جذبوں کو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کمزور نہ ہونے دیں۔ اپنے گھروں میں خلافت کی اہمیت اور برکات کا تذکرہ کرتی رہیں۔ تربیتِ اولاد سے کبھی غافل نہ ہوں۔ یہ وہ باتیں ہیں جن سے اولاد آپ کے لئے قرۃ العین بنے گی اور آپ خدا تعالیٰ کے فضلوں کی وارث بنیں گی۔ پس ان تمام باتوں کو یاد رکھیں۔ مجلسِ شوریٰ کے موقع پر

جو ذمہ داری آپ کی ہے اسے بہترین رنگ میں ادا کریں۔ اپنی آراء کو محض للہ پیش کریں۔ تقویٰ اور خشیت اللہ ہمیشہ آپ کا نصب العین ہو۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہو۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔ جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہو گی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہو گا۔"

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19۔ صفحہ 17)

پھر فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں جس قدر بار بار تقویٰ کا ذکر کیا ہے اتنا ذکر اور کسی امر کا نہیں کیا۔" (ملفوظات جلد 4 صفحہ 508)

اللہ تعالیٰ آپ کو ان تمام نیک باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 11.03.2017

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ ناروے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

آج کل کے ماحول میں تربیت اولاد کی طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے جس کی بدرجہ اولیٰ ذمہ دار احمدی مائیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا۔ (التحریم آیت نمبر 7) یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو آگ سے بچاؤ۔

احادیث میں بھی تربیتِ اولاد کا مضمون بار بار بیان ہوا ہے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے آنحضور ﷺ سے والدین کے ان کی اولاد پر حق کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا والدین ہی تیری جنت اور جہنم ہیں یعنی اچھی تربیت جنت کا وارث بنا دیتی ہے اور بری تربیت جہنم کا وارث بنا دیتی ہے۔ (ابن ماجہ کتاب الادب)

پھر ایک موقع پر حضور ﷺ نے ماں کی فضیلت یوں بیان فرمائی کہ ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔ چنانچہ ایسی خواتین جو بچوں کی تربیت کی ذمہ داری کو احسن رنگ میں نبھاتی ہیں بلاشبہ ان کے قدموں سے اولاد کو جنت نصیب ہوتی ہے۔ وہ مائیں جو بچوں کو سچ کی عادت ڈالتی ہیں، بڑوں کا ادب سکھاتی ہیں، بہترین اخلاق کی تعلیم دیتی ہیں، انہیں معاشرتی برائیوں سے بچا کر رکھتی ہیں، ان کے دلوں میں دین کی محبت پیدا کرتی ہیں، انہیں دینی پروگراموں میں شامل کرتی اور خدمتِ دین کے کاموں کی ترغیب دلاتی ہیں ان کے بچے ان کے لئے نیک نامی کا باعث بنتے اور قرۃ العین ثابت ہوتے ہیں۔

پس اپنی اولاد کی تربیت کا خاص خیال رکھیں اور اس سے ہر گز غافل نہ ہوں۔ اپنے بچوں کی مصروفیات اور رجحانات کو اسلام اور احمدیت کی تعلیمات کے تابع بنائیں تاکہ وہ آپ کے لئے اور جماعت کے لئے مفید وجود ثابت ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 20.03.2017

پیاری ناصرات الاحمدیہ جرمنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو سہ ماہی رسالہ ''گلدستہ'' کے اجراء کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

اس کے لئے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ نے مجھ سے پیغام بھجوانے کی درخواست کی ہے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ ذیلی تنظیموں کا قیام خلافتِ احمدیہ کی برکات میں سے ایک عظیم الشان برکت ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اِن کا اجراء فرمایا تا کہ جماعت کے ہر طبقہ کے لوگ خدمت دین کے کاموں میں اپنا کردار ادا کر سکیں اور مختلف انداز میں اپنی صلاحیتوں کو ابھارنے اور اپنا دینی تشخص پیدا کرنے کے مواقع پا سکیں۔ لجنہ اماء اللہ بھی جماعت کی ذیلی تنظیموں میں سے ایک ہے جس کی آگے ایک شاخ ناصرات الاحمدیہ کہلاتی ہے جو پندرہ سال تک کی احمدی بچیوں کی تنظیم ہے۔ پس

آپ خدا کے فضل سے جماعت کے مستحکم اور فعال تنظیمی ڈھانچے کا حصہ ہیں جس کا کام اسلام اور احمدیت کی تعلیمات سے سب دنیا کو آگاہ کرنا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ کی دینی معلومات وسیع ہوں۔ اپنے عقائد سے بخوبی واقفیت ہو اور اسلامی تعلیمات کی پابندی کرتی ہوں۔ مثلاً حیادار لباس پہنیں۔ کوٹ و برقعے کی عمر ہو تو اس کے بغیر گھر سے باہر نہ نکلیں۔ بیہودہ مجالس، غیر اخلاقی دوستیوں اور انٹرنیٹ اور موبائل فون وغیرہ کی برائیوں سے خود کو بچا کر رکھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب ''کشتیٔ نوح'' میں بد رفیق اور خراب مجلسوں کو نہ چھوڑنے والوں کو بڑا سخت انذار فرمایا ہے۔ پس اس تعلیم کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ ناصرات کی عمر تعلیم کی عمر ہے۔ اپنی تعلیم پر خاص دھیان دیں اور بہتر مستقبل کے لئے محنت کریں اور دعاؤں سے کام لیں۔ آپ اپنی مصروفیات ایسی بنائیں جن سے آپ کی دین سے محبت ظاہر ہوتی ہو۔ مثلاً ہر جمعہ کو جب میرا خطبہ ایم ٹی اے پر نشر ہو تو اسے سننے کا اہتمام کریں۔ کچھ باتیں ساتھ ساتھ نوٹ بھی کریں تاکہ پوری توجہ خطبے کی طرف مرکوز رہے۔ جن باتوں کی سمجھ نہ آئے گھر میں کسی بڑے سے پوچھ لیں۔ اس سے آپ کا خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلق قائم ہو جائے گا۔ دینی علم بڑھے گا۔ سوچ اور خیالات پاک ہو جائیں گے اور خدمتِ دین اور جماعتی پروگراموں میں شمولیت کا جذبہ تقویت پائے گا۔ یاد رکھیں کہ آپ جتنا اپنے آپ کو دین کے قریب

رکھیں گی اتنا ہی معاشرتی آلودگیوں سے محفوظ رہ سکیں گی۔ اسی سے سکونِ قلب عطا ہو گا۔ تبلیغ کریں گی تو بات میں اثر ہو گا۔

رسالہ کی انتظامیہ کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہر شمارے میں کچھ حصہ قرآن شریف اور احادیث پر مشتمل ہو۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے اقتباسات بھی شامل کریں اور کچھ صفحات میرے خطبات کے لئے مخصوص کر لیں۔ خطبات کو سوال و جواب کی شکل میں بھی شائع کریں تا کہ چھوٹی عمر سے ہماری احمدی بچیوں کی خلافت سے وابستگی مضبوط ہوتی چلی جائے۔ اسی طرح معلومات بڑھانے اور علمی تحقیق کا شوق اجاگر کرنے کے لئے راہنمائی بھی ہو۔ ناصرات سے چھوٹے چھوٹے مضامین اور سبق آموز کہانیاں لکھوا کر انہیں بھی رسالے کا حصہ بنائیں تا کہ وہ محسوس کریں کہ یہ ان کا اپنا رسالہ ہے اور انہیں اس کے مطالعہ میں خاص دلچسپی ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن MA-05.07.2017

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ جرمنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقع پر آپ کو چند نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

اسلام نے عورت کو بہت عزت کا مقام عطا کیا ہے۔ وہ بیٹی کی پیدائش کو رحمت قرار دیتا ہے۔ بیٹیوں کی نیک تربیت کرنے والوں کو جنت کی خوشخبری دیتا ہے۔ ماں کے ادب اور احترام کا درس دیتا ہے۔ ایک صحابی کے سوال پر حضور ﷺ نے اس کے حسن سلوک کی سب سے زیادہ حقدار اس کی ماں کو ٹھہرایا۔ اسی طرح ماں کے قدموں

تلے جنت کی تعلیم بھی دی۔ پس اسلام کا عورتوں پر بڑا احسان ہے کہ اس نے ان کی عزت و تکریم قائم کی۔

یہ دور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا دور ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد خلافۃ علی منہاج النبوۃ کا قیام ہو چکا ہے۔ آپ کی پیاری جماعت خلافت احمدیہ کے پانچویں دور میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کے لامتناہی سلسلہ کو اپنے اوپر نازل ہوتا دیکھ رہی ہے اور خلیفۂ وقت کی زیر قیادت کاروانِ احمدیت ترقی کی نئی سے نئی منازل طے کرتا چلا جارہا ہے۔ احمدی خواتین کے لئے ان کی تنظیم لجنہ اماء اللہ کا قیام خلافت احمدیہ کا خاص فیضان ہے۔ آپ کو اس کے ذریعہ اپنی دینی اور روحانی ترقی کے مواقع میسر آتے ہیں۔ آپ آزادی سے اپنی پسند کے جماعتی پروگرام بناتی اور خدمتِ اسلام کے کاموں اور تبلیغی مساعی میں حصہ لیتی ہیں۔ پس آپ خوش قسمت ہیں کہ اس حبل اللہ کو تھام کر اسلام کی نشر و اشاعت میں اپنا کردار ادا کرنے کی توفیق پا رہی ہیں۔ اس کا حقیقی شکرانہ یہی ہے کہ اسلام کے اوامر و نواہی کی صدقِ دل سے تعمیل کریں۔ نماز اسلام کی اہم ترین فرض عبادت ہے اس کی پابندی کریں۔ قرآن شریف اور احادیث میں بار بار نماز کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ نمازیوں کے لئے خوشخبریاں دی گئی ہیں جبکہ

نماز سے غافل لوگوں کے لئے سخت انذار ہے۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے بندے سے نماز کا حساب لیا جائے گا۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس نے نجات پالی اور اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہوا اور گھاٹے میں رہا۔ (ترمذی، ابواب الصلوٰۃ)

اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے لئے اسوۂ حسنہ بنایا ہے۔ آپ عمر بھر نمازوں کا خاص اہتمام فرماتے رہے۔ آپ نے ایک موقع پر فرمایا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ دراصل نماز کے بہت سے فوائد ہیں۔ اس سے روحانی منازل طے ہوتی ہیں اور قربِ الٰہی نصیب ہوتا ہے۔ یہ فحشاء اور برائیوں سے بچاتی ہیں۔ خیالات کو پاک کرتی ہے۔ پریشانیوں سے نجات دلاتی اور مشکلات کو دور کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اسی لئے فرمایا ہے کہ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب۔ اطمینان اور سکینتِ قلب کے لئے نماز سے بڑھ کو کوئی ذریعہ نہیں۔۔۔ نماز ہی کو سنوار سنوار کر پڑھنا چاہئے اور سمجھ سمجھ کر پڑھو اور مسنون دعاؤں کے بعد اپنے لئے اپنی زبان میں بھی

دعائیں کرو اس سے تمہیں اطمینان قلب حاصل ہو گا اور سب مشکلات خدا تعالیٰ چاہے گا تو اسی سے حل ہو جائیں گی۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ 311)

پس پنجوقتہ نمازیں اسلام کی بنیادی تعلیم ہے اور اس پر عمل ضروری ہے۔ پھر عورتوں کے حوالے سے پردہ بھی اسلام کی اہم تعلیم ہے اس کی بھی تعمیل کریں۔ اگر کوئی عورت پردے کی پرواہ نہیں کرتی اور یورپ کی نقالی میں ان سے مشابہت والا لباس پہن کر اور ان جیسا فیشن اختیار کر کے خود کو روشن خیال اور ترقی پسند ظاہر کرتی ہے تو یہ غلط سوچ ہے۔ یاد رکھیں کہ اسلام آپ کی خیر خواہی اور تحفظ کا حقیقی ضامن ہے۔ اس نے پردہ کی تعلیم عورتوں کو کسی مشکل میں ڈالنے یا احساس کمتری میں مبتلا کرنے کے لئے نہیں دی۔ وہ اس کے ذریعہ عورت کی عفت اور عزت قائم کرنا چاہتا ہے۔ پس اسے اپنے لئے بوجھ نہ سمجھیں۔ یہ نہ سوچیں کہ اس سے لوگ آپ کو جاہل سمجھیں گے۔ آپ نے اللہ کو خوش کرنا ہے۔ دنیا کے فیشن کو نہ دیکھیں اور پردے کا اس کی شرائط کے مطابق خیال رکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اسلام نے جو یہ حکم دیا ہے کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے اس سے غرض یہ ہے کہ نفسِ انسان پھسلنے اور ٹھوکر کھانے کی حد سے بچا رہے،

کیونکہ ابتداء میں اس کی یہی حالت ہوتی ہے کہ وہ بدیوں کی طرف جھکا پڑتا ہے اور ذرا سی بھی تحریک ہو تو بدی پر ایسے گرتا ہے جیسے کئی دنوں کا بھوکا آدمی کسی لذیذ کھانے پر۔ یہ انسان کا فرض ہے کہ اس کی اصلاح کرے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 106)

پس ان باتوں پر خود بھی عمل کرنے کی کوشش کریں اور اپنی بچیوں کو بھی سمجھاتی رہیں کہ ہماری ثقافت، ہمارا لباس اور ہمارا رہن سہن وہ ہے جس کی اسلام نے ہمیں تعلیم دی ہے۔ بچوں کو میرے خطبات بھی سنایا کریں اور انہیں خلافت کی برکات بتاتی رہا کریں تا کہ چھوٹی عمر سے وہ اس اہم تعلیم کو ذہن نشین کر لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان تمام باتوں پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن MA-10-09-2017

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ آپ کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اجتماع میں شریک سب پر اس کے نیک اثرات مرتب فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقع پر آپ کو چند نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

یہ زمانہ مادہ پرستی کا زمانہ ہے جس میں احکامِ الٰہی کو پسِ پشت ڈال دیا گیا ہے۔ مذہب اور خدا کے تصور کا مذاق اڑایا جاتا اور اُسے جہالت کی نشانی سمجھا جاتا ہے۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو اپنے نور سے منور کر کے اِس زمانے کا نبی

بنا کر بھیجا آپ کو اُسے ماننے کی سعادت نصیب ہوئی اور خلافتِ احمدیہ سے وابستگی کی توفیق ملی۔ یہ خدا تعالیٰ کا خاص احسان ہے جس کے شکرانے کے لئے ضروری ہے کہ آپ کا ایمان مضبوط ہو۔ اعمال صالحہ بجالاتی رہیں اور اُن صفات کو اپنائیں جو قرآن کریم نے رحمان خدا کے بندوں کی بیان فرمائی ہیں۔ مثلاً یہ کہ وہ زمین پر فروتنی اور عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں۔ اُن میں تکبر اور غرور نہیں ہوتا۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ذرا ذرا سی بات پر ان کے جذبات بھڑک جاتے ہیں۔ اختلافِ رائے پر غصہ میں آجاتے ہیں۔ یہ باتیں اخلاق پر اثر انداز ہوتی ہیں اور آہستہ آہستہ نیکیوں کو کھا جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”رحمٰن کے حقیقی پرستار وہ لوگ ہیں کہ جو زمین پر بردباری سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان سے سخت کلامی سے پیش آئیں تو سلامتی اور رحمت کے لفظوں سے ان کا معاوضہ کرتے ہیں یعنی بجائے سختی کے نرمی اور بجائے گالی کے دعا دیتے ہیں۔“

(براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 449 حاشیہ)

پس ایک احمدی کا کردار فسادوں کو دُور کرنا ہے۔ اگر ہر احمدی عورت اس کو سمجھ لے تو آپس کی لڑائیاں اور رنجشیں دُور ہو جائیں گی اور باہم صلح صفائی اور ایک دوسرے کی غلطیوں کو نظر انداز کرنے کے جذبات پیدا ہوں گے۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ کے ذمہ اگلی نسلوں کی تربیت اور ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کا کام ہے جس کا بہترین ذریعہ عبادات کا قیام ہے۔ عبادات سے ایمان کی مضبوطی ہوتی ہے۔ قرآن شریف میں تو انسان کی پیدائش کی غرض ہی عبادت بیان کی گئی ہے اور عبادات میں بھی فرض نمازیں سب سے اہم ہیں جن پر تمام احمدی گھرانوں کو خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس لئے خود بھی نمازوں کی پابندی کریں اور اولاد کو بھی اس کی عادت ڈالیں۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ دعاؤں کو بھی اپنا شعار بنائیں کیونکہ رحمان خدا کے بندوں کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔“ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 232)

ایک اور اہم بات یہ ہے کہ اپنی سوچ اور دلچسپیوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کی تعلیمات کے تابع بنائیں اور اپنے اوقات کا مفید استعمال کیا کریں۔ نئی ایجادات میں بہت سی لغویات ہیں مثلاً انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا غلط استعمال

عام ہوتا جارہا ہے۔ لوگ موبائل فون پر اور آن لائن Chatting میں ہر وقت مصروف دکھائی دیتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ مومن لغویات سے پرہیز کرتے ہیں۔ اس لئے ان سے خود بھی بچیں اور اپنے بچوں کو بھی بچا کر رکھیں۔ اسی طرح ٹی وی چینلز کی بھی بہتات ہے۔ یہ سب شیطان کے حملوں میں سے ہیں جو اخلاق اور روحانیت کو تباہ کرتے ہیں۔ اس لئے نئی ایجادات کے غلط استعمال سے سب احمدیوں کو خوب محتاط رہنا چاہئے۔ ہمیشہ سوچیں کہ جب آپ نے احمدیت کو سچا سمجھ کر مانا ہے تو ان تمام باتوں سے بھی بچنے کی کوشش کرنی چاہئے جن سے بچنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ آپ انہی ایجادات کا مفید استعمال کرکے دینی اور روحانی ترقی کر سکتی ہیں۔ جماعت کی ویب سائٹ "alislam" پر دینی علوم کا خزانہ موجود ہے اس سے اپنا علم بڑھائیں۔ عقائد اور دلائل سیکھیں۔ اسی طرح ایم ٹی اے دیکھیں اور اپنے بچوں کو بھی اس سے مانوس کریں۔ میرے خطبات گھروں میں اکٹھے بیٹھ کر سنا کریں اور بعد میں بچوں سے کچھ پوچھ بھی لیا کریں تا کہ اگلی دفعہ وہ زیادہ غور سے سنیں۔ یاد رکھیں کہ اس زمانہ میں خلافت علی منہاج النبوۃ کا اجراء اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور خلیفۂ وقت کی آواز میں غیر معمولی تاثیر بھی اُسی نے پیدا فرمائی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا بھر کے احمدی جو خلافت سے گہری محبت اور بے انتہا

عقیدت و اخلاص کا تعلق رکھتے ہیں جب خلیفۂ وقت کی زبان سے براہِ راست نصائح سنتے ہیں تو اُن سے نہایت نیک اثر لیتے ہیں۔ وہ ان باتوں پر عمل کر کے روحانی ترقی کرتے ہیں اور اُن کے بچوں کی تربیت کا کام بھی بہت آسان ہو جاتا ہے۔

پس میری ان نصائح کو یاد رکھیں اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ اللہ کرے کہ آپ پہلے سے بڑھ کر اپنی تربیت کی طرف توجہ دینے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے لو لگانے والی ہوں اور اپنی نسلوں کو سنبھالنے والی ہوں۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن MA 14.11.2017

پیاری ممبرات مجلسِ شوریٰ لجنہ اماء اللہ پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ کہ آپ کو امسال بھی اپنی مجلسِ شوریٰ کے انعقاد کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے آمین۔

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقع پر آپ کو چند نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

آجکل پاکستان کے احمدی شدید مخالفت کے دَور سے گزر رہے ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ الٰہی جماعتیں ابتلاؤں اور مخالفتوں کے طوفانوں میں ہی پروان چڑھتی ہیں۔ وہ ہر قسم کے مخالفانہ حالات کا بڑی بہادری کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے اپنی منزل مقصود کی طرف رواں دواں رہتی ہیں اور ان کا ہر قدم ترقی کی جانب بڑھتا ہے۔ ذرا سوچیں کہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں کس قدر مخالفت تھی۔ تمام مذاہب اور اقوام کے لوگ انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی رنگ میں بھی شدید مخالفت کرتے رہے۔ آپ پر سخت قسم کے مقدمات بنائے گئے۔ مجالس میں صحابہ کی موجودگی میں گالیاں دی گئیں لیکن آپ نے نہ صرف ان سب باتوں کو حکمت اور صبر کے ساتھ برداشت کیا بلکہ خدمتِ دین اور اعلائے کلمہ حق کے کاموں میں پورے انہماک اور ان تھک محنت سے ہمہ وقت مصروف رہے۔ کبھی مخالفت سے گھبرا کر آپ کے قدم رکنے نہیں پائے۔ اللہ تعالیٰ بھی آپ کے کاموں میں برکت ڈالتا رہا اور آپ کی پیاری جماعت کو ہر پہلو سے وسعت دیتا رہا۔ آپ اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”جب میں صبر کرتا ہوں تو تمہارا فرض ہے کہ تم بھی صبر کرو۔ درخت سے بڑھ کر تو شاخ نہیں ہوتی۔ تم دیکھو کہ یہ کب تک گالیاں دیں گے۔ آخر یہی تھک کر رہ جائیں گے۔ اُن کی گالیاں، اُن کی شرارتیں اور منصوبے مجھے ہرگز نہیں تھکا سکتے۔ اگر میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ آتا تو بیشک میں ان کی گالیوں سے ڈر جاتا، لیکن میں جانتا ہوں کہ مجھے خدا نے مامور کیا ہے پھر میں ایسی خفیف باتوں کی کیا پرواہ کروں۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ تم خود غور کرو کہ اُن کی گالیوں نے کس کو نقصان پہنچایا ہے اُن کو یا مجھے؟ ان کی

جماعت گھٹی ہے اور میری بڑھی ہے۔۔۔ میں کھول کر کہتا ہوں کہ یہ لوگ جو میری مخالفت کرتے ہیں ایک عظیم الشان دریا کے سامنے جو اپنے پورے زور سے آرہا ہے اپنا ہاتھ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہ اس سے رک جاوے، مگر اس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ وہ رُک نہیں سکتا۔" (ملفوظات جلد 4 صفحہ 157 تا 158)

پس آپ کو بھی جس شدید مخالفت کا سامنا ہے ایسے حالات میں حکمت سے کام لینا ہے کسی قسم کے اشتعال میں آنے، بے صبری دکھانے اور گھبرانے کی ہرگز ضرورت نہیں۔ جیسے بھی حالات ہوں آپ کا کام رکنا نہیں چاہئے۔ صبر اور دعاؤں سے کام لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اس کی مدد کی طلبگار رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ کی طرح اب بھی مخالفت کو دور کردے گا اورانشاء اللہ جماعت کو ترقیات کے عظیم الشان نظارے دکھائے گا۔

پھر تربیت اولاد کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ آپ کے ذمہ اگلی نسلوں کی تربیت کا کام ہے۔ اپنی اولاد کی نیک نمونہ اور نیک نصائح سے نیک تربیت کریں۔ نمازوں کی پابندی کریں، دعاؤں کو اپنا شعار بنائیں اور اولاد کو بھی ان باتوں کی عادت ڈالیں اور ان کی اس پہلو سے نگرانی کریں۔ انہیں خلافت اور نظام جماعت سے اخلاص و

وفا اور اطاعت کا درس دیں اور MTA سے جوڑیں۔ اسی طرح ماحول کے بد اثرات سے اور موجودہ دور کی ایجادات کے غلط استعمال سے بھی بچا کر رکھیں۔ نئی ایجادات میں بہت سی لغویات ہیں مثلاً انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا غلط استعمال عام ہوتا جارہا ہے۔ یاد رکھیں کے مومن لغویات سے پرہیز کرتے ہیں۔ پس ان سے خود بھی اور بچوں کو بھی بچا کر رکھیں اور ہر پہلو سے ان کی تربیت کا خیال رکھیں۔ انہیں بدیوں سے بچائیں اور نیکیوں پر گامزن کریں۔ حکمت سے اپنے تربیتی پروگرام کریں۔ اگر بڑے اجلاس نہیں ہو سکتے تو چھوٹے پیمانے پر اجلاس کریں تا کہ تربیت کے ساتھ ایک اکائی کا نظارہ بھی نظر آئے۔

پھر ایک اور ضروری بات انتخاب کے حوالہ سے ہے۔ وہاں صدر لجنہ کا انتخاب ہو گا اسی طرح مقامی سطح پر بھی انتخابات اور مجالس عاملہ کی تشکیل ہو گی۔ یہ بہت اہم اور احتیاط کا کام ہے۔ لجنہ کی کئی ممبرات مخلص اور با صلاحیت ہیں لیکن وقت نہیں نکال سکتیں اور اپنی ذمہ داریوں کا حق ادا نہیں کر سکتیں۔ اس لئے ایسے عہدیدار چنیں جو وقت دے سکیں اور اپنی ذمہ داریوں کو بہترین رنگ میں نبھا سکیں۔ کسی سے متاثر ہو کر یا کسی اور کو دیکھ کر ووٹ نہیں دینا چاہئے۔ پھر اپنے عہد کو پورا کرنے کی بھرپور کوشش

کریں۔ لجنہ کی تمام ممبرات بھی اپنے اخلاص و وفا اور نیکیوں کے معیار بڑھائیں اور جنہیں کوئی ذمہ داری سپرد کی گئی ہے اسے پوری دیانتداری اور محنت سے بجالائیں۔

اللہ تعالیٰ سورۃ بنی اسرائیل میں فرماتا ہے: اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۔اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْؤُلًا یعنی عہد کو پورا کرو یقیناً عہد کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔ پس اپنے عہد کو پورا کرنے کے لئے بھرپور کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو میری ان نصائح پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ کرے کہ آپ اپنی ذمہ داریوں کو بہترین رنگ میں بجالانے والی۔ عہدوں کی پاسداری کرنے والی ہوں اور اپنی نسلوں کو سنبھالنے والی ہوں۔ آمین

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 19.04.2018

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو اپنی سالانہ علمی ریلی کے انعقاد کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقع پر آپ کو چند نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے اسلام کو بطور دین پسند فرمایا ہے۔ یہی وہ دین ہے جو تمام اقوام عالم کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو امام مہدی اور مسیح موعود بنا کر بھیجا۔ آپ فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیاء ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔“ (رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 306 تا 307)

ہم خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ کو ماننے کی توفیق بخشی اور آپ کے بعد خلافت کے بابرکت نظام سے وابستہ فرمایا۔ پھر ہمیں وہ جدید ذرائع بھی عطاء فرمائے ہیں جن سے وحدت کا حقیقی رنگ میں قیام ہوتا ہے ان میں سے بطور خاص ایم ٹی اے ہے۔ اس کی بدولت کل عالم کی جماعتیں خلیفۂ وقت کے ہاتھ پر یوں متحد ہیں کہ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ آج دنیا کے کسی بھی خطہ میں آباد احمدی خلیفۂ وقت کو براہ راست سن اور دیکھ سکتے ہیں۔ خلیفۂ وقت کا خطبہ یا خطاب جب لندن یا دنیا کے کسی بھی مقام سے ہو رہا ہوتا ہے تو سب دنیا کے احمدی اپنی اپنی جگہ اس میں شریک ہوتے ہیں۔ آج بلاشبہ روئے زمین پر جماعت احمدیہ ہی ہے جو دین واحد پر جمع ہونے کا حقیقی نظارہ پیش کر رہی ہے۔ پس خلافت سے وابستگی کی توفیق پانا خدا تعالیٰ کا خاص فضل ہے جو آپ پر نازل ہوا ہے۔ اس حبل اللہ کو ہمیشہ مضبوطی سے تھامے رکھیں تا کہ آپ غلبۂ اسلام کی عظیم

الشان مہم کا حصہ بنی رہیں۔ لیکن اس کے لئے اپنی عملی اور علمی حالتوں کو اعلیٰ معیاروں تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔ اپنا جائزہ لیں اگر آپ میرے خطبات سننے میں سستی کرتی ہیں تو اسے فوراً دور کریں کہ یہ آپ کے علم اور روحانیت میں اضافہ کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ جو بھی نیک باتیں سنیں ان پر عمل کیا کریں۔ مجھے خطوط بھی لکھا کریں تا کہ آپ کو خلیفۂ وقت کی دعائیں نصیب ہوں اور آپ کا یہ تعلق ہر دم پروان چڑھتا رہے۔

ایک اور اہم نصیحت مسابقت فی الخیرات کی ہے۔ آپ مرکز میں علمی مقابلہ جات کے لئے جمع ہوئی ہیں۔ ان میں حصہ لینے والی لجنہ اور ناصرات بالعموم وہ ہوتی ہیں جو اپنی اپنی جماعتوں میں زیادہ فعال ہوتی ہیں۔ پس جہاں مقابلوں میں بہتر کارکردگی دکھانے کی کوشش کریں وہاں نیکیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش بھی کریں۔ مقابلوں کی یہ وہ قسم ہے جس کی قرآن کریم نے سب مومنوں کو تعلیم دی ہے اور اسے اپنا نصب العین بنانے کی نصیحت فرمائی ہے۔ پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ نیکیوں کی مختلف منازل ہیں اور اس سفر کا پہلا قدم نماز ہے۔ قرآن شریف اور احادیث میں نماز کی غیر معمولی اہمیت اور برکات بیان ہوئی ہیں۔ میرے خطبات میں بھی آپ بار بار اس کی نصیحت سنتی رہتی ہیں۔ پس نمازوں میں باقاعدگی اختیار کریں اور

انہیں سنوار کر ادا کیا کریں۔ روزانہ تلاوت کی بھی عادت ڈالیں اور احمدیت کی پیاری تعلیم پر عمل کا بہترین نمونہ پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن MA 10.05.2018

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ سوئٹزرلینڈ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو اپنی سالانہ نیشنل تربیتی کلاس کے انعقاد کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین

یہ دور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا دور ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے عظیم الشان انعام سے نوازا۔ چنانچہ آپ کی پیاری جماعت خلافت احمدیہ کے پانچویں دور میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کے لامتناہی سلسلہ کو اپنے اوپر نازل ہوتا دیکھ رہی ہے اور خلیفۂ وقت کی زیر قیادت ترقی کی نئی سے نئی منازل طے کرتی چلی جارہی ہے۔

آپ جماعت کی تنظیم لجنہ اماء اللہ کی ممبرات ہیں۔ جن کا کام خلیفۂ وقت کی باتوں پر عمل کرتے ہوئے سب دنیا کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری تعلیمات سے روشناس کرانا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ کو ان تعلیمات کا پورا علم ہو اور ان کے مطابق آپ کا عمل ہو۔ آپ کی روز مرہ زندگی میں احمدیت کی تعلیمات کی خوبصورت تصویر نظر آنی چاہئے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ فلاح پانے کا ذریعہ ہے۔ اس سے دائمی تحفظ اور سلامتی عطا ہوتی ہے۔ اگر عورتیں پردہ کریں تو بے شمار خطرناک اور نامناسب حالات سے محفوظ رہ سکتی ہیں۔ میں نے عملی اصلاح کے موضوع پر سلسلہ وار خطبات دیئے تھے اور واضح کیا تھا کہ اس کی کنجی یہ ہے کہ کسی گناہ یا برائی کو چھوٹا یا معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ جب ہم کوئی ایسا عمل کرتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی تعلیمات کے خلاف ہو تو ہم اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتے ہیں اور اس کے فضلوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔

آج اسلام کو ہر طرف بدنام کیا جارہا ہے کہ نعوذ باللہ اسلام عورتوں پر سختی اور ظلم کی تعلیم دیتا ہے۔ پردہ عورت سے اس کے بنیادی حقوق چھینتا ہے۔ اگر معاشرے کا خوف یا ماحول کی عمومی حالت دینی احکامات پر عمل کرنے سے جھینپنے یا شرمانے والی بنا رہی ہو۔ آپ بھی یہ سمجھنے لگیں کہ یہ احکامات فرسودہ ہیں اور نئے زمانے سے مطابقت نہیں رکھتے تو وہ غلط ہے۔ اس زمانے میں جو راستے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ السلام

نے دکھائے ہیں وہی عاقبت کے حصار کی طرف لے جانے والے ہیں۔ پس ہمیں کسی اعتراض کرنے والے سے متاثر ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ ہمارے ہمدرد بن کر ہمیں مذہب سے دور ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے بجائے ایسے لوگوں کی باتوں میں آنے کے ہر عورت کو، ہر احمدی لڑکی کو اپنا دینی علم بڑھانے کی ضرورت ہے۔ کسی احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ پردہ اور حجاب عورت کو اس کا حقیقی وقار، خود مختاری اور آزادی دلاتا ہے۔ روحانی تلفظ اور دل کی پاکیزگی دینے کا بنیادی ذریعہ ہے۔ پس ایسے معاشرے میں جہاں اللہ تعالیٰ کے کسی خاص حکم کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے آپ اپنی ثابت قدمی کی وجہ سے مزید اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کی وارث ٹھہریں گی۔

ظاہری آزادی کے پیچھے بے چینیاں ہیں جنہیں دنیاداروں نے خول چڑھا کر چھپانے کی کوشش کی ہے۔ اسلام نے دلوں کی بے چینیاں دور کرنے کا حل بھی بتایا ہے اور فرمایا ہے کہ اس کے لئے خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے اس اصول پر عمل کرنے کی ضرورت ہے کہ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ کہ سنو اللہ ہی ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔ کوئی جتنا زیادہ خدا تعالیٰ کی طرف جھکے گا اتنا ہی دل کو اطمینان نصیب ہو گا۔ پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ ذکر الٰہی میں سب سے افضل نماز ہے۔ بہت سے گھروں میں نمازوں کی حقیقی رنگ میں پابندی نہیں کی جاتی۔ وقت پر ادا نہیں کی جاتیں۔ پھر انہیں

سنوار کر پڑھنے کی طرف پوری توجہ نہیں ہے۔ جب آپ نماز کو اس کی شرائط کے ساتھ اور اس کی اہمیت اور برکات کو سمجھ کر ادا کریں گی تو پھر اس کا حقیقی رنگ میں فائدہ ہو گا۔ آپ کو دلی سکون ملے گا۔ خدا تعالیٰ کی رضا ملے گی اور باعمل بننے سے دوسروں کو دین کی تبلیغ کا حوصلہ اور شوق پیدا ہو گا۔

پس اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عابدات اور قانتات بنیں۔ اطاعت کرنے والیاں بنیں اور دین کو دنیا پر مقدم کر کے زمانے کے امام کے کام میں معاون و مددگار بننے کی کوشش کریں۔ اللہ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن MA 10.05.2018

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ کینیڈا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو اپنی سالانہ نیشنل تربیتی کلاس کے انعقاد کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین

یہ دور اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا دور ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے عظیم الشان انعام سے نوازا۔ چنانچہ آپ کی پیاری جماعت خلافت احمدیہ کے پانچویں دور میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کے لامتناہی سلسلہ کو اپنے اوپر نازل ہوتا دیکھ رہی ہے اور خلیفۂ وقت کی زیر قیادت ترقی کی نئی سے نئی منازل طے کرتی چلی جارہی ہے۔

آپ جماعت کی تنظیم لجنہ اماء اللہ کی ممبرات ہیں۔ جن کا کام خلیفۂ وقت کی باتوں پر عمل کرتے ہوئے سب دنیا کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری تعلیمات سے روشناس کرانا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ کو ان تعلیمات کا پورا علم ہو اور ان کے مطابق آپ کا عمل ہو۔ آپ کی روز مرہ زندگی میں احمدیت کی تعلیمات کی خوبصورت تصویر نظر آنی چاہئے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ فلاح پانے کا ذریعہ ہے۔ اس سے دائمی تحفظ اور سلامتی عطا ہوتی ہے۔ اگر عورتیں پردہ کریں تو بے شمار خطرناک اور نامناسب حالات سے محفوظ رہ سکتی ہیں۔ میں نے عملی اصلاح کے موضوع پر سلسلہ وار خطبات دیئے تھے اور واضح کیا تھا کہ اس کی کنجی یہ ہے کہ کسی گناہ یا برائی کو چھوٹا یا معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ جب ہم کوئی ایسا عمل کرتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی تعلیمات کے خلاف ہو تو ہم اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتے ہیں اور اس کے فضلوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔

آج اسلام کو ہر طرف بدنام کیا جارہا ہے کہ نعوذ باللہ اسلام عورتوں پر سختی اور ظلم کی تعلیم دیتا ہے۔ پردہ عورت سے اس کے بنیادی حقوق چھینتا ہے۔ اگر معاشرے کا خوف یا ماحول کی عمومی حالت دینی احکامات پر عمل کرنے سے جھینپنے یا شرمانے والی بنا رہی ہو۔ آپ بھی یہ سمجھنے لگیں کہ یہ احکامات فرسودہ ہیں اور نئے زمانے سے مطابقت نہیں رکھتے تو وہ غلط ہے۔ اس زمانے میں جو راستے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے

دکھائے ہیں وہی عافیت کے حصار کی طرف لے جانے والے ہیں۔ پس ہمیں کسی اعتراض کرنے والے سے متاثر ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ ہمارے ہمدرد بن کر ہمیں مذہب سے دور ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے بجائے ایسے لوگوں کی باتوں میں آنے کے ہر عورت کو، ہر احمدی لڑکی کو اپنا دینی علم بڑھانے کی ضرورت ہے۔ کسی احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ پردہ اور حجاب عورت کو اس کا حقیقی وقار، خود مختاری اور آزادی دلاتا ہے۔ روحانی تحفظ اور دل کی پاکیزگی دینے کا بنیادی ذریعہ ہے۔ پس ایسے معاشرے میں جہاں اللہ تعالیٰ کے کسی خاص حکم کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے آپ اپنی ثابت قدمی کی وجہ سے مزید اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کی وارث ٹھہریں گی۔

ظاہری آزادی کے پیچھے بے چینیاں ہیں جنہیں دنیاداروں نے خول چڑھا کر چھپانے کی کوشش کی ہے۔ اسلام نے دلوں کی بے چینیاں دور کرنے کا حل بھی بتایا ہے اور فرمایا ہے اس کے لئے خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے اس اصول پر عمل کرنے کی ضرورت ہے کہ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ کہ سنو اللہ ہی کہ ذکر سے دل اطمنان پکڑتے ہیں۔ کوئی جتنا زیادہ خدا کی طرف جھکے گا اتنا ہی دل کو اطمنان نصیب ہو گا۔ پھر یہ بھی یاد رکھیں کہ ذکر الٰہی میں سب سے افضل نماز ہے۔ بہت سے گھروں میں نمازوں کی حقیقی رنگ میں پابندی نہیں کی جاتی۔ وقت پر ادا نہیں کی جاتیں۔ پھر انہیں سنوار کر

پڑھنے کی طرف پوری توجہ نہیں ہے۔ جب آپ نماز کو اس کی شرائط کے ساتھ اور اس کی اہمیت اور برکات کو سمجھ کر ادا کریں گی تو پھر اس کا حقیقی رنگ میں فائدہ ہو گا۔ آپ کو دلی سکون ملے گا۔ خدا تعالیٰ کی رضا ملے گی اور باعمل بننے سے دوسروں کو دین کی تبلیغ کا حوصلہ اور شوق پیدا ہو گا۔

پس اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عابدات اور قانتات بنیں۔ اطاعت کرنے والیاں بنیں اور دین کو دنیا پر مقدم کر کے زمانے کے امام کے کام میں معاون و مددگار بننے کی کوشش کریں۔ اللہ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 11.06.2018

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ سویڈن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ آپ کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کے توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اجتماع میں شریک سب پر اس کے نیک اثرات مرتب فرمائے۔ آمین

یہ زمانہ مادہ پرستی کا زمانہ ہے جس میں احکام الٰہی کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔ مذہب اور خدا کے تصور کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور اسے جہالت کی نشانی سمجھا جاتا ہے۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو اپنے نور سے منور کر کے اس زمانے کا نبی بنا کر بھیجا آپ کو اس کو ماننے کی سعادت نصیب ہوئی اور خلافت احمدیہ سے وابستگی

کی توفیق ملی۔ یہ خدا تعالیٰ کا خاص احسان ہے جس کے شکرانے کے لئے ضروری ہے کہ آپ کا ایمان مضبوط ہو۔ اعمال صالحہ بجالاتی رہیں اور ان صفات کو اپنائیں جو قرآن کریم نے رحمان خدا کے بندوں کی بیان فرمائی ہیں۔ مثلاً یہ کہ وہ زمین پر فروتنی اور عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں۔ ان میں تکبر اور غرور نہیں ہوتا۔ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ذرا ذرا سی بات پر ان کے جذبات بھڑک جاتے ہیں۔ اختلاف رائے پر غصہ میں آجاتے ہیں۔ یہ باتیں اخلاق پر اثر انداز ہوتی ہیں اور آہستہ آہستہ نیکیوں کو کھا جاتی ہیں۔

پس ایک احمدی کا کردار فساد کو دور کرنا ہے۔ اگر ہر احمدی عورت اس کو سمجھ لے تو آپس کی لڑائیاں اور رنجشیں دور ہو جائیں گی اور باہم صلح صفائی اور ایک دوسرے کی غلطیوں کو نظر انداز کرنے کے جذبات پیدا ہوں گے۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ کے ذمہ اگلی نسلوں کی تربیت اور ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کا کام ہے جس کا بہترین ذریعہ عبادات کا قیام ہے۔ عبادات سے ایمان کی مضبوطی ہوتی ہے۔ قرآن شریف میں تو انسان کی پیدائش کی غرض ہی عبادت بیان کی گئی ہے اور عبادات میں بھی فرض نمازیں سب سے اہم ہیں جن پر تمام احمدی گھرانوں کو خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس لئے خود بھی نمازوں کی پابندی کریں اور اولاد کو

بھی اس کی عادت ڈالیں۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ دعاؤں کو بھی اپنا شعار بنائیں کیونکہ رحمان خدا کے بندوں کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔“ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 232)

اللہ کرے کہ آپ پہلے سے بڑھ کر اپنی تربیت کی طرف توجہ دینے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے لو لگانے والی ہوں اور اپنی نسلوں کو سنبھالنے والی ہوں۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن MA 27.06.2018

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ جرمنی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ کہ آپ کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقع پر آپ کو چند نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

اسلامی معاشرے میں عورت کا بہت بڑا مقام ہے اور اس کی بہت سی اہم ذمہ داریاں بھی ہیں۔ مثلاً عورت کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے خاوند کے لئے تسکین اور راحت کا باعث ہو۔ اصلاحِ نفس اور روحانی ترقی کے لئے کوشاں

رہے اور اپنے بچوں کی نیک تربیت کرے۔ اگر اسے نہ سمجھا جائے تو آئندہ نسلوں کی دین پر قائم رہنے کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ اس لئے ہر احمدی عورت کو ماحول اور معاشرے کی برائیوں سے اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو بچانا ہو گا۔ ورنہ آپ اپنے خاوندوں سے اپنی اولاد سے اور سب سے بڑھ کر اپنے خدا سے بے وفائی کر رہی ہوں گی۔ اس کا عملی اظہار بھی کریں اور اپنے خدا کے حضور جھک کر اس سے مدد بھی مانگیں کہ وہ آپ کی اصلاح کرے اور آپ کو اپنے بچوں کو صحیح اسلامی تعلیم دینے کی توفیق دے۔ ایک روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس عورت نے پانچوں وقت کی نماز پڑھی اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنے آپ کو برے کام سے بچایا اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کی اور اس کا کہا مانا ایسی عورت کو اختیار ہے کہ جنت میں جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے۔(مسند احمد بن حنبل)

پس ان تمام نیک اوصاف کو اپنانے کی کوشش کریں تا کہ آپ کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کی راہیں ہموار ہوں۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ کی گود میں مستقبل کی نسلیں پرورش پا رہی ہیں۔ انہیں احمدیت پر قائم رکھنے کے لئے آپ کو خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے کے مطابق چلنا ہو گا۔ پس نہ صرف اپنے لئے جنت تلاش کریں بلکہ

حضور ﷺ نے ماں کے قدموں تلے جنت کی جو خوشخبری دی ہے اس جنت کی راہ پر اپنے نیک نمونہ سے اپنی اولاد کو بھی چلائیں۔ اور بلا شبہ نیکی کے اس سفر کا پہلا قدم نماز ہے۔ اپنی نمازوں کو بر وقت اور سنوار کر ادا کریں اور اس میں ہر گز غافل نہ ہوں۔ بعض عورتیں معمولی باتوں کا بہانہ بنا کر نمازیں چھوڑ دیتی ہیں۔ مثلاً چھوٹے بچوں والی کپڑوں کی ناپاکی وغیرہ کا عذر کر دیتی ہیں۔ ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ ایک خاتون کہتی ہیں کہ وہ ایک دفعہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی خدمت میں اپنا نومولود بچہ لے کر حاضر ہوئیں۔ وہاں اور خواتین بھی موجود تھیں۔ حضرت اماں جانؓ خود بھی نمازوں کی بڑی پابند تھیں اور اپنے ارد گرد دوسروں کو بھی اس کی نصیحت کرتی تھیں۔ چنانچہ نماز کے وقت آپ نماز پڑھنے تشریف لے گئیں۔ واپس آکر ان سے نماز کا پوچھا اور جواب میں ان سے بچے کے پاخانہ وغیرہ کا عذر سنا تو آپ نے فرمایا کہ بچے خدا کا انعام ہوتے ہیں۔ ان کے بہانے نماز ضائع نہ کیا کریں۔ اس طرح نماز چھوڑنے سے وہ بڑا ہو کر تمہارے لئے زحمت بن جائے گا۔ لڑکا ہے تو بری صحبت میں پڑ جائے گا اور لڑکی ہے تو معاشرہ سے متاثر ہو کر گھر سے بغاوت کرنے والی بن جائے گی۔ یہ بڑی پُر حکمت اور عمدہ نصیحت ہے آپ بھی اسے ہمیشہ اپنے مد نظر رکھیں۔ اگر آپ کی اولاد کو نمازوں کی عادت پڑ گئی تو یہ

برائیوں میں نہیں پڑیں گے۔ نماز عبادت کا مغز اور بہترین وظیفہ ہے۔ ایسے لوگ جو خاص دعا اور خاص وظیفے پوچھتے ہیں۔ انہیں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز کی ہی نصیحت فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے، استغفار ہے، درود شریف۔ تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ 310 تا 311)

اسی طرح قرآن کریم کی تلاوت، اس کا ترجمہ پڑھنا اور خدا تعالیٰ کے حکموں کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالیں۔ قرآن کریم میں ایک حکم عورت کی حیا اور پردہ کا ہے۔ آپ جب باہر نکلیں تو لباس باحیا ہونا چاہئے۔ بعض عورتیں کام کا بہانہ کرتی ہیں۔ انہیں چاہئے کہ ایسے کام نہ کریں جن میں ایسا لباس پہننا پڑے جس میں ننگ ظاہر ہوتا ہو۔ اسلام کی تعلیم میں تو یہاں تک حکم ہے کہ اپنی چال ڈھال بھی ایسی نہ بنائیں کہ لوگوں کو توجہ پیدا ہو۔ اس لئے فیشن میں اتنا آگے نہ بڑھیں کہ اپنی اوقات بھول جائیں۔ احمدی خواتین اور بچیوں نے جو کالجوں میں پڑھ رہی ہیں اپنی انفرادیت قائم رکھنی ہے۔ روشن خیالی کے نام پر احمدی بچی کی ایسی حالت نہ ہو کہ احمدی اور غیر احمدی میں فرق نظر نہ آئے۔ پس احمدی مائیں اپنے بچوں کی نگرانی کریں۔

اگر آپ کو ذمہ داری کا احساس ہو گا تو آئندہ احمدی نسلیں انشاء اللہ محفوظ ہوتی چلی جائیں گی۔

اللہ کرے کہ ہر احمدی عورت اپنے خاوند اور بچوں کے حقوق ادا کرنے والی اور ان کی صحیح تربیت کرنے والی ہو۔ ان کو نیک ماحول میں پروان چڑھانے والی ہو اور اس طرح ابدی جنتوں کی وارث ٹھہرے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن MA 25.08.2018

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ جرمنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ رسالہ "خدیجہ" کو "سیرت صحابیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے عنوان سے ایک خصوصی شمارہ شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ نے اس موقع پر مجھ سے پیغام بھجوانے کی درخواست کی ہے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی یا صحابیہ کہلانا بلا شبہ بڑے اعزاز کی بات ہے۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے حضور علیہ السلام کا زمانہ پایا۔ آپ کو ماننے کی توفیق پائی اور بے شمار برکات سے مستفیض ہوئے۔ اس وقت سلسلہ کی ابتداء

تھی۔ لوگ تھوڑے تھے۔ قربت، پاکیزہ صحبت سے استفادہ اور دعاؤں کے حصول کے مواقع زیادہ تھے۔ اس لئے ان لوگوں نے خوب ایمانی حظ اٹھایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا اپنے ہاتھوں سے ان کی مہمان نوازی فرماتے۔ ان سے شفقت اور ہمدردی کا سلوک فرماتے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ ایک صحابیہ حضرت حفصہ (حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی اہلیہ) کے گھر جا کر ان کی والدہ کی تعزیت کی۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو جنت میں جگہ دے دی ہے تم فکر اور غم نہ کرو۔ میں بھی تمہارا باپ ہوں جس چیز کی ضرورت ہوا کرے مجھ سے کہا کرو۔ اس نے رو کر عرض کیا کہ میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اکثر بیمار رہتے ہیں وہ ان کے لئے دعائیں کیا کرتی تھیں۔ آپ کو توجہ دلاتی تھیں۔ اب میں کس سے کہوں گی۔ فرمایا مجھ سے کہا کرو۔ سر سے پگڑی اتار کر دے دی اور فرمایا اس کا ایک ایک کرتہ بنا کر سب بچوں کو پہنا دو۔ اور خود اس رومی ٹوپی کو سر پر رکھ کر تشریف لے گئے جو پگڑی کے اندر آپ رکھا کرتے تھے۔ (سیرت حضرت مسیح موعود۔ صفحہ 202)

مائی تابی کا اکلوتا بیٹا فوت ہوا۔ وہ غم سے پاگل ہو گئی اور سارا دن بیٹے کی قبر پر پڑی رہتی تھی۔ لوگوں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس بھیج دو۔ لوگ اس

کو یہاں لے آئے۔ وہ نیچے رہا کرتی تھی۔ نیچے دالان میں گھڑے پڑے رہتے تھے وہ ان میں اپنا کرتہ ڈبو دیتی تھیں۔ حضور نے فرمایا کہ "یہ گھڑے اس کے واسطے رہنے دو اور گھر کی ضرورت کے واسطے اور رکھ لو۔" وہ جب رونا شروع کرتی تو حضور خود اس سے پوچھتے کہ "کیوں روتی ہے؟" وہ کہتی کہ مجھے میرا بیٹا یاد آتا ہے۔ تو حضور فرماتے کہ "میں بھی تیرا بیٹا ہوں۔" آخر وہ اچھی ہو گئی۔ (سیرت المہدی۔ روایت نمبر 1373)

اسی طرح ایک خاتون اپنی بیٹی کے ساتھ آئیں۔ اس وقت حضور علیہ السلام کھانا کھا رہے تھے۔ لڑکی نے رونا شروع کر دیا وہ روٹی مانگتی تھی۔ آپ نے اسے منگوا کر دی۔ وہ پھر بھی چپ نہ ہوئی۔ یہ وہ روٹی مانگتی تھی جو حضور کھا رہے تھے۔ تب حضور نے اپنی روٹی اسے دے دی اور وہ چپ کر کے کھانے لگ گئی۔ (سیرت المہدی۔ روایت نمبر 1281)

یہ بے لوث محبت کے چند نمونے ہیں جس نے صحابہ اور صحابیات کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا گرویدہ بنا دیا۔ وہ دعاؤں اور برکات کے حصول کے لئے آپ کے گرد جمع رہتے۔ صحابہ بار بار قادیان آتے۔ مختلف خدمات بجا لاتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام للّٰہی جذبۂ اخوت اور ان کی دینی تربیت کی خاطر انہیں جلد واپسی کی اجازت نہ دیتے یا قادیان بلا لیتے۔ صحابہ اپنے زیادہ تر اموال حضرت اقدس کی خدمت

میں پیش کر دیتے۔ بہتوں کو وطنوں اور قریبی رشتہ داروں کو بھی الوداع کہنا پڑا۔ ان تمام کاموں میں ایمان کی دولت سے مالامال ان کی بیویوں نے مکمل ساتھ دیا۔

صحابیات نے محض لِلّٰہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کی بیعت کی۔ خدا تعالیٰ بھی چاہتا تھا کہ وہ ایمان و ایقان میں ترقی کریں۔ اس لئے انہیں ایسے تجربات کروائے جن سے ان کی محبت و عقیدت ہمیشہ بڑھتی رہی۔ چنانچہ انہوں نے حضور علیہ السلام سے دعائیں کروائیں اور قبولیت کے نظارے دیکھے۔ کسی بے اولاد کو اولاد عطا ہوئی۔ کسی کو لا علاج مرض سے معجزانہ شفا ملی۔ کسی کو دکھوں اور تکالیف سے رہائی نصیب ہوئی۔ کسی کے خاوند یا قریبی عزیز کی محکمانہ ترقی ہوئی۔ ان تمام باتوں سے وہ ایمان و اخلاص میں ترقی کرتی چلی گئیں۔

جن صحابیات کو خلفائے احمدیت کے ادوار دیکھنے نصیب ہوئے انہوں نے خلافت سے گہری وابستگی کا ثبوت دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرح آپ کے خلفاء سے دعائیں کراوئیں۔ ان سے تبرکات حاصل کئے۔ بچوں کو ملاقاتیں کروائیں۔ ان کی قربت میں آکر آباد ہوئیں۔ اخلاص و وفا، ایمان و ایقان اور محبت و عقیدت کا شاندار نمونہ پیش کیا۔ وہ قادیان اور ربوہ کے جلسوں پر بڑے اہتمام سے آتیں۔ بچوں کو

ساتھ لاتیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کی خواتین مبارکہ سے ملتیں۔ ان سے ذاتی تعلق بڑھاتیں اور جماعتی کاموں میں خود بھی اور اپنی اولاد کو بھی شامل کرتیں۔ وہ احمدیت پر مضبوطی سے قائم اور اس کی تبلیغ اور ترقی کے کاموں میں خوب فعال اور متحرک رہیں۔

تعلق باللہ، نماز وروزہ وغیرہ عبادات میں شغف، دعاؤں پہ انحصار، صبر ورضا، سادگی اور قناعت، مسابقت فی الخیرات، آپس میں پیار و محبت اور ایک دوسرے سے ہمدردی، دین سیکھنے کا شوق، دین کے لئے غیرت، مالی قربانی، مہمان نوازی، اولاد کی نیک تربیت اور ان کے لئے دعائیں وغیرہ چند ایسی نمایاں خوبیاں ہیں جو تمام صحابیات میں پائی جاتی تھیں۔ ایک دفعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ واقعہ بیان فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایک عورت آئی اور آپ کے سامنے بہت روئی کہ میرا بیٹا عیسائی ہو گیا ہے آپ دعا کریں کہ وہ ایک دفعہ کلمہ پڑھ لے پھر خواہ مر ہی جائے۔ لڑکا عیسائیوں کا سکھایا پڑھایا تھا باوجود بخار چڑھے ہونے کے بھاگ گیا اس کی ماں بھی اس کے پیچھے بھاگی اور پھر پکڑ کر لے آئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے

اسے سمجھایا اور کچھ دن کے بعد اسے سمجھ آ گئی اور مسلمان ہو گیا۔ مسلمان ہونے کے دوسرے تیسرے دن اس کی جان نکل گئی اور اس پر ماں نے کچھ غم نہ کیا۔

(الازھار لذوات الخمار جلد اول صفحہ 18 تا 19)

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے لوگوں کا یہ ایمان تھا۔ فکر تھی تو ایمان کی فکر تھی۔ آج بھی انہی نیک نمونوں پر چلنے اور اپنے اور اپنے بچوں کے ایمان کی فکر کرنے کی ضرورت ہے۔

بعض صحابیات مثلاً اُم المومنین حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ، حضرت نواب امۃ الحفیظ صاحبہؓ، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ، حضرت سیدہ اُم طاہر صاحبہؓ کی سیرت و سوانح پر کتب موجود ہیں۔ حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحبؓ کی بھی "میری والدہ" کے عنوان سے ایک کتاب ہے۔ اسی طرح اصحاب احمد کی جلدوں میں بھی بعض کے حالات موجود ہیں۔ بعض صحابیات کی روایات محفوظ ہیں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت سے استفادہ کرنے، حضور کے ان سے حسن سلوک اور اس زمانہ اور ماحول کی باتوں کا پتہ چلتا ہے۔ ان کتب کو پڑھیں۔ آپ کو ایمانی تقویت ملے گی۔ امام وقت سے عقیدت و محبت میں ترقی ہو گی۔ دین کی خاطر قربانی کا جذبہ پیدا

ہو گا۔ تربیت اولاد کے گُر ملیں گے اور بہت سے قابلِ رشک نیک اوصاف کو اپنانے کا موقع ملے گا۔ آپ میں سے جو صحابیات کی نسل سے ہیں وہ ان کی نیکیوں کو زندہ رکھیں اور بعد میں شامل ہونے والی بھی صحابیات کے پاک نمونوں پر عمل کریں تا کہ آپ کے اندر روحانی انقلاب پیدا ہو۔

مجھے امید ہے کہ یہ رسالہ نہایت ایمان افروز اور مفید مضامین پر مشتمل ہو گا۔ آپ سب اس کے مضامین کو پڑھیں اور ان نیک نمونوں کو اپنانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن 30.08.2018

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ اٹلی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ آپ کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

اسلامی معاشرہ میں عورت کا بہت بڑا مقام ہے اور اس کی بہت سی اہم ذمہ داریاں بھی ہیں۔ مثلاً عورت کی یہ ایک بہت اہم ذمہ داری ہے کہ اپنے بچوں کی نیک تربیت کرے۔ اگر اسے نہ سمجھا جائے تو آئندہ نسلوں کی دین پر قائم رہنے کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ اس لئے ہر احمدی عورت کو ماحول اور معاشرے کی برائیوں سے اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو بچانا ہو گا۔ ورنہ آپ اپنے خاوندوں سے، اپنی اولاد

سے اور سب سے بڑھ کر اپنے خدا سے بے وفائی کر رہی ہوں گی۔ اس کا عملی اظہار بھی کریں اور اپنے خدا کے حضور جھک کر اس سے مدد بھی مانگیں کہ وہ آپ کی اصلاح کرے اور آپ کو اپنے بچوں کو صحیح اسلامی تعلیم دینے کی توفیق دے۔ ایک روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس عورت نے پانچوں وقت کی نماز پڑھی اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنے آپ کو برے کام سے بچایا اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کی اور اس کا کہا مانا ایسی عورت کو اختیار ہے کہ جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ (مسند احمد بن حنبل)

پس ان تمام نیک اوصاف کو اپنانے کی کوشش کریں تا کہ آپ کے لئے اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کی راہیں ہموار ہوں۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ آپ کی گود میں مستقبل کی نسلیں پرورش پا رہی ہیں۔ انہیں احمدیت پر قائم رکھنے کے لئے آپ کو خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے کے مطابق چلنا ہو گا۔ پس نہ صرف اپنے لئے جنت تلاش کریں بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں کے قدموں تلے جنت کی جو خوشخبری دی ہے اس جنت کی راہ پر اپنے نیک نمونہ سے اپنی اولاد کو بھی چلائیں۔ اور بلاشبہ نیکی کے اس سفر کا پہلا قدم نماز ہے۔ اپنی نمازوں کو بر وقت اور سنوار کر ادا کریں اور اس میں ہر گز غافل نہ

ہوں۔ بعض عورتیں معمولی باتوں کا بہانہ بنا کر نمازیں چھوڑ دیتی ہیں۔ مثلاً چھوٹے بچوں والی کپڑوں کی ناپاکی وغیرہ کا عذر کر دیتی ہیں۔ ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ ایک خاتون کہتی ہیں کہ وہ ایک دفعہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی خدمت میں اپنا نومولود بچہ لے کر حاضر ہوئیں۔ وہاں اور خواتین بھی موجود تھیں۔ حضرت اماں جانؓ خود بھی نمازوں کی بڑی پابند تھیں اور اپنے ارد گرد دوسروں کو بھی اس کی نصیحت کرتی تھیں۔ چنانچہ نماز کے وقت آپ نماز پڑھنے تشریف لے گئیں۔ واپس آکر ان سے نماز کا پوچھا اور جواب میں ان سے بچے کے پاخانہ وغیرہ کا عذر سنا تو آپ نے فرمایا کہ بچے خدا کا انعام ہوتے ہیں۔ ان کے بہانے نماز ضائع نہ کیا کریں۔ اس طرح نماز چھوڑنے سے وہ بڑا ہو کر تمہارے لئے زحمت بن جائے گا۔ لڑکا ہے تو بری صحبت میں پڑ جائے گا اور لڑکی ہے تو معاشرہ سے متاثر ہو کر گھر سے بغاوت کرنے والی بن جائے گی۔ یہ بڑی پر حکمت اور عمدہ نصیحت ہے آپ بھی اسے ہمیشہ اپنے مد نظر رکھیں۔ اگر آپ کی اولاد کو نمازوں کی عادت پڑ گئی تو یہ برائیوں میں نہیں پڑیں گے۔ نماز عبادت کا مغز اور بہترین وظیفہ ہے۔ ایسے لوگ جو خاص دعا اور خاص وظیفے پوچھتے ہیں انہیں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نماز کی ہی نصیحت فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

”نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے استغفار ہے، درود شریف۔ تمام وظائف اور اذکار کا مجموعہ یہی نماز ہے۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 310 تا 311)

اللہ کرے کہ ہر احمدی عورت اپنے خاوند اور بچوں کے حقوق ادا کرنے والی اور ان کی صحیح تربیت کرنے والی ہو۔ ان کو نیک ماحول میں پروان چڑھانے والی ہو اور اس طرح ابدی جنتوں کی وارث ٹھہرے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن MA 20.09.2018

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور آپ سب پر اس کے نیک اثرات مرتب فرمائے۔ آمین

آپ بہت خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس زمانے کے امام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے اور آپ کے بعد خلافتِ احمدیہ سے وابستہ ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ ایمان ایک بہت بڑا خزانہ ہے جو خدا کے فضل سے عطا ہوتا ہے۔ ہر مومن مرد اور عورت کو بھرپور کوشش کرنی چاہئے کہ اعمالِ صالحہ کے ذریعہ ایمان میں ترقی کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”ایمان بھی ایک پودا ہے جسے اخلاص کی زمین میں بویا جاتا ہے اور نیک اعمال سے اس کی آبپاشی کی جاتی ہے۔“ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 623)

نیک اعمال سے مراد وہ تمام اوامر و نواہی ہیں جو اسلام نے ہمیں بتائے ہیں جن کی تعمیل ہر مسلمان پر فرض ہے۔ مثلاً اسلام نے ہر مومن مرد و عورت کو روزانہ پنجوقتہ نمازوں کی تعلیم دی ہے۔ اب تو خدا تعالیٰ کے فضل سے تقریباً ہر احمدی گھر میں واقفین نو بچے اور بچیاں ہیں۔ ان کی نیک تربیت کی اولین ذمہ داری احمدی ماؤں کی ہے جس کا پہلا قدم انہیں نماز کا عادی بنانا ہے۔ آپ خود نمازی بنیں گی تو انشاء اللہ بچے بھی آپ کے نیک نمونے سے نمازی بن جائیں گے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس عورت نے پانچوں وقت کی نماز پڑھی اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنے آپ کو برے کام سے بچایا اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کی اور اس کا کہا مانا ایسی عورت کو اختیار ہے کہ جنت میں جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے۔ (مسند احمد بن حنبل)

موجودہ دور کی برائیوں میں سے آج کل ٹی وی، انٹرنیٹ وغیرہ کی بعض برائیاں بھی ہیں اکثر گھروں کے جائزے لے لیں بڑے سے لے کر چھوٹے تک صبح فجر

کی نماز اس لئے وقت پر نہیں پڑھتے کہ رات دیر تک یا تو ٹی وی دیکھتے رہے یا انٹرنیٹ پر بیٹھے رہے۔ آپ بھی اپنے جائزے لیں اور اس پہلو سے اصلاح کی کوشش کریں۔

پھر ایم ٹی اے سے استفادہ کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا ہے جو خلافت سے وابستگی اور جماعت میں اکائی پیدا کرنے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ اس بات کو ہر احمدی گھرانے کو یہ لازمی اور ضروری بنانا چاہئے کہ تمام گھر کے افراد مل کر ہر ہفتے کم از کم ایم ٹی اے پر خطبہ ضرور سنا کریں۔ اس کے علاوہ کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ ایم ٹی اے کے دوسرے پروگرام بھی دیکھیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں روحانی، علمی پروگراموں کی ویب سائٹ بھی عطا فرمائی ہے۔ اس سے بھی فائدہ اٹھائیں اور اپنے دینی علم کو وسیع کرنے کی کوشش کریں۔ جن گھروں میں اس پر عمل ہو رہا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچے اور بڑے سب دین سیکھ رہے ہیں۔ پس آپ میں سے جو ابھی اس پہلو سے سست ہیں وہ اپنی سستی دور کریں۔ ان ذرائع کے استعمال سے انشاء اللہ شیطان سے دوری ہو گی۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی طرف توجہ ہو گی۔ گھروں کے سکون بھی ملیں گے اور اس میں برکت بھی پیدا ہو گی۔ اسی طرح اپنے بچوں کو ذیلی تنظیموں کے پروگرام میں شامل کریں۔ لجنہ کی عہدیدار بھی یاد رکھیں کہ

ناصرات اور نوجوان لجنہ کو پیار سے سنبھالنا ہے۔ ان میں دینی کاموں کا شوق اجاگر کرنا ہے۔

عورتوں کے لئے اسلام کی ایک ضروری تعلیم پردہ ہے اسے بھی ہمیشہ ذہن نشین رکھیں۔ عورت کی حیا اُس کا حیادار لباس ہے۔ اس کا تقدس مردوں سے بلاوجہ کے میل ملاقات سے بچنے میں ہے۔ اس اہم تعلیم پر بھی ہر احمدی عورت کو عمل کرنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"یہ زمانہ ایک ایسا نازک زمانہ ہے کہ اگر کسی زمانہ میں پردہ کی رسم نہ ہوتی تو اِس زمانہ میں ضرور ہونی چاہئے تھی کیونکہ کل جُگ ہے اور زمین پر بدی اور فسق وفجور اور شراب خوری کا زور ہے اور دلوں میں دہریہ پن کے خیالات پھیل رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے احکام کی دلوں میں سے عظمت اٹھ گئی ہے۔ زبانوں پر سب کچھ ہے اور لیکچر بھی منطق اور فلسفہ سے بھرے ہوئے ہیں مگر دل روحانیت سے خالی ہیں۔ ایسے وقت میں کب مناسب ہے کہ اپنی غریب بکریوں کو بھیڑیوں کے بنوں میں چھوڑ دیا جائے۔"

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 174)

پس ان تمام نصائح پر عمل کرنے اور ایمان و ایقان میں ترقی کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ کرے کہ ہر احمدی عورت اپنے خاوند اور بچوں کے حقوق ادا کرنے والی اور ان کی صحیح تربیت کرنے والی ہو۔ ان کو نیک ماحول میں پروان چڑھانے والی ہو اور اس طرح ابدی جنتوں کی وارث ٹھہرے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن MA 12.10.2018

پیاری ممبرات مجلسِ شوریٰ لجنہ اماء اللہ پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو امسال بھی اپنی مجلسِ شوریٰ کے انعقاد کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین۔

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ اپنے آپ کو MTA سے جوڑیں اور بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دیں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس دور کی سائنسی ایجادات میں سے MTA کی صورت میں ایک عظیم الشان انعام عطا فرمایا ہے۔ اس کے ذریعہ ہماری جماعت کا پیغام زمین کے کناروں تک پہنچ رہا ہے۔ یہ خلافت سے وابستگی اور جماعت میں اکائی پیدا کرنے کا بہت

بڑا ذریعہ ہے۔ اس کی بدولت احبابِ جماعت خلیفۂ وقت کے اس قدر قریب ہو گئے ہیں کہ دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے۔ آج جبکہ معاشرتی برائیاں عام ہیں اور مادی دنیا کی مصروفیات ایسی ہیں جو ہر وقت انسان کو مذہب سے دور کرتی چلی جا رہی ہیں۔ بہت سے لوگ خواہش تو رکھتے ہیں کہ دینی اور روحانی ترقی کریں لیکن وہ ایسے ذرائع سے محروم ہیں۔ ان حالات میں یہ کتنی خوش قسمتی کی بات ہے کہ آپ کے کانوں میں ہر وقت نیکی کی باتیں پڑتی رہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ سہولت دی ہے کہ آپ گھر بیٹھے خلیفۂ وقت کے خطبات اور تقاریر دیکھ اور سن سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی اکثریت اس میں باقاعدہ ہو گی لیکن ایسے گھرانے بھی ہوں گے جو پوری طرح فعال نہیں۔ اس لئے جہاں کہیں سستی یا کمزوری ہے اسے فوری طور پر دور کریں۔ انفرادی طور پر بھی اور جماعتی لحاظ سے بھی MTA دیکھنے کی خاص تحریک کریں۔ لجنہ اماء اللہ کی ہر ممبر کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو MTA سے جوڑ دے اور باقاعدگی سے اس کے پروگرام دیکھیں۔ کم از کم اس بات کو یقینی بنائیں کہ میرا خطبہ جمعہ اور خلیفۃ المسیح کے دیگر پروگرام ضرور دیکھیں۔ اور اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ ان کے بچے بھی بیٹھ کر یہ پروگرام ضرور دیکھیں۔ یہ انشاء اللہ روحانی اور اخلاقی تربیت کا باعث بھی ہوں گے۔ ان

سے دین کے بارہ میں علم بڑھے گا۔ خلیفۂ وقت سے تعلق مزید مضبوط ہو گا۔ تربیتی مسائل حل ہوں گے اور آپ کو اعمال صالحہ بجالانے کی توفیق ملے گی جو خلافت سے وابستہ لوگوں کی بنیادی شرط ہے۔

پھر بچوں کی تربیت کی طرف بھی خاص توجہ دیں۔ مثلاً انہیں نمازوں کا پابند بنانا، تلاوت کی عادت ڈالنا، انٹرنیٹ اور دیگر برائیوں سے بچانا، خلافت سے وابستگی کا درس دینا، ان کے اندر خدمتِ دین کا شوق پیدا کرنا، بچیوں کو پردے اور حیادار لباس کا پابند بنانا۔ یہ تمام باتیں تربیتی نقطۂ نظر سے نہایت اہم ہیں جن کے لئے عملی اقدام اٹھانا آپ میں سے ہر ایک کی اولین ذمہ داری ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بچوں سے عزت کے ساتھ پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب الادب)

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت اسماء بنت یزید انصاری حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عورتوں کی نمائندہ بن کر آئیں۔۔۔۔ آپ نے انہیں فرمایا کہ جن کی تم نمائندہ بن کر آئی ہو ان کو جا کر بتادو کے خاوند کے گھر کی عمدگی

کے ساتھ دیکھ بھال کرنے والی اور اسے اچھی طرح سنبھالنے والی عورت کو وہی ثواب اور اجر ملے گا جو اس کے خاوند کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے پر ملتا ہے۔

(حدیقۃ الصالحین، حدیث نمبر 370)

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ کسی بھی قوم میں عورت کا کردار قوم کو بنانے میں انتہائی اہم ہے۔ ہر احمدی عورت اور بچی کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس کے اعمال صرف اس پر اثر انداز نہیں ہو رہے ہوتے بلکہ آئندہ نسلوں کی اٹھان بھی ان کے عمل کے زیر اثر ہو رہی ہوتی ہے۔ مائیں ہی ہیں جو بچوں کی قسمت بدلا کرتی ہیں۔ آپ اپنی اولاد کی صحیح تربیت کریں گی اور اعمال صالحہ بجالانے والی ہوں گی تو آپ کی نیک تربیت کو پھل لگیں گے۔ آپ کی زندگی میں بھی آپ کی اولاد آپ کی نیک نامی کا باعث بن رہی ہو گی اور مرنے کے بعد بھی اولاد کی نیکیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرما رہا ہو گا۔ بچوں کو دعائیں جو اللہ تعالیٰ نے سکھائی ہیں وہ اسی لئے ہیں۔ ایک دعا ہے رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيْرًا۔ (بنی اسرائیل: 25) کہ اے میرے رب ان پر مہربانی فرما کیونکہ انہوں نے بچپن کی حالت میں میری پرورش کی تھی۔ پس یہ دعا ہمارے پیارے خدا نے یقیناً قبولیت کا درجہ دینے کے لئے سکھائی ہے۔ یقیناً ماں باپ کو ان کی تربیت پر ان کو اعلیٰ سرٹیفیکیٹ

دینے کے لئے سکھائی ہے کہ اے بچو! جب بھی کوئی نیک کام کرو تو میرے سے ماں باپ کے لئے رحم کی دعا مانگو۔ پس ایسی مائیں جنہوں نے نیک اولاد پیدا کی ہے وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر کے نیچے رہیں گی۔

اللہ کرے کہ آپ میں سے ہر ایک خود بھی اور اپنی اولاد کو بھی اپنی انتہائی کوشش اور دعا سے جماعت اور خلافت سے ہمیشہ چمٹے رہنے والا بنائے رکھے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

لندن MA. 10.04.2019

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو اپنی سالانہ علمی ریلی منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقع پر آپ کو چند نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا ہم سب پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ ہمیں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ سے وابستہ فرمایا جس کی بدولت سب دنیا کے احمدی ایک ہاتھ پر متحد ہیں۔ خلافت ہی کی برکت سے جماعت میں ذیلی تنظیموں کا قیام ہوا جن میں سے ایک تنظیم لجنہ اماء اللہ بھی ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے یہ تنظیمیں اس لئے قائم فرمائیں تاکہ ہر عمر

کے احمدی مرد و خواتین خدمت دین کے کاموں میں بھرپور مصروف رہیں۔ وہ اپنی اپنی سطح پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے میں فعال انداز میں اپنا کردار ادا کر سکیں۔ اور ان کا نظام جماعت سے تعلق مضبوط ہو۔ پس آپ جو مرکز میں جمع ہوئی ہیں اس کا مقصد بھی آپ کو فعال اور متحرک بنانا ہے۔ علمی مقابلہ جات کے انعقاد سے آپ کی دینی معلومات میں اضافہ کرنا اور آپ کی صلاحیتوں کو مزید پروان چڑھانا ہے۔ آپ کو خلافت احمدیہ سے محبت اور عقیدت میں بڑھانا اور آپ کے نظامِ جماعت سے تعلق کو مضبوط کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے کا بابرکت نظام عطا فرمایا ہے جس کی بدولت آپ خلیفۂ وقت کی آواز براہ راست سن سکتی ہیں۔ ہر ہفتے میں میرا خطبہ جمعہ نشر ہوتا ہے اسے باقاعدگی سے سنا کریں۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ کے اجتماعات اور جلسوں پر مستورات سے میرے خطابات میں بڑی اہم نصائح ہوتی ہیں انہیں بھی سنا کریں۔ یہ جو آپ کو بار بار خلیفۂ وقت کے خطبات جمعہ اور تقاریر سننے کی نصیحت کی جاتی ہے یہ اس لئے ہے تاکہ آپ کو ہر وقت ذہن نشین رہے کہ خلیفۂ وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری جماعت کی کس انداز میں تربیت کرنا چاہتے ہیں اور وہ آپ سے کیا توقعات وابستہ رکھتے ہیں۔ مثلاً آپ سوچیں کہ آپ احمدی خواتین ہیں۔ کیا آپ پردے کا اہتمام کرتی ہیں۔ کیا آپ کا لباس حیادار ہے۔ کیا آپ اپنی پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی کا خاص اہتمام کرتی

ہیں۔ کیا آپ جماعتی کاموں اور پروگراموں میں شمولیت اختیار کرتی ہیں۔ کیا آپ حقیقی رنگ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھتی ہیں۔ اگر مائیں ہیں تو کیا آپ اپنے بچوں کی نیک تربیت کرتی ہیں اور انہیں جماعت کے لئے مفید وجود بنانے کی کوشش کرتی ہیں۔ یاد رکھیں کہ احمدی خواتین اور بچیوں نے جو کالجوں میں پڑھ رہی ہیں اپنی انفرادیت قائم رکھنی ہے۔ روشن خیالی کے نام پر احمدی بچی کی ایسی حالت نہ ہو کہ احمدی اور غیر احمدی میں فرق نظر نہ آئے۔ پس آپ اپنا اپنا جائزہ لیں۔ اپنی سستیوں اور کمیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ اپنے قول و عمل کو خلیفۂ وقت کی نصائح کے تابع بنائیں تا کہ آپ خلافت کی برکات اور فیوض کو حقیقی رنگ میں جذب کر سکیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ان تمام نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

اسلام آبادیو کے K-20.05.2019

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ بیلجئیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو 19 تا 21 جولائی 2019 اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

آپ جماعت کی تنظیم لجنہ اماء اللہ کی ممبرات ہیں۔ جن کا کام خلیفۂ وقت کی باتوں پر عمل کرتے ہوئے سب دنیا کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیاری تعلیمات سے روشناس کرانا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ کو ان تعلیمات کا پورا علم ہو اور ان کے مطابق آپ کا عمل ہو۔ آپ کی روز مرہ زندگی میں احمدیت کی تعلیمات کی خوبصورت تصویر نظر آنی چاہئے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو پردہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

یہ فلاح پانے کا ذریعہ ہے۔ اس سے دائمی تحفظ اور سلامتی عطا ہوتی ہے۔ اگر عورتیں پردہ کریں تو بے شمار خطرناک اور نامناسب حالات سے محفوظ رہ سکتی ہیں۔ میں نے عملی اصلاح کے موضوع پر سلسلہ وار خطبات دیئے تھے اور واضح کیا تھا کہ اس کی کنجی یہ ہے کہ کسی گناہ یا برائی کو چھوٹا یا معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ جب ہم کوئی ایسا عمل کرتے ہیں جو خدا تعالیٰ کی تعلیمات کے خلاف ہو تو ہم اللہ تعالیٰ سے دور ہو جاتے ہیں اور اس کے فضلوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔

آج اسلام کو ہر طرف بدنام کیا جارہا ہے کہ نعوذ باللہ اسلام عورتوں پر سختی اور ظلم کی تعلیم دیتا ہے۔ پردہ عورت سے اس کے بنیادی حقوق چھینتا ہے۔ اگر معاشرے کا خوف یا ماحول کی عمومی حالت دینی احکامات پر عمل کرنے سے جھینپنے یا شرمانے والی بنا رہی ہو۔ آپ بھی یہ سمجھنے لگیں کہ یہ احکامات فرسودہ ہیں اور نئے زمانہ سے مطابقت نہیں رکھتے تو وہ غلط ہے۔ اس زمانہ میں جو راستے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دکھائے ہیں وہی عافیت کے حصار کی طرف لے جانے والے ہیں۔ پس ہمیں کسی اعتراض کرنے والے سے متاثر ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ ہمارے ہمدرد بن کر ہمیں مذہب سے دور ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے بجائے ایسے لوگوں کی باتوں

میں آنے کے ہر عورت کو، ہر احمدی لڑکی کو اپنا دینی علم بڑھانے کی ضرورت ہے۔ کسی احساس کمتری میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ پردہ اور حجاب عورت کو اس کا حقیقی وقار، خود مختاری اور آزادی دلاتا ہے۔ روحانی تحفظ اور دل کی پاکیزگی دینے کا بنیادی ذریعہ ہے۔ پس ایسے معاشرہ میں جہاں اللہ تعالیٰ کے کسی خاص حکم کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے آپ اپنی ثابت قدمی کی وجہ سے مزید اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کی وارث ٹھہریں گی۔

پس اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق عابدات اور قانتات بنیں۔ اطاعت کرنے والیاں بنیں اور دین کو دنیا پر مقدم کر کے زمانہ کے امام کے کام میں معاون و مددگار بننے کی کوشش کریں۔ اللہ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

اسلام آباد۔یوکے MA 01.07.2019

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ ہالینڈ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ لجنہ اماء اللہ ہالینڈ اپنے قیام کے پچاس سال مکمل ہونے پر جوبلی منارہی ہے اور اس موقع پر رسالہ ''خدیجہ''کا خصوصی شمارہ شائع کرناچاہتی ہے۔اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔آمین

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ نے اس موقع پر مجھ سے پیغام بھجوانے کی درخواست کی ہے۔میرا پیغام یہ ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا اس تنظیم کے قیام کا جو مقصد تھا اس مقصد کو اپنی عملی،اخلاقی اور روحانی ترقیات کے حصول میں پیش نظر رکھیں اور انہیں اپنے خلافت سے مضبوط تعلق میں استعمال کریں۔

لجنہ اماء اللہ کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے 25 دسمبر 1922 کو رکھی۔آپ نے ایک مضمون تحریر فرمایا جس میں آپ نے قادیان کی ایسی احمدی

مستورات کو مدعو فرمایا جو اس کے مندرجات کی مؤید اوران سے متفق ہوں تا کہ ان مقاصد کے حصول کے لئے مل کر جلد کام شروع کیا جاسکے۔

آپ کے پیشِ نظر یہ مقاصد تھے کہ عورتیں اپنا اور دوسری مستورات کا علم بڑھائیں۔ان کی اپنی انجمن ہو جس کے قواعد وضوابط ہوں۔وہ جلسوں میں اسلامی مسائل کی بابت اپنے لکھے ہوئے مضامین پڑھیں۔اسلام کے واقف لوگوں کے لیکچر بھی کروائیں۔انجمن مستورات کی تمام کاروائیاں خلیفۂ وقت کی تیار کردہ سکیم اوراس کی ترقی کی خاطر ہوں۔جماعت کے اتحاد کے لئے وہ دینی تعلیمات کے مطابق ہر قربانی کے لئے تیار رہیں۔اخلاق اور روحانیت کی اصلاح اوراس کے ذرائع پر غوروفکران کے پیشِ نظر ہو۔بچوں کی تربیت میں اپنی ذمہ داری کو خاص طور پر سمجھیں کہ ان کی دینی زندگی چست ہو۔انہیں تکلیف برداشت کرنے والے بنائیں۔دین کے مسائل سے واقف کریں۔ان کے اندر خدا،رسول، مسیح موعودؑ اور خلفاء سے محبت واطاعت کا جذبہ پیدا کریں۔ان میں زندگیاں وقف کرنے کا جوش پیدا کریں۔تنظیم کی ممبرات باہمی تعاون سے کام کریں اوردوسروں کی غلطیوں کی چشم پوشی کریں اور صبر وہمت کے اوصاف پیدا کریں۔لوگوں کے ہنسی ٹھٹھہ کا بہادری اور ہمت سے مقابلہ کا مادہ پیدا کیا جائے تا کہ دوسری مستورات کے لئے سبق ہو۔اس مقصد کے لئے دوسری خواتین کو اپنی ہم خیال بنائیں۔جماعت کسی خاص گروہ کا نام نہیں۔چھوٹے بڑے،

غریب امیر سب کا نام جماعت ہے۔ باہمی محبت اور مساوات پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ سب مدد اور کامیابیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں اس لئے دعا کی جائے کہ وہ مقاصد الہام ہوں جو ہماری پیدائش میں اس نے مد نظر رکھے ہیں۔ اس پر ابتداءً تیرہ خواتین نے دستخط کئے جو حضور رضی اللہ عنہ کے فرمان پر حضرت ام المومنین رضی اللہ عنھا کے گھر میں جمع ہوئیں۔ آپ نے انہیں خطاب فرمایا اور اس کے ساتھ ہی لجنہ کا قیام عمل میں آیا۔ حضور رضی اللہ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا کہ اگر تم پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح کر لو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائے گی۔ چنانچہ آپ لجنہ اماء اللہ کی تربیت اور تنظیم کی طرف ہمیشہ بہت زیادہ اور گہری توجہ فرماتے رہے۔

پس ان مقاصد کو ہمیشہ مد نظر رکھیں جن کے لئے لجنہ اماء اللہ کا قیام کیا گیا تھا۔ اس کے لئے خلیفۂ وقت سے دعاؤں اور راہنمائی کا حصول نہایت اہم ہے۔ اگر آپ ان بنیادی نصائح کو مد نظر رکھیں گی تو انشاء اللہ آپ کے تمام پروگرام اور سکیمیں کامیاب ہوں گی اور آپ کا ہر قدم ترقی کی جانب ہو گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

اسلام آبادیو کے MA 15.08.2019

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ جرمنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ کہ آپ کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اجتماع میں شریک سب پر اس کے نیک اثرات مرتب فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقع پر آپ کو چند نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

یہ دور جس سے ہم گزر رہے ہیں بہت ہی مبارک دور ہے۔ اس میں خدا تعالیٰ کے اس پیارے مسیح اور مہدی کا ظہور ہوا جس نے کل عالم کو عالمی وحدت کی لڑی میں پرو کر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کرنا تھا۔ آپ آئے اور متقیوں کی ایک بڑی جماعت قائم کرکے اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گئے۔

آپ کے بعد خلافتِ احمدیہ کا دائمی سلسلہ شروع ہوا جس کا پانچواں بابرکت دور خدا تعالیٰ کی بھرپور تائیدات سے اس وقت جاری ہے۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کو زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق ملی اور نظامِ خلافت سے وابستہ ہو کر اس کی برکات سے فیضیاب ہو رہی ہیں۔ اس کے شکرانے کے طور پر اس فیض کو آئندہ نسلوں میں منتقل کرنا ہر احمدی عورت کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ آپ نے اعمال صالحہ بجالانے ہیں۔ اپنے نیک نمونہ اور نیک نصیحت سے اپنی اولاد کی نیک تربیت کرنی ہے۔ ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق جوڑنا ہے۔ نیز اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے دعائیں کرنی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔“ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 232)

اسی طرح آجکل انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا غلط استعمال عام ہو رہا ہے جس کے بڑے منفی اثرات ظاہر ہو رہے ہیں مثلاً وقت کا ضیاع، اخلاق کی خرابی اور مذہب سے دوری کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ ہر احمدی ماں کا فرض ہے کہ خود بھی اور اپنی اولاد کو بھی نئی ایجادات کی برائیوں سے بچائے اور اپنی دینی اصلاح اور روحانیت میں ترقی کی فکر کرے

تاکہ احمدیت کی پاکیزہ تعلیم کا اثر آپ کے وجود میں ظاہر ہو اور آپ اپنے ماحول میں دوسروں سے ممتاز دکھائی دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اس سلسلہ کے قیام کی اصل غرض یہی ہے کہ لوگ دنیا کے گند سے نکلیں اور اصل طہارت حاصل کریں اور فرشتوں کی سی زندگی بسر کریں۔“

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 473)

پس تربیت اولاد کی ذمہ داری کو سمجھیں اور اس پر خاص توجہ دیں۔ اپنے بچوں کو نمازوں کا پابند بنائیں۔ انہیں خلافت سے وابستگی اور اس کی برکات سے متمتع ہونے کی تلقین کرتی رہیں۔ ان کا دینی علم بڑھائیں۔ انہیں جماعتی عقائد اور دلائل سکھائیں۔ انہیں ایم ٹی اے سے جوڑیں۔ ان کے ساتھ اکٹھے بیٹھ کر میرے خطبات سنا کریں اور بعد میں بچوں سے کچھ پوچھ بھی لیا کریں تاکہ اگلی دفعہ وہ زیادہ غور سے سنیں۔

اللہ کرے کہ آپ پہلے سے بڑھ کر اپنی تربیت کی طرف توجہ دینے والی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے لَو لگانے والی ہوں اور اپنی نسلوں کو سنبھالنے والی ہوں۔ آمین

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

اسلام آباد MA -15.09.2019

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ کینیڈا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقع پر آپ کو چند ضروری نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اس زمانہ میں خلافتِ احمدیہ کا قیام فرمایا ہے۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ اس سے وابستہ ہیں اور اس کی برکات سے متمتع ہو رہی ہیں۔ اس عظیم الشان نعمت پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتی رہیں۔ ہمیشہ اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ خلیفۂ وقت کی نصائح کو باقاعدگی سے

سنا کریں اور ان پر عمل کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ ایم ٹی اے کی سہولت موجود ہے۔ لجنہ اماء اللہ کی ہر ممبر کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو ایم ٹی اے سے جوڑ دے اور باقاعدگی سے اس کے پروگرام دیکھیں۔ کم از کم اس بات کو یقینی بنائیں کہ میرا خطبہ جمعہ اور خلیفۃ المسیح کے دیگر پروگرام ضرور دیکھیں۔ اور اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ ان کے بچے بھی بیٹھ کر یہ پروگرام ضرور دیکھیں۔

اسی طرح عورتوں کی اہم ترین ذمہ داری تربیت اولاد ہے۔ مثلاً انہیں نمازوں کا پابند بنانا، تلاوت کی عادت ڈالنا، انٹرنیٹ اور دیگر برائیوں سے بچانا، خلافت سے وابستگی کا درس دینا، ان کے اندر خدمت دین کا شوق پیدا کرنا، بچیوں کو پردے اور حیادار لباس کا پابند بنانا۔ یہ تمام باتیں تربیتی نقطۂ نظر سے نہایت اہم ہیں جن کے لئے عملی اقدام اٹھانا آپ میں سے ہر ایک کی اولین ذمہ داری ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بچوں کے ساتھ عزت سے پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو۔ (سنن ابن ماجہ، ابواب الادب)

ایک اور روایت ہے، حضرت عبد الرحمان بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس عورت نے پانچوں وقت کی نماز پڑھی اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنے آپ کو برے کام سے بچایا اور اپنے خاوند کی

فرمانبرداری کی اور اس کا کہا مانا ایسی عورت کو اختیار ہے کہ جنت میں جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے۔(مسند احمد بن حنبل)

حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نمازوں کی بڑی پابند تھیں۔ آپ اپنے ارد گرد دوسروں کو بھی نماز پڑھنے کی نصیحت کرتیں۔ ایک خاتون کہتی ہیں کہ میں اپنی بچی کی پیدائش کے بعد حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئی۔ اور بھی خواتین موجود تھیں۔ نماز کے وقت آپ نماز پڑھنے تشریف لے گئیں۔ واپس آکر ہم سے نماز کا پوچھا تو ہم نے کہا بچے نے پاخانہ وغیرہ کیا ہو گا۔ آپ نے فرمایا بچوں کے بہانے نماز ضائع نہ کیا کرو۔ بچے خدا کا انعام ہوتے ہیں۔ کبھی خدا کی عبادت سے غافل نہ ہو۔ جس طرح بچے کی خاطر تم نمازیں چھوڑ رہی ہو وہ بڑا ہو کر تمہارے لئے زحمت بن جائے گا۔ لڑکا ہے تو بری صحبت میں پڑ جائے گا لڑکی ہو تو معاشرہ سے متاثر ہو کر گھر سے بغاوت کرنے والی بن جائے گی۔

یاد رکھیں کہ بہترین ذریعہ تربیت کا نماز ہے۔ نماز عبادت کا مغز اور بہترین وظیفہ ہے۔ پس اگر آپ کی اولاد کو نمازوں کی عادت پڑ گئی تو یہ برائیوں میں نہیں پڑیں گے۔

پھر عورتوں کو اسلام نے پردہ کرنے کی تعلیم دی ہے۔ عورت کی حیا اس کا حیا دار لباس ہے۔ عورت کا تقدس اس کے مردوں سے بلاوجہ کے میل جول سے بچنے میں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

یہ زمانہ ایک ایسا نازک زمانہ ہے کہ اگر کسی زمانہ میں پردہ کی رسم نہ ہوتی تو اس زمانہ میں ضرور ہونی چاہئے تھی کیونکہ کل جُگ ہے اور زمین پر بدی اور فسق و فجور اور شراب خوری کا زور ہے اور دلوں میں دہریہ پن کے خیالات پھیل رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے احکام کی دلوں میں عظمت اٹھ گئی ہے۔ زبانوں پر سب کچھ ہے اور لیکچر بھی منطق اور فلسفہ سے بھرے ہوئے ہیں مگر دل روحانیت سے خالی ہیں۔ ایسے وقت میں کب مناسب ہے کہ اپنی غریب بکریوں کو بھیڑوں کے بنوں میں چھوڑ دیا جائے۔

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 174)

پس پردہ کی خود بھی پابندی کریں اور اپنی بچیوں کے پردے اور حیادار لباس کا بھی خیال رکھیں تاکہ آپ معاشرتی برائیوں سے محفوظ رہ سکیں اور اپنے ماحول میں احمدیت کی تعلیم کا عمدہ نمونہ پیش کر سکیں۔

اللہ کرے کہ آپ میں سے ہر ایک خلافت سے اپنے تعلق کو مضبوط تر کرنے والی ہو۔ اپنے خاوند اور بچوں کے حقوق ادا کرنے والی اور ان کی صحیح تربیت کرنے والی ہو۔ ان کو نیک ماحول میں پروان چڑھانے والی ہو اور اس طرح ابدی جنتوں کی وارث ٹھہرے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

اسلام آباد U.K MA 24.09.2019

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ آپ احمدی مستورات ہیں جنہوں نے خدا تعالیٰ کے خاص فضل سے زمانے کے امام کو مانا اور آپ کے بعد خلافت احمدیہ سے وابستہ ہو کر اس کی برکات سے متمتع ہو رہی ہیں۔ آپ نے خلیفۂ وقت کی راہنمائی میں اسلامی تعلیمات سے سب دنیا کو روشناس کروانا ہے۔

اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے آپ اورآپ کی اولاد ان تعلیمات پر عمل پیرا ہو تا کہ آپ اپنے قول و فعل دونوں سے اسلامی تعلیمات کا پرچار کر سکیں۔

عورتوں کے بارے میں ہمارے پیارے دین کی تعلیمات میں سے ایک اہم تعلیم پردہ ہے۔ یہ اس لئے ہے کیونکہ اسلام عورت کی عزت اوراحترام کا اور حقوق کا سب سے بڑا علمبردار ہے۔ یہ کوئی جبر نہیں ہے کہ عورت کو پردہ پہنایا جاتا ہے یا حجاب کا کہا جاتا ہے۔ بلکہ عورت کو اس کی انفرادیت قائم کرنے اور مقام دلوانے کے لئے یہ سب کوشش ہے۔ اس کے برعکس اسلام مخالف قوتیں بڑی شدت سے زور لگا رہی ہیں کہ مذہبی تعلیمات اور روایات کو مسلمانوں کے اندر سے ختم کیا جائے۔ ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر مسلمانوں اور خاص طور پر احمدی مسلمانوں ، مردوں اور عورتوں، نوجوانوں سب نے مذہبی اقدار کو قائم رکھنے کی کوشش نہ کی تو پھر ہمارے بچنے کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ ہم دوسروں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں ہوں گے کہ ہم نے حق کو سمجھا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں سمجھایا اور ہم نے پھر بھی عمل نہ کیا۔

حیا ایمان کا حصہ ہے اور حیا عورت کا ایک خزانہ ہے اس لئے ہمیشہ حیادار لباس پہنیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں پردے کا حکم دیا ہے تو یقیناً اس

کی کوئی اہمیت ہے۔ مائیں نیک نمونہ دکھائیں اور اپنی بچیوں کو چھوٹی عمر سے اس کی عادت ڈالیں۔ مثلاً جوانی میں جب لڑکیاں قدم رکھتی ہیں تو ان کے کوٹ گھٹنوں سے نیچے ہونے چاہئیں۔ ایسے کوٹ پہننے چاہئیں جو اُن کا پورا جسم ڈھانکنے والے ہوں نہ کہ فیشن۔ اور بازو لمبے ہونے چاہئیں۔ اپنے عزیزوں رشتہ داروں کے درمیان بھی جب کسی فنکشن میں یا شادی بیاہ وغیرہ میں آئیں تو ایسا لباس نہ ہو جس میں جسم اٹریکٹ (Attract) کرتا ہو یا اچھا لگتا ہو یا جسم نظر آتا ہو۔ آپ کا تقدس اسی میں ہے کہ اسلامی روایات کی پابندی کریں اور دنیا کی نظروں سے بچیں۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اور انہوں نے باریک کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اعراض کیا۔ یعنی اِدھر اُدھر ہونے کی کوشش کی اور فرمایا: اے اسماء! عورت جب بلوغت کی عمر کو پہنچ جائے تو یہ مناسب نہیں کہ اس کے منہ اور ہاتھ کے علاوہ کچھ نظر آئے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے منہ اور ہاتھ کی طرف اشارہ کر کے یہ بتا دیا۔

پس عورتوں کو جو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ اپنی زینتوں کو چھپاؤ۔ اپنے سروں اور چہروں کو ڈھانکو۔ اپنے تقدس کو قائم رکھو، تو ہر احمدی عورت کو اس پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر آجکل کے سائنسی دور میں بہت سے نئے ذرائع ہیں مثلاً انٹرنیٹ، موبائل فون، سوشل میڈیا وغیرہ۔ یہ وقت ضائع کرتے اور برے خیالات پیدا کرتے ہیں۔ احمدی ماؤں کی یہ ذمہ داری ہے کہ خود بھی اور اپنی اولاد کو بھی ان کے منفی اور غلط استعمال سے بچا کر رکھیں۔ اسی طرح اگر ٹی وی پر غلط پروگرام دیکھے جارہے ہیں تو یہ ماں باپ کی بھی ذمہ داری ہے اور بارہ تیرہ سال کی عمر کی جو بچیاں ہیں ان کی بھی ہوش کی عمر ہوتی ہے، ان کی بھی ذمہ داری ہے کہ اس سے بچیں۔ آپ احمدی ہیں اور احمدی کا کردار ایسا ہونا چاہئے جو ایک نرالا اور انوکھا کردار ہو۔ پتہ لگے کہ یہ احمدی بچی ہے۔

اسلام ہر مسلمان مرد اور عورت کو تعلیم حاصل کرنے کا حکم دیتا ہے۔ کالجوں اور یونیورسٹیوں کی احمدی طالبات اپنی تعلیم پر توجہ دیں۔ لڑکیاں صرف لڑکیوں سے دوستی کریں۔ تبلیغی رابطہ بھی صرف عورتوں سے ہونا چاہئے۔ اسی طرح ایم ٹی اے سے خود بھی استفادہ کریں اور اَور لوگوں کو بھی اس سے فائدہ اٹھانے کی تلقین کریں۔

پس ہر احمدی عورت کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہئے۔ اپنا تقدس قائم رکھنا چاہئے اور یہ احساس ہونا چاہئے کہ ہم احمدی ہیں اور دوسروں سے فرق ہے۔ یاد رکھیں کہ آج کی بچیاں کل کی مائیں ہیں۔ اگر ان بچیوں کو اپنی ذمہ داری کا احساس پیدا ہو گیا تو احمدیت کی آئندہ نسلیں بھی محفوظ ہوتی چلی جائیں گی۔

اللہ تعالیٰ آپ کو میری ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

MA 31.10.2019

پیاری ممبرات مجلسِ شوریٰ لجنہ اماء اللہ پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو امسال بھی اپنی مجلسِ شوریٰ کے انعقاد کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ ہم سب بہت خوش قسمت ہیں کہ ہم نے وہ زمانہ پایا ہے جس میں خدا تعالیٰ کے پیارے مسیح و مہدی کا ظہور ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے پیارے فرستادے کو ماننے کی توفیق دی اس پر ہمیں ہر وقت خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہنا چاہئے۔ آپ کی بعثت کا اہم مقصد بھٹکی ہوئی انسانیت کو اپنے خالق حقیقی کے قریب کرنا تھا۔ یہ مقصد اللہ تعالیٰ کے

احکامات کی پابندی سے حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً نماز کی اسلام میں بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔ آپ سب کو اس کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے۔ اپنے بچوں کو بھی پابندی کروانی چاہئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ آپ نے اسے مومن کی معراج قرار دیا ہے۔ پس یہ وہ مبارک ذریعہ ہے جس سے انسان تعلق باللہ میں ترقی کرتا ہے۔ آپ میں سے ہر ایک کو نمازوں کی خاص پابندی کرنی چاہئے۔

پھر اسلام کی ایک اہم تعلیم پردہ ہے اس کی پابندی کریں۔ عورت کی فطرت میں جو اللہ تعالیٰ نے حیا رکھی ہے ایک احمدی عورت کو اسے چمکانا چاہئے، اسے اور نکھارنا چاہئے، پہلے سے بڑھ کر باحیا ہونا چاہئے۔ ہر وقت دل میں یہ احساس رکھنا چاہئے کہ ہم اس شخص کی جماعت میں شمار ہوتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق بندے کو خدا کے قریب کرنے کا ذریعہ بن کر آیا تھا۔ یاد رکھیں کہ احمدیت کی حقیقی برکات کے حصول کے لئے وہ تمام اعمال بجالائیں جو اسلامی تعلیمات کی حقیقی روح ہیں۔ ان نیک نمونوں کو یاد رکھیں جو ہماری جماعت کی تاریخ کی روشن مثالیں ہیں۔ مثلاً حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی خلافت کا جو پہلا جلسہ تھا اس پر لجنہ کے جلسہ گاہ

سے آپ نے جو تقریر فرمائی اس میں پردے کا بھی ذکر فرمایا۔ اس ضمن میں ہماری والدہ کے متعلق ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہماری ایک باجی جان ہیں، ان کا شروع سے ہی پردہ میں سختی کی طرف رجحان رہا ہے کیونکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تربیت میں جو پہلی نسل ہے ان میں سے وہ ہیں۔ ان کے متعلق ہماری بچیوں کا خیال ہے کہ اگلے وقتوں کے ہیں یہ لوگ، انہیں کچھ نہ کہو۔۔۔ میں تو ان اگلے وقتوں کو جانتا ہوں جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے وقت ہیں۔ اس لئے ان کو اگر اگلے وقتوں کا کہہ کر کسی نے کچھ کہنا ہے تو اس کی مرضی ہے وہ جانے اور خدا کا معاملہ جانے، لیکن یہ جو میری بہن ہیں واقعتاً تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے اس بات پر سختی کرتی ہیں۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا ایک عظیم الشان مقصد کل عالم کو وحدت کی لڑی میں پرونا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا ہماری جماعت پر کتنا عظیم الشان احسان ہے کہ اس نے ہمیں خلافتِ احمدیہ سے وابستہ فرمایا ہے جس کی بدولت سب دنیا کے احمدی ایک ہاتھ پر جمع ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں وہ ذرائع بھی مہیا فرمائے ہیں جو عالمگیر وحدت کے قیام کے لئے ضروری ہیں۔ ان جدید ذرائع میں ایم ٹی اے کی خاص اہمیت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم ٹی اے جماعت کو خلیفۂ وقت سے ہر وقت

جوڑے رکھتا ہے۔ خلیفۂ وقت دنیا کے جس خطہ میں بھی ہوں سب جماعت اپنا رخ اس خطے کی طرف کر لیتی ہے۔ ہالینڈ کا جلسہ ہے تو سب دنیا خلیفۂ وقت کی نصائح سننے کے لئے ہالینڈ کے جلسہ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ فرانس کا جلسہ ہے تو اس میں بھی سب دنیا کے احمدی ایم ٹی اے کے ذریعہ شامل ہو جاتے ہیں۔ مسجدوں کا افتتاح ہو یا جو بھی خلیفۂ وقت کی مصروفیات ایم ٹی اے پر نشر ہوں سب دنیا کے احمدی اپنی اپنی جگہوں پر ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر ان پروگراموں میں عملی رنگ میں شامل ہوتے ہیں۔ وحدت کے اس نظارے کی کوئی مثال دنیا کی کسی بھی قوم یا مذہب اور ملت میں مل سکتی ہے۔ ہر گز نہیں۔ ان نظاروں سے دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے اور دل سے دعائیں نکلتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کتنی پیاری جماعت دی ہے جس کی سوچوں کا محور خلیفۂ وقت کا وجود ہے۔ جو اس دنیا میں رہتے ہوئے اپنی نئی دنیا بسائے بیٹھی ہے ۔وہ اپنے امام سے اتنی محبت کرتی ہے کہ اس کے ایک ایک لفظ کو سننے کے لئے ہر وقت تیار رہتی ہے۔ پس ایم ٹی اے کی نعمت سے باقاعدگی سے فائدہ اٹھاتی رہیں تاکہ آپ کی خلافت سے وابستگی میں ترقی ہوتی رہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ جس قدر خلافت سے

محبت وعقیدت اور اخلاص ووفامیں ترقی کریں گی اسی قدر خلافت کی برکات اور فیوض سے حصہ پائیں گی۔

آپ مرکز میں مختلف جماعتوں کی نمائندہ بن کر آئی ہیں۔ آپ کا تعلق باللہ اوراسلامی احکامات کی پابندی اور خلافت سے وابستگی دوسروں کے لئے نمونہ ہونی چاہئے۔ اپنی اپنی جماعتوں میں دینی اخوت کو بڑھائیں۔ ان بہنوں اور بچیوں کو جو کسی پہلو سے سست ہیں یا پوری طرح فعال نہیں ہیں انہیں نظامِ جماعت اور خلافت سے جوڑنے کی کوشش کریں تاکہ ہم سب مل کر ان مقاصد کو حاصل کر سکیں جن کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس مبارک سلسلہ کی بنیاد رکھی تھی۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

اسلام آباد۔یوکے MA 09.12.2019

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ ناروے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ لجنہ اماء اللہ ناروے ”سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم“ کے عنوان سے ایک خصوصی اشاعت کا ارادہ رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیارے نبی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسوۂ حسنہ بنایا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ آپ کی سیرت کا بار بار مطالعہ کریں اور آپ کی تعلیمات اور سنت پر صدقِ دل سے عمل کرنے کی کوشش کریں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے بارے میں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا کا یہ سنہری حروف میں لکھا جانے والا بیان ہے کہ کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن۔ کہ آپ کی سیرت اور آپ کے معمولات کا پتہ کرنا ہے تو قرآن کریم آپ کی سیرت کی تفصیل ہے اسے پڑھو۔

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی کماحقہٗ بجاآوری فرماتے تھے۔ آپ کا ذوقِ عبادت ایسا تھا کہ لوگ کہتے کہ عَشِقَ مُحَمَّدٌ عَلٰی رَبِّہٖ۔ یعنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے رب پر عاشق ہو گیا ہے۔ آپ نے نماز کو اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک قرار دیا ہے۔ آپ ہر وقت دعاؤں میں مشغول رہتے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ پر کامل توکل تھا۔ آپ تمام نیک خصائل میں بلند مقام پر فائز تھے۔ آپ نے عدل وانصاف کے اعلیٰ معیار قائم فرمائے۔ آپ صادق وامین، قانع، صابر وشاکر، شجاع اور بنی نوع انسان کے حقیقی ہمدرد اور خیر خواہ تھے۔ آپ محبت کے سفیر تھے۔ آپ نے سب دنیا کو امن، صلح جوئی اور رواداری کی تعلیم دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”حدیبیہ کے قصہ کو خدا تعالیٰ نے فتح مبین کے نام سے موسوم کیا ہے اور فرمایا ہے۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحاً مُّبِيْناً۔ وہ فتح اکثر صحابہ پر بھی مخفی تھی بلکہ بعض منافقین کے ارتداد کا موجب ہوئی۔ مگر دراصل وہ فتح مبین تھی۔“

(مجموعہ اشتہارات جلد2صفحہ 83)

آپ کی عفوودرگزر کی شان بھی نہایت بلند تھی یہاں تک کہ فتح مکہ کے موقع پر شدید ترین دشمنوں کو بھی معاف کر دیا۔ آپ چرند پرند اور دیگر مخلوقات کے لئے بھی رحمت تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو رحمۃ للعالمین کے خطاب سے نوازا۔

آپ مثالی خاوند تھے۔ آپ کی ازواج مطہرات آپ سے بے حد محبت کرتی تھیں۔ آپ نے اپنی امت کو یہ تعلیم دی کہ مومنوں میں سے ایمان کے لحاظ سے کامل ترین مومن وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ اور تم میں سے خلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں سے بہترین اور مثالی سلوک کرتا ہے۔(ترمذی کتاب النکاح)

آپ بچوں کے لئے شفیق باپ ،بڑوں کا ادب واحترام کرنے والے اور غریبوں، یتیموں اور غلاموں کے لئے ملجا و ماویٰ تھے۔ ہر سوالی کی ضرورت پوری فرماتے۔ مسکینوں اور محروموں کا خیال رکھتے۔ آپ کی اپنی زندگی بہت سادہ تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ اندر ایک حجرہ میں تھے۔ حضرت عمرؓ نے اجازت چاہی۔ آپ نے اجازت دے دی۔ حضرت عمرؓ نے آکر دیکھا کہ صف کھجور کے پتوں کی آپ نے بچھائی ہوئی ہے اور اس پر لیٹنے کی وجہ سے پیٹھ پر پتوں کے داغ لگے ہوئے ہیں۔ گھر کی جائیداد کی طرف

حضرت عمرؓ نے نظر کی تو دیکھا کہ ایک گوشہ میں تلوار لٹکی ہوئی ہے۔ یہ دیکھ کر ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اے عمر تو کیوں رویا؟ عرض کی کہ خیال آتا ہے کہ قیصر و کسریٰ جو کہ کافر ہیں ان کے لئے کس قدر نعم اور آپ کے لئے کچھ بھی نہیں۔ فرمایا میرے لئے دنیا کا اسی قدر حصہ کافی ہے کہ جس میں حرکت کر سکوں۔ میری مثال یہ کہ جیسے ایک مسافر سخت گرمی کے دنوں میں اونٹ پر جارہا ہو اور جب سورج کی تپش سے بہت تنگ آوے تو ایک درخت کو دیکھ کر اس کے نیچے ذرا آرام کر لیوے اور جونہی کہ ذرا پسینہ خشک ہو پھر اٹھ کر چل پڑے۔ تو یہ اسوۂ حسنہ ہے جو کہ اسلام کو دیا گیا ہے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ 660)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہر پہلو سے نہایت جامع اور اکمل ہے۔ آپ کے اسوۂ حسنہ کو خود بھی اپنانا چاہئے اور غیروں کو بھی اس سے آگاہ کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

اسلام آباد ٹلفورڈ MA 12-11-2020

پیاری ممبرات مجلسِ شوریٰ لجنہ اماء اللہ پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ لجنہ اماء اللہ پاکستان کو اپنی مجلسِ شوریٰ کے انعقاد کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے اور اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا تا کہ آپ کے ذریعہ اسلام کو تمام ادیانِ عالم پر غلبہ عطا ہو اور سب دنیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو کر امتِ واحدہ بن جائے۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے مامورِ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے اور آپ کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ سے وابستگی کی توفیق بخشی۔ خلافت احمدیہ اللہ تعالیٰ کا عظیم الشان

انعام ہے جس کے ساتھ بے شمار برکات وابستہ کی گئی ہیں۔ خلافت ہی کی برکت سے آپ ایک ہاتھ پر متحد ہیں۔ عافیت کے حصار میں ہیں اور خلیفۂ وقت کی دعاؤں اور راہنمائی سے آپ کا ہر قدم ترقی کی شاہراہوں پر گامزن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بابرکت نظام کو مومنین کے لئے تمکنتِ دین اور خوفوں سے امن کا ذریعہ بنایا ہے۔ ان انعامات سے دائمی فیضیاب ہونے کے لئے ضروری ہے کہ آپ کا خلیفۂ وقت سے اخلاص ووفا کا مضبوط تعلق ہو۔ آپ اطاعت میں ترقی کریں اور خلافت کے استحکام کے لئے دعائیں کرتی رہیں۔ پس جو لوگ دل کی صفائی کے ساتھ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے اس انعام سے چمٹے رہیں گے اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اُس سے اس مضبوط کڑے سے چمٹے رہنے کی دعائیں مانگتے رہیں گے تو ایسے لوگ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ بہت دعائیں سننے والا ہے ۔وہ ہمارے دلوں کا حال بھی جانتا ہے۔ وہ نیک نیتی سے کی گئی دعاؤں اور کوششوں کو ضائع نہیں کرے گا اور ہمارے دل ایمان سے لبریز رہیں گے اور ہم اللہ تعالیٰ کے انعام سے فیضیاب بھی ہوتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے نیک نیت ہونے کی وجہ سے ہم میں بھی اور ہماری نسلوں میں بھی ایسا ایمان پیدا کرتا چلا جائے گا جس سے ہماری نسلیں بھی اور ہم بھی لہلہاتی فصلوں کے وارث بنتے چلے جائیں گے۔

ایک اور بات جس کی طرف میں آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ آپ اور آپ کے افرادِ خانہ کو جتنا زیادہ ممکن ہو سکے MTA سے استفادہ کرنا چاہئے۔ سب

سے زیادہ ضرورت اس امر کی ہے آپ لوگ ہر جمعہ کو نشر ہونے والا خطبہ جمعہ باقاعدگی سے سنیں اور دیگر ایسے پروگرامز بھی دیکھیں جن میں میری شمولیت ہوتی ہے جیسا کہ غیر مسلموں سے خطابات ہیں، جلسہ پر کی جانے والی میری تقریریں ہیں یا دیگر مجالس وغیرہ۔ ان پروگرامز کو دیکھنا انشاء اللہ آپ لوگوں کے لئے فائدہ مند ثابت ہو گا اس مقصد سے آپ لوگوں کو یہ پروگرامز دیکھنے چاہئیں۔

پس آپ سب جو مختلف مقامات سے بطور نمائندہ شامل ہوئی ہیں آپ کی خلافت سے وابستگی مثالی ہونی چاہئے۔ اس سے آپ نیکی اور روحانیت میں ترقی کریں گی۔ آپ کی اولاد کی نیک تربیت ہو گی اور آپ کو دیکھ کر لجنہ کی اور ممبرات کو خلیفۂ وقت سے اپنا تعلق مضبوط کرنے کی توفیق ملے گی۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے اور دین و دنیا کی بہترین حسنات عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

اسلام آباد ٹلفورڈ MA 25-11-2020

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ لجنہ اماء اللہ کے صد سالہ جشنِ تشکر کے سلسلہ میں لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا جن پراجیکٹس پر کام کر رہی ہے ان میں ایک آن لائن عائشہ دینیات اکیڈمی کا اجراء ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور نیک نتائج سے نوازے۔ آمین

مجھ سے اس اکیڈمی کے پراسپیکٹس کے لئے پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ ہمارے پیارے دین اسلام میں علم کے حصول کی خاص اہمیت ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَھْدِ اِلَی اللَّحْدِ یعنی چھوٹی عمر سے لے کے، بچپنے سے لے کے آخری عمر تک جب تک قبر میں پہنچ جائے انسان علم حاصل کرتا رہے۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرماتے تھے کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر فرض ہے۔اسی طرح ایک اور موقع پر آپ نے فرمایا کہ جو شخص علم حاصل کرنے کی غرض سے کسی رستہ کا سفر اختیار کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کے لئے اس علم کے علاوہ جنت کا رستہ بھی کھول دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"مرشد اور مرید کے تعلقات استاد اور شاگرد کی مثال سے سمجھ لینے چاہئیں جیسے شاگرد استاد سے فائدہ اٹھاتا ہے اسی طرح مرید اپنے مرشد سے لیکن شاگرد اگر استاد سے تعلق تو رکھے مگر اپنی تعلیم میں قدم آگے نہ بڑھائے تو فائدہ نہیں اٹھا سکتا یہی حال مرید کا ہے۔پس اس سلسلہ میں تعلق پیدا کرکے اپنی معرفت اور علم کو بڑھانا چاہئے۔طالبِ حق کو ایک مقام پر پہنچ کر ہرگز نہیں ٹھہرنا چاہئے ورنہ شیطانِ لعین اور طرف لگادے گا اور جیسے بند پانی میں عفونت پیدا ہو جاتی ہے اسی طرح اگر مومن اپنی ترقیات کے لئے سعی نہ کرے تو وہ گر جاتا ہے۔پس سعادت مند کا کام ہے کہ وہ طلب دین میں لگا رہے۔ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی انسانِ کامل دنیا میں نہیں گزرا لیکن آپ کو بھی رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کی دعا کی تعلیم ہوئی تھی پھر اور کون ہے جو اپنی معرفت اور علم پر کامل بھروسہ کرکے ٹھہر جاوے اور آئندہ ترقی کی

ضرورت نہ سمجھے۔جوں جوں انسان اپنے علم اور معرفت میں ترقی کرے گا اسے معلوم ہو جاوے گا کہ ابھی بہت سی باتیں حل طلب باقی ہیں۔"

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ جلد پنجم صفحہ 293)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا جماعت کی عورتوں پر یہ احسان ہے کہ احمدی عورت کے لئے ایک ایسی تنظیم قائم فرمادی جس میں وہ اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کر سکتی ہے۔اور ان صلاحیتوں ان استعدادوں سے خود بھی فائدہ اٹھاسکتی ہے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاسکتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے احمدی عورت میں رکھی ہیں۔

لجنہ اماء اللہ آسٹریلیا جو دینیات اکیڈمی شروع کر رہی ہے یہ بہت مبارک پروگرام ہے۔زیادہ سے زیادہ ممبرات لجنہ کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ

"اسلام کے ابتدائی ایام دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے جس طرح مردوں نے اسلام پھیلایا ہے اسی طرح عورتوں نے بھی اس کام میں حصہ لیا ہے اور جس طرح مردوں نے اسلام سیکھا ہے اسی طرح عورتوں نے بھی سیکھا ہے۔۔۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر کوئی میرا دین سیکھنا چاہتا ہے تو آدھا عائشہ سے سیکھے۔"

(الازھار لذوات الخمار۔ صفحہ 4 تا 5)

پس اسلام کے ابتدائی ایام کی مقدس خواتین کے پاک نمونوں کو اپناتے ہوئے آپ کو بھی بھرپور جذبے اور محنت سے دینی علوم سیکھنے چاہئیں۔ اس سے آپ کو قرآن کریم اور احادیث مبارکہ نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات سے بخوبی واقفیت پیدا ہو گی۔ آپ دینی تعلیمات پر بہتر رنگ میں عمل کر سکیں گی اور اپنی نسلوں کی نیک تربیت کر سکیں گی۔ اسی طرح یہ دینی علوم آپ کو تبلیغِ دین میں کام آئیں گے اور آپ کے اندر اسلام اور احمدیت پر اعتراض کرنے والوں کو دلائل کے ساتھ جواب دینے کی قابلیت اور شجاعت پیدا ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس نادر موقع سے کماحقہٗ استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

اسلام آباد یو کے MA 06.04.2021

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ فن لینڈ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ لجنہ اماء اللہ فن لینڈ کو اپنے میگزین "مبارکہ" کے پہلے شمارے کی اشاعت کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بہت بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور آپ کے بعد خلافت کے بابرکت نظام سے وابستہ فرمایا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے جس کا ہر وقت شکر ادا کرتے رہنا چاہئے۔ اور شکر کا حق تبھی ادا ہوتا ہے جب آپ اپنی زندگیاں اسلام اور احمدیت کی تعلیمات کے مطابق بسر کریں۔ اپنے گھروں کو سلیقہ

سے، سگھڑاپے سے سنواریں۔ اپنے خاوندوں کا بھی خیال رکھیں اوراپنی اولادوں کا بھی خیال رکھیں اوراس طرح اپنے گھروں کو جنت نظیر بنائیں ۔ایک ایسانمونہ بنائیں کہ نظر آئے کہ یہ ہر طرح سے ایک خوشحال گھرانہ ہے اور سکون ہے اس گھر میں۔

عورت کا یہ مقام ہمیشہ یادرکھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنی نسلوں کی اٹھان ایسے نیک اور پاک ماحول میں کریں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے والے ہوں اوران کی نیکی کو دیکھتے ہوئے دنیا بھی کہے کہ اس بچے کو اس کی ماں نے واقعی جنتی بنایا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

”تقویٰ اختیار کرو۔ دنیا سے اوراُس کی زینت سے بہت دل مت لگاؤ۔“

(کشتیٔ نوح۔ روحانی خزائن جلد19 صفحہ 81)

یہ دور سائنسی ترقی کا دور ہے ۔اس دور کی نئی ایجادات نے جہاں انسان کو سہولیات پہنچائی ہیں وہاں بہت سی برائیوں میں بھی مبتلا کر دیا ہے۔ بچے اور بڑے سب ہر وقت ٹی وی چینلوں، سوشل میڈیااورانٹرنیٹ سے چمٹے رہتے ہیں اور اپنے قیمتی وقت کا ضیاع کر رہے ہوتے ہیں۔ ان کے بداثرات سے خود بھی بچیں اوراپنے بچوں کو بھی

بچائیں۔ انہی ایجادات کا مفید استعمال بھی کیا جاسکتا ہے اوران کے ذریعہ دین سیکھا جاسکتا ہے۔ مثلاً ایم ٹی اے دیکھیں۔ میرے خطبات اور تقاریر باقاعدگی سے سنیں۔ الاسلام ویب سائٹ سے کتب کا مطالعہ کرکے اپنا دینی علم بڑھائیں۔ کیونکہ ایک احمدی عورت کی یہ بھاری ذمہ داری ہے کہ وہ خود بھی دین کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہو اوراس کی آئندہ نسلیں بھی دیندار ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تربیتِ اولاد کے بارے میں فرماتے ہیں:

''مختصر یہ کہ تعلیمی طریق میں اس اَمر کا لحاظ اور خاص توجہ چاہئے کہ دینی تعلیم ابتدا سے ہی ہو۔ اور میری ابتدا سے یہی خواہش رہی ہے اوراب بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے۔'' (ملفوظات جلد اول صفحہ 44)

حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کا بچوں کی تربیت کا انداز بہت پیارا تھا۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ بیان فرماتی ہیں کہ ''آپ ہمیشہ یہی فرماتی رہیں کہ بچے کو عادت ڈالو کہ وہ کہنا مان لے۔ پھر بے شک بچوں کو شرارت بھی آجائے تو کوئی ڈر نہیں۔''

بچوں کی تربیت کے متعلق ایک اصول آپ یہ بھی بیان فرمایا کرتی تھیں کہ پہلے بچے کی تربیت پر اپنا پورا زور لگاؤ، دوسرے ان کا نمونہ دیکھ کر خود ہی ٹھیک ہو جائیں گے۔ تو یہ کیسے زریں اصول ہیں جن پر عمل کرنے سے واقعی بچوں کی کایا پلٹ سکتی ہے۔

پس ان تمام نیک نصائح اور پاک نمونوں کو سامنے رکھ کر اپنی زندگیاں بسر کریں۔ آپ اپنے میگزین کو قرآن وحدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات سے مزیّن کریں۔ اسی طرح خلفائے احمدیت کی نصائح شائع کرتی رہیں تا کہ نیک باتوں کے اعادہ سے آپ کا طرزِ زندگی اسلامی تعلیمات کے مطابق ہو اور خلافت کے ساتھ تعلق مضبوط تر ہوتا چلا جائے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

اسلام آباد۔یوکے HM – 06.05.2022

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کبابیر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا جس میں آپ نے لجنہ اماء اللہ کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر لجنہ اماء اللہ کے خصوصی مجلہ کے لئے پیغام کی درخواست کی ہے۔ اس موقع پر میرا پیغام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ اماء اللہ کے سو سال پورے ہو رہے ہیں۔ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے یہ تنظیم اس لئے شروع کی تھی کہ لجنہ جماعت کی ترقی کے لئے اور اسلام کا پیغام دنیا میں پہنچانے کے لئے اپنا کردار ادا کرے اور مردوں کے شانہ بشانہ اپنی ذمہ داریاں ادا کرے۔ اس پہلو سے لجنہ کا سب سے بڑا کام یہ ہے کہ وہ اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ اپنی نسلوں اور اپنے بچوں کی اصلاح اور ان کی تربیت کی طرف بھی توجہ دیں۔ اور یہ بہت بڑا اور اہم کام ہے۔ اگر آپ اپنی نسلوں کو سنبھال لیں تو تب

ہی جماعت احمدیہ کی آئندہ نسلوں کی صحیح حفاظت کی ضمانت دی جاسکتی ہے۔ اس لئے لجنہ کے سو سال پورے ہونے پر صرف خوشی کا اظہار کرنا کافی نہیں ہے بلکہ ہماری جو ذمہ داریاں ہیں اور جو اہم فرائض ہیں ان کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

اسلام آباد یو کے MA 04.07.2022

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ جرمنی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ لجنہ اماء اللہ جرمنی کو اپنا اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقع پر آپ کو چند ضروری نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ (الحشر19) یعنی اے

مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور چاہئے کہ ہر جان اس بات پر نظر رکھے کہ اس نے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے اور تم سب اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور چاہئے کہ ہر جان اس بات پر نظر رکھے کہ اس نے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے اور تم سب اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے کے بعد تقویٰ اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور فرمایا کہ تقویٰ پر چلنے والی ہر جان کا یہ کام ہے کہ وہ اپنی کل پر نظر رکھے۔ اگلی نسلوں کی تربیت اور ان کو دین پر قائم رکھنے اور ان کے دین کی حفاظت آپ کا کام ہے۔ آج کی مائیں بھی اور وہ لڑکیاں بھی جو کل انشاء اللہ تعالیٰ مائیں بننے والی ہیں اس بات کو سمجھیں۔ اپنی حالتوں کے جائزے لیں۔ اپنے دینی علم کو بڑھائیں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا کرنے کے لیے ان تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں جو ممکن ہیں۔

آج دنیا اس قدر مادیت میں گھر چکی ہے کہ دین کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ ایسے حالات میں ہماری بہت بڑی ذمہ داری بن جاتی ہے کہ اپنی حالتوں پر توجہ رکھیں اپنے آپ کو بھی اس ماحول کے اثر سے بچائیں اور اپنے بچوں کو بھی اس ماحول کے اثر سے

بچائیں اور خود اپنے آپ کو بھی ایک کوشش سے خدا تعالیٰ کے قریب تر کرنے کی کوشش کریں اور اپنے بچوں کو بھی خدا تعالیٰ کے قریب تر لانے کی کوشش کریں۔ اپنے آپ کو بھی دنیا کی غلاظتوں سے بچائیں اور اپنی اولادوں کو بھی دنیا کی غلاظتوں سے بچائیں۔ بچوں کے سامنے اپنے ایسے نمونے قائم کریں کہ بچے بڑوں کے نمونوں پر چل کر ان راہوں پر چلیں جو دین کی طرف لے جانے والی راہیں ہیں، جو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے والی راہیں ہیں، جو خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان اور یقین پیدا کرنے والی راہیں ہیں، جو اللہ تعالیٰ کا پیار سمیٹ کر دنیا اور آخرت سنوارنے والی راہیں ہیں۔

ایک احمدی عورت جس نے زمانے کے امام کو اس لیے مانا ہے کہ اس وقت زمانے میں جو فتنا و فساد کی حالت ہے میں نے اس سے بچ کر رہنا ہے تو پھر عابدہ بننا ہو گا، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا بننا ہو گا۔ اس کی بندگی کا حق ادا کرنے والا بننا ہو گا اور جب عابدہ بنیں گی، عبادت گزار بنیں گی تو تب ہی باقی نیکیاں کرنے کی بھی توفیق ملے گی۔ تب ہی اس بات کی طرف بھی توجہ پیدا ہو گی کہ میں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی کامل فرمانبردار بننا ہے، تب ہی قانتات میں شمار ہو گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ عورت اپنے گھر کے، اپنے خاوند کے گھر کی نگران بنائی گئی ہے۔ وہ اس کی غیر حاضری میں اس کے گھر اور اولاد کی نگرانی اور حفاظت کی ذمہ دار ہے۔

پس ہر احمدی عورت کو اپنے نمونوں کے ساتھ اور دعاؤں کے ساتھ ایسی عمدہ اور اعلیٰ معیار کی تربیت کی ضرورت ہے کہ کہا جا سکے کہ یہ مائیں تو ایک ایسا وجود ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹ کر اپنی اولاد کو ایک قیمتی سرمائے کی صورت میں جماعت کو دے رہی ہیں۔ یہ اولادیں، یہ بچے آپ کے پاس جماعت کی امانت ہیں اور ان کی تربیت کی وجہ سے یہ سب بچے خدا تعالیٰ کے پسندیدہ مال بن چکے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر ہر آن پڑتی رہتی ہے جو اپنے پاکیزہ ذہن کی وجہ سے دنیا کی گندگیوں کی طرف نظر اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ انہیں ٹی وی اور انٹرنیٹ کے لغو اور بیہودہ اور ننگے اور غلیظ پروگراموں سے کوئی رغبت نہیں ہے۔ انہیں اگر دلچسپی ہے تو خدا تعالیٰ کے فضل کو تلاش کرنے کی دلچسپی ہے۔ یہ دنیا کہے کہ یہ وہ بچے ہیں کہ اگر دلچسپی ہے تو بیہودگیوں سے دلچسپی نہیں، لغویات سے دلچسپی نہیں، وقت ضائع کرنے سے دلچسپی نہیں، آوارہ گردی کرنے سے دلچسپی نہیں، باہر لڑکوں میں پھر کر نشہ آور چیزیں استعمال کرنے سے دلچسپی نہیں بلکہ اگر دلچسپی ہے تو خدا تعالیٰ کے فضل کو تلاش کرنے

سے دلچسپی ہے۔ اگر فکر ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کا حصہ بننے کی کہ میرے ماننے والے علم و معرفت میں ترقی کرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہر احمدی عورت اور ہر احمدی بچی دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکموں اور ارشادات پر چلتے ہوئے اپنے اور اپنی نسلوں کے دین کی حفاظت کرنے والی اور انہیں خدا تعالیٰ کے ساتھ جوڑنے والی ہوں۔ آمین

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

اسلام آباد۔یوکے 12.08.2022

مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ سوئٹزر لینڈ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا جس میں آپ نے لجنہ اماء اللہ سوئٹزر لینڈ کی مجلس شوریٰ کے موقع پر پیغام کی درخواست کی ہے۔اس مبارک موقع پر میرا پیغام یہ ہے کہ جماعت کے اس اہم نظام کے بنیادی مقاصد کو ملحوظ رکھتے ہوئے تمام نمائندگان شوریٰ تقویٰ اور امانت کا حق ادا کرتے ہوئے اس طرح اپنی آراء اور مشورے پیش کریں کہ وہ نہ صرف لجنہ اماء اللہ سوئٹزر لینڈ بلکہ ساری جماعت کے لئے مفید اور مثبت ثابت ہوں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کا یہ شیوہ بیان کیا ہے اور آنحضرت ﷺ کی سنت سے یہ بات عیاں ہے کہ مومنین اپنے معاملات ہمیشہ باہم مشورے سے طے کرتے ہیں

اور جب کسی امر پر ایک فیصلہ ہو جاتا ہے تو پھر بڑے عزم اور پوری طاقت اور ہمت کے ساتھ اسے پورا کرنے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ پس قرآن کریم کی اس تعلیم کو سامنے رکھتے ہوئے اللہ کرے کہ اس شوریٰ میں دیئے جانے والے سارے مشورے کامل اخلاص اور نیک نیتی سے اللہ تعالیٰ کی رضا کو سامنے رکھتے ہوئے نیکیاں قائم کرنے کی خاطر اور جماعت کی اخلاقی اور روحانی ترقی کے لئے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کی شوریٰ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

اسلام آباد یو کے 03.09.2022

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ ہالینڈ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خواہش تھی کہ ہماری احمدی عورتوں کی اپنی ایک انجمن ہو جس کے قواعد وضوابط ہوں۔ وہ جلسوں میں اسلامی مسائل کی بابت اپنے لکھے ہوئے مضامین پڑھیں۔ اسلام و احمدیت کا علم رکھنے والے لوگوں کے لیکچر بھی کروائیں۔ اور اس انجمن کی تمام کاروائیاں خلیفۂ وقت کی تیار کردہ سکیم پر عمل کرنے اور اس کی ترقی کی خاطر ہوں۔ جماعت کے اتحاد کے لئے وہ دینی تعلیمات کے مطابق ہر قربانی کے لئے تیار رہیں۔ اخلاق اور روحانیت کی اصلاح اور اس کے ذرائع پر غور و فکر

ان کے پیش نظر ہو۔ بچوں کی تربیت میں اپنی ذمہ داری کو خاص طور پر سمجھیں تا کہ ان کی دینی زندگی چست ہو۔ چنانچہ ان نیک مقاصد کے حصول کے لئے آپ نے آج سے ایک سو سال پہلے لجنہ اماء اللہ کی تنظیم قائم فرمائی۔

اس کے ساتھ ساتھ آپ نے اس کے اور بھی بہت سے مقاصد بیان فرمائے جن کا مطالعہ کر کے آپ کو انہیں ہمیشہ مد نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے آپ اپنے اندر بھی نیک نمونے پیدا کریں اور اپنے بچوں کی تربیت اور ان میں خلافت سے گہری وابستگی اور محبت کی روح پیدا کرنے کی کوشش کیا کریں۔

پھر جیسا کہ میں نے کہا خلافت سے وابستگی ضروری ہے کیونکہ اس میں ہماری روحانی اور مادی ترقیات مضمر ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کو چاہئے کہ اس تعلق کو مضبوط تر کرنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے۔ خلافت کے ساتھ تعلق میں آج کل اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے کا بھی ایک ذریعہ دیا ہوا ہے۔ آپ خود بھی اس روحانی مائدہ سے استفادہ کریں اور اپنی اولاد کو بھی اس سے جوڑنے کی کوشش کریں اور لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کو اس کے لئے خصوصی طور پر کوشش کرنی چاہئے۔ اسے اپنے لائحہ عمل کا حصہ بنائیں۔ اگر عہدیدار مستقل خلیفہ وقت سے رابطے کی تلقین کرتی رہیں اور خطبات اور جلسوں اور سارے پروگراموں کو دیکھنے کی طرف توجہ دلاتی رہیں تو جہاں

آپ لوگوں کا خلافت سے تعلق مزید مضبوط ہو گا، وہاں تربیت کے بھی بہت سے مسائل حل ہوتے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک موقعہ پر خلیفۂ وقت سے تعلق کی نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا:

"اس سے جتنا زیادہ تعلق رکھو گے اسی قدر تمہارے کاموں میں برکت پیدا ہو گی اور اس سے جس قدر دور ہو گے اسی قدر تمہارے کاموں میں بے برکتی پیدا ہو گی جس طرح وہی شاخ پھل لا سکتی ہے جو درخت کے ساتھ ہو۔ وہ کٹی ہوئی شاخ پھل پیدا نہیں کر سکتی جو درخت سے جدا ہو۔" (خلافت علی منہاج النبوۃ۔ جلد 3 صفحہ 340)

پس اس حبل اللہ کو مضبوطی سے تھام لیں تا کہ آپ خلافت کی برکات سے کماحقہ مستفیض ہو سکیں۔

پھر ایک نہایت ضروری امر تربیت اولاد ہے۔ اس طرف بھی خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ نیکیوں پر خود بھی قدم ماریں اور اولاد کو بھی اس پر چلنے کی تلقین کریں اور اس کے لئے کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تقویٰ پر چلنے والی ہر جان کا یہ کام ہے کہ وہ اپنے کل پر نظر رکھے اور یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لیے کیا آگے بھیجا ہے۔ صرف حال پر ہی نظر نہ ہو بلکہ مستقبل کی بھی فکر ہو۔ یہ دنیا کے سامان تو عارضی ہیں۔ آج ہیں تو کل نہیں ہوں گے۔ کل کام آنے والی چیز تو تقویٰ ہے۔ وہ نیکیاں ہیں جو آپ

نے اس جہاں میں کی ہیں۔ اسی طرح آپ کا کل آپ کی اگلی زندگی کے علاوہ آپ کی اولاد اور آپ کی نسل بھی ہے۔ اگر آپ اس کی تربیت تقویٰ کی بنیادوں پر کریں گی تو یہ اولاد بھی آپ کے درجات کی بلندی کے کام آئے گی۔ نیک اولاد، دین پر قائم رہنے والی اولاد آپ کے لیے دعا کرنے والی اولاد ہو گی۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی اولاد آپ کے درجات کی بلندی کا ذریعہ بنے گی۔ پس عورت کے ذمہ اولاد کی تربیت کی جو ذمہ داری ڈالی گئی ہے اس کا حق ادا کرتے ہوئے اسے پورا کرنے سے ہی اس بات کا اظہار ہو گا کہ آپ کل کے لیے کیا آگے بھیج رہی ہیں۔ اگر مائیں بچوں کی صحیح تربیت بچپن سے کریں تو الا ماشاءاللہ نیک اولاد پروان چڑھے گی، دین پر قائم رہنے والی اولاد پروان چڑھے گی۔

اللہ تعالیٰ آپ کو میری ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خليفة المسيح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

اسلام آباد۔یوکے 21.10.2022

پیاری ممبرات لجنہ اماء اللہ بیلجئیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ لجنہ اماء اللہ بیلجئیم کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس تنظیم کا خاص مقاصد کے لئے قائم فرمایا تھا۔ مثلاً یہ کہ عورتیں اپنا اور دوسری مستورات کا علم بڑھائیں۔ ان کی اپنی انجمن ہو جس کے قواعد وضوابط ہوں۔ وہ جلسوں میں اسلامی مسائل کی بابت اپنے لکھے ہوئے مضامین پڑھیں۔ اسلام کے واقف لوگوں کے لیکچر بھی کروائیں۔ انجمن مستورات کی تمام

کاروائیاں خلیفہ وقت کی تیار کردہ سکیم اور اس کی ترقی کی خاطر ہوں۔ جماعت کے اتحاد کے لئے وہ دینی تعلیمات کے مطابق ہر قربانی کے لئے تیار رہیں۔ اخلاق اور روحانیت کی اصلاح اور اس کے ذرائع پر غور و فکر ان کے پیش نظر ہو۔ بچوں کی تربیت میں اپنی ذمہ داری کو خاص طور پر سمجھیں کہ ان کی دینی زندگی چست ہو۔ پس اس تنظیم کو جن اعلیٰ مقاصد کے لئے بنایا گیا تھا انہیں ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔

اسلام نے عورت کو بہت بلند مقام عطا کیا ہے اور اس پر بہت سے ذمہ داریاں بھی عائد کی ہیں۔ مثلاً بچوں کی تربیت کی ذمہ داری اللہ اور اس کے رسول نے عورتوں پر ڈالی ہے۔ اگر ہماری عورتیں خدا سے پیار کرنے والی ہیں، اگر خدا تعالیٰ کا خوف دل میں رکھنے والی ہیں تو ان کو اپنی نسلوں کو سنبھالنے کے لیے اس ماحول میں بڑی محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی عورت کو اپنے نمونوں کے ساتھ اور دعاؤں کے ساتھ ایسی عمدہ اور اعلیٰ معیار کی تربیت کی ضرورت ہے کہ کہا جا سکے کہ یہ مائیں تو ایک ایسا وجود ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹ کر اپنی اولاد کو ایک قیمتی سرمائے کی صورت میں جماعت کو دے رہی ہیں۔ یہ اولادیں، یہ بچے آپ کے پاس جماعت کی امانت ہیں اور ان کی تربیت کی وجہ سے یہ سب بچے خدا تعالیٰ کے پسندیدہ مال بن چکے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جن پر

اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر ہر آن پڑتی رہتی ہے جو اپنے پاکیزہ ذہن کی وجہ سے دنیا کی گندگیوں کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ انہیں اگر دلچسپی ہے تو خدا تعالیٰ کے فضل کو تلاش کرنے سے دلچسپی ہے۔ اگر فکر ہے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کا حصہ بننے کی کہ میرے ماننے والے علم و معرفت میں ترقی کرنے والے ہیں۔ (ماخوذ از تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے: یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ (الحشر 19) یعنی اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور چاہیے کہ ہر جان اس بات پر نظر رکھے کہ اس نے کل کے لیے آگے کیا بھیجا ہے اور تم سب اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تمہارے اعمال سے خوب باخبر ہے۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے کے بعد تقویٰ اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے اور فرمایا ہے کہ تقویٰ پر چلنے والی ہر جان کا یہ کام ہے کہ وہ اپنی کل پر نظر رکھے۔ اگلی نسلوں کی تربیت اور ان کو دین پر قائم رکھنے اور ان کے دین کی حفاظت آپ کا کام ہے۔ آج کی مائیں بھی اور وہ لڑکیاں بھی جو کل انشاء اللہ تعالیٰ مائیں بننے والی ہیں اس

بات کو سمجھیں۔ اپنی حالتوں کے جائزے لیں۔ اپنے دینی علم کو بڑھائیں۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا کرنے کے لیے ان تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں جو ممکن ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو میری ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

اسلام آباد-یوکے 05-12-22

مکرمہ صدر لجنہ اماء اللہ آئرلینڈ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو لجنہ اماء اللہ کے قیام کی ایک صدی مکمل ہونے پر 2004 سے 2018 کے دوران مختلف ممالک کی لجنہ اماء اللہ کی نیشنل عاملہ کے ساتھ ہونے والی میری میٹنگز اور ملاقاتوں کو "انمول موتی" کے عنوان سے کتابی شکل میں شائع کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جب اس تنظیم کا قیام فرمایا تو آپ کے پیشِ نظر یہ مقاصد تھے کہ عورتیں اپنا اور دوسری مستورات کا علم بڑھائیں۔ جماعت کے اتحاد

کے لئے وہ دینی تعلیمات کے مطابق ہر قربانی کے لئے تیار رہیں۔ اخلاق اور روحانیت کی اصلاح اور اس کے ذرائع پر غور و فکر ان کے پیش نظر ہو۔ بچوں کی تربیت میں اپنی ذمہ داری کو خاص طور پر سمجھیں کہ انکی دینی زندگی چست ہو۔ انہیں تکلیف برداشت کرنے والے بنائیں۔ دین کے مسائل سے واقف کریں۔ ان کے اندر خدا تعالیٰ، رسول اللہ ﷺ، مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء سے محبت و اطاعت کا جذبہ پیدا کریں۔ ان میں زندگیاں وقف کرنے کا جوش پیدا کریں۔ تنظیم کی ممبرات باہمی تعاون سے کام کریں اور دوسروں کی غلطیوں کی چشم پوشی کریں اور صبر وہمت کے اوصاف پیدا کریں۔ لوگوں کے ہنسی ٹھٹھہ کا بہادری اور ہمت سے مقابلہ کا مادہ پیدا کیا جائے تاکہ دوسری مستورات کے لئے سبق ہو۔ اس مقصد کے لئے دوسری خواتین کو اپنی ہم خیال بنائیں۔ جماعت کسی خاص گروہ کا نام نہیں۔ چھوٹے بڑے، غریب امیر سب کا نام جماعت ہے۔ باہمی محبت اور مساوات پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ سب مدد اور کامیابیاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں اس لئے دعا کی جائے کہ وہ مقاصد الہام ہوں جو ہماری پیدائش میں اس نے مدِ نظر رکھے ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا کہ اگر تم پچاس فیصدی عورتوں کی اصلاح کر لو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائے گی۔ چنانچہ آپ لجنہ اماءاللہ کی تربیت اور تنظیم کی طرف بہت گہری توجہ فرماتے رہے۔ اور میں نے بھی ان میٹنگز اور ملاقاتوں میں لجنہ اور ناصرات کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے۔

آپ پر اللہ تعالیٰ نے یہ فضل فرمایا ہوا ہے کہ زمانے کے امام کی بیعت میں آکر ہر آن آپ کو راہنمائی مل رہی ہے۔ خلافت سے وابستہ رہنے سے نیکیوں پر قائم رہنے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے یہ سب فضل تقاضا کرتے ہیں کہ توجہ دلانے پر ہر برائی سے بچنے کا عہد کرتے ہوئے اور لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھیں۔ نیکیوں پر خود قدم ماریں اور اولاد کو بھی اس پر چلنے کی تلقین کریں اور اس کے لئے کوشش کریں۔ اپنے بچوں کو نماز کا پابند بنائیں۔ تلاوت کی عادت ڈالیں اور انہیں خلافت اور نظامِ جماعت سے جوڑیں۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہر احمدی عورت اور ہر احمدی بچی دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

حکموں اور ارشادات پر عمل کر کے اور اپنی نسلوں کے دین کی حفاظت کرنے والی اور انہیں خدا تعالیٰ کے ساتھ جوڑنے والی بن جائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس